بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ حج

:صاحب کتاب

حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب دامت برکاتہم

خلیفۂ اجل حضرت مرشد امت الشاہ مولانا عبد الحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ

:ترتیب

محمد حبیب الرحمن ندوی

: صفحات

۱۸۴

:سن اشاعت

سـ‍ـنہء دوسرا ایڈیشن

:تعداد اشاعت

(ایک ہزار (۱۰۰۰

: کمپوزنگ

محمد شاہد حلیمی بستوی، اسرافیل مظاہری

: طباعت

بھارت آفسیٹ، دھلی

: قیمت ۶۰/ روپئے

(ملنے کا پتہ)

ادارہ فیض حلیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین مناسک حج (ایک نظر میں)

خطبۂ مسنونہ	پیش لفظ	تحفۂ حج	حج عموماً زندگی میں ایک بار ہوتا ہے	آپ پر جب حج فرض ہو جائے
فرض حج نہ کرنے پر سخت وعید	ایمان کے لئے خطرہ	ایک دیہات میں رہنے والے کا واقعہ	دونوں طرف سے چلے گئے	جن لوگوں پر بھی حج فرض ہے جلدی کریں
جائداد والوں پر بھی حج فرض ہے	بڑی جائداد والے	اپنے دیار میں اللہ پاک سب کو بلائیں	اس تدبیر پر عمل کریں انشاء اللہ آپ بھی جاسکتے ہیں	اس طرح انہوں نے دو حج کر لئے
اللہ پاک اپنے فضل سے بلائیں گے	پہلا کام حج کا سیکھنا ہے	سعی میں غلطی کا ایک واقعہ	ایک دوسرا واقعہ	سب سے اہم اور ضروری بات
حاجی کے لئے ایک بہت فکر کی بات	کام بنانے والی ایک بڑی اہم بات	حج کی تین قسمیں	ایک جھلک: حج افراد	حج قران
حج تمتع	نوجوان لوگوں کو مشورہ	جس دن آپ کو سفر کرنا ہے	دو رکعت نماز بہترین تحفہ	تجربہ کی بات
نیت کرنے کا طریقہ	فوراً لبیک پڑھیں	تلبیہ کے الفاظ	ایک بہت ضروری مسئلہ	اس خسارہ سے بچئے
یہ سن کر چہرے فق ہو گئے	حج کے صرف تین فرض ہیں	دین کی آسانی سے فائدہ اٹھائیں	لبیک کی کثرت کیجئے	اللہ پاک سے تعلق جوڑنے کی پہلے سے ہی فکر کیجئے۔
یاد رکھیں! نماز فرض نہ چھوڑیں	اللہ سے مانگیں	حج کے مبارک سفر میں دو باتوں کی عملی مشق	احرام سے متعلق چند ضروری اور اہم باتیں۔	احرام کے چند اور مسائل
ایک اہم مسئلہ	اطاعت کا مزاج	دعا دل کی بے قراری کا نام ہے	مکہ کا داخلہ	بہت احتیاط کرنے کی ضرورت
اسے سنبھال کر رکھیں۔	طواف کرنا واجب نہیں	مسجد حرام میں داخلہ	کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر	امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول
یہ دعا مانگیں، طواف کا مستحب طریقہ	اظطباع اور رمل دونوں کریں گے	استلام کا طریقہ	اس سے بچئے	ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت
یہ بھی جائز ہے	دین کی آسانی	طواف کی حالت میں دعا	طواف کے درمیان کعبہ کو دیکھنا منع ہے	واجب الطواف دو رکعتیں
اگر عورتیں ساتھ ہوں	پردہ کے لئے آسان ترکیب	ایک اہم مشورہ	صدقہ دے دیجئے	سعی کرنے جائیے
نواں استلام	سعی کے سات چکر پورے کیجئے	دو رکعت نفل نماز	اب آپ کو اپنے سر کے بال کٹانا ہے	ایک بات یاد رکھئے
سر کے بال منڈانے کی چار شکلیں	عورتیں اپنے سر کے بال کس طرح کاٹیں	عورتوں کے لئے مخصوص ہدایات	عورتوں کے لئے حج کے ضروری مسائل	حج کا دن شروع ہوا
اگر ایسا کر سکیں تو نفع ہی نفع ہے	زندگی بنانے کا یہ سانچہ ہے	احرام کی حالت میں زندگی بنا کر رکھئے	حضرت مفکر اسلام علیہ الرحمہ کا ایک واقعہ	۸/ ذی الحجہ کو منیٰ میں
نویں ذی الحجہ کا بہت خیال رکھیں	عبرت کی بات	ہائے حسرت	اللہ تعالیٰ اس سے بچائے	عرفات میں اپنی نماز کیسے پڑھیں گے
یہی وقت اصل وقت ہے	حج کی اصل برکت یہی ہے	عرفہ پہونچنے کے بعد	عرفات کی تسبیحات اور دعائیں	مزدلفہ جانا ہے
مزدلفہ میں نماز	ان لوگوں سے بچئے	حنفی مسلک کی مقبولیت	حدیث شریف کے نام پر دھوکہ دینے والے	پکا آدمی ہر جگہ کرتا ہے
مزدلفہ کا وقوف	۱۰/ ذی الحجہ کو	کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیں	قربانی اور حلق کا خیال رکھئے	ایک اچھی شکل
سب پر دم	عقل سے کام کریں	جن کے ساتھ عورتیں ہوں	اگر مستورات ہوں تو رمی کے باب میں ایک مشورہ	ایک ضروری بات
۱۱/ ذی الحجہ کے کام	۱۲/ ذی الحجہ کے اعمال	دو غلطیوں سے بچیں	نماز قضا نہ ہو	ایک واقعہ جو قابل اتباع ہے
ایک قیمتی مشورہ	سوچنے کی بات	حج کا تیسرا فرض طواف زیارت	مستورات کے لئے ایک مشورہ	طواف زیارت اور مستورات کا عذر
اس صورت میں عورت پر دم ہو گا، مستورات کی مجبوری کا ایک حل	۱۳/ کی رمی کب ضروری ہوتی ہے	جلدی نہ کریں	چار باتیں جو بڑے کام کی ہیں	کعبہ شریف کو دیکھ رہے تھے
اس سے محبت بڑھتی ہے	گھر اور گھر والے سے تعلق جوڑیں	دل میں مخلوق کو نہ بٹھائیے	مختصر قافلہ رکھئے	حج کو قافلہ میں دونوں الگ ہو گئے
حضرت سہارنپوری کا نمونہ	ہمارے بڑوں کے تجربات	یہ بھی عظیم عبادت ہے	نفل طواف کرنے کا ایک مبارک اور محبوب انداز	مدینہ پاک کے اداب واعمال
مدینہ پاک میں دو باتوں کا اہتمام	سب سے بڑا ادب	قابل رشک واقعہ	دس دس ہزار درود شریف	دوسرا ادب
بہت ڈرنے کی بات	صرف اللہ پاک سے تعلق ہو	مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں	کسی پر تنگی نہ کریں	مدینہ پاک پہونچنے کے بعد
سلام پیش کرنے میں آسانی کے چند اوقات	سلام پیش کرنے کا طریقہ	حضرات شیخینؓ کی خدمت میں سلام	ایسا کر کے دیکھئے	میرا اپنا معمول

دوسروں کا سلام پیش کرنے کا طریقہ	ایک بشارت	زندگی بنانے والی ایک بڑے کام کی بات	کم از کم ایک بار ضروری	مسجد قباء میں نماز
جنت البقیع کی حاضری	شہداء احد کی زیارت	ایک کتاب ساتھ رکھیں	ایک اندھے کے ہاتھ میں چراغ تھا	احرام کی حالت میں اس سے بچیئے
مہمان سرکار، مقیم دربار	ایک صاحب کا بڑا موئثر واقعہ	حرمین شریفین کا تحفہ	حاجی کی ذمہ داری	حج کے بعد زندگی بدل کر دکھلا دیا
حج کے بعد زندگی بدل کر دکھلا دیا، حاجی بن کر جایئے	حقوق باقی رہتے ہیں	بہنوں کا حصہ دے دو	حج مقبولیت کی علامت	حج وزیارت کی منتخب دعائیں
جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں	جب حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں	جب مکہ میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں	حجر اسود کے استلام کے وقت کی دعا	رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان کی دعا
زمزم پیتے وقت کی دعا	مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت کی دعا	جب عرفات سے منیٰ جائے تو یہ دعا پڑھے	میدان عرفات کی افضل ترین دعا	میدان عرفات کی ایک انتہائی اثر انگیز دعا
حج کے مختلف مواقع پر پڑھنے کی دعا	مزدلفہ کی خاص کی دعا	کنکری مارتے وقت کی دعا	کعبہ شریف سے وداع کے وقت کی دعا	روضۂ اطہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں
جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھیں	قبر اطہر پر کی جب آخری رخصتی زیارت کرے تو سلام کے۔۔۔	بقیع غرقد جنت البقیع کا مسنون سلام	مناجات عرفات	عمرہ کے فضائل اور اس کا طریقہ
عمرہ کیا ہے؟	عمرہ کے افعال	عمرہ کرنے کا طریقہ		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حج اسلام کا رکن اعظم ہے اور بنیادی ستون ہے، اس پر ہی اسلامی ارکان کی تکمیل ہوئی ہے۔ اللہ رب العزت نے ہر صاحب استطاعت پر پوری زندگی میں اسے ایک بار فرض قرار دیا ہے، جو بندہ اس فریضہ کو اخلاص اور آداب کی رعایت کرتے ہوئے گناہوں سے محفوظ رہ کر ادا کرتا ہے وہ بے شمار برکتوں، فضیلتوں اور اجر وثواب سے مالا مال ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دولت جو اس خوش نصیب بندہ کو ملتی ہے وہ اللہ پاک کی رضا اور خوشنودی، گناہوں کی مغفرت، دعاؤں کی قبولیت اور جنت کی بشارت ہے، اس کے ساتھ ساتھ بندہ کو ایک اور خاص دولت یہ بھی ملتی ہے کہ وہ بندہ جب اپنے حج کو صحیح وسالم بنا کر ادا کرتا ہے تو اس کی پوری زندگی شرعی ترتیب پر آجاتی ہے علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور اور بے مثال کتاب "زادالمعاد فی ھدی خیر العباد ﷺ" میں اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کا جمعہ صحیح وسالم گذرا تو اس کا پورا ہفتہ صحیح وسالم رہتا ہے اور اگر کسی کا رمضان صحیح وسالم گذرا تو اس کا پورا سال صحیح وسالم گذرتا ہے اور اگر کسی کا حج صحیح وسالم رہا تو اس کی پوری زندگی صحیح وسالم رہتی ہے تو گویا جمعہ پورے ہفتہ کی میزان ہے اور رمضان پورے سال کی میزان اور حج پوری زندگی کی میزان ہے اور توفیق اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔

مذکورہ بالا ارشاد سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ زندگی کی تعمیر اور کردار سازی میں حج کی قوتِ تاثیر اپنی ایک خاص شان رکھتی ہے اور یہ چیز حج کو دوسرے اعمال واحکام سے ممتاز کرتی ہے تاریخ کے واقعات اس کی شہادت دیتے ہیں کہ بے شمار بندگان خدا نے حج کی سعادت سے سرفراز ہونے کے بعد اپنی پوری زندگی کو شریعت کے سانچے میں ڈھال دیا اور اخلاق وکردار میں اسلام کا ایسا حسین نمونہ پیش کیا جو بے شمار لوگوں کے حق میں دین سے قریب ہونے کا سبب بن گیا۔

اس مقدس اور اہم فریضہ کی اہمیت کی وجہ سے ہی اکابر واسلاف سے لے کر آج تک بے شمار اصحاب فضل نے کتابیں، مشاہدات، تجربات، سفرنامے اور حالات وواقعات لکھے ہیں۔ اور انشاء اللہ لکھے جاتے رہیں گے اور امت نے الحمدللہ اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور انشاء اللہ فائدہ اٹھاتی رہے گی۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں۔

مگر ان سب کے باجود شاید یہ موضوع تشنہ ہی رہے گا اور اس کا تشنہ رہنا فطری اور طبعی بھی معلوم ہوتا ہے کہ عشق ومحبت کے نشہ میں مخمور عاشقوں اور محبت کے دیوانوں کی داستانیں کبھی مکمل نہیں ہوا کرتی ہیں۔ اپنے اور پیارے محبوب اور کریم رب سبحانہ تعالیٰ اور اپنے محبوب اور محبوبوں کے امام سید الانام وسید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے درپاک پر حاضر ہونے والا ہر بندہ اور ہر امتی اسی عشق ومحبت کی چوٹ کھائے ہوئے ہوتا ہے اور اپنی عاجز زبان ودل سے اسی محبت وعشق کی ترجمانی کرتا ہے۔ حاضری سے پہلے شوق دید میں تڑپتا ہے اور حاضری کے بعد زیادتئ عشق ومحبت میں اور بڑھ جاتا ہے اور وفور عشق ومحبت میں بار بار حاضر ہوتا ہے اور حاضر ہونا چاہتا ہے، اسی لئے شاید ایسے قرب وہجر کی داستان کبھی مکمل نہیں ہو سکتی، حج اور مشاہدات حج پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اسی حقیقت ومحبت کی بنیاد پر وجود میں آیا ہے ان سب سے استفادہ کرنا حق محبت کا تقاضہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں۔

مرشدنا ومربینا عارف باللہ حضرت اقدس الشاہ مولانا منیر احمد صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ ذخرا لنا وللامۃ جمیعا ،ونفعنا بفیوضہ تماما ۔ کے قلب منور کی نور افشانی، محبت الٰہی

اور عشق رسول اللہ ﷺ کی گرمی تقریباً ہر وہ شخص محسوس کرے گا جو کچھ وقت کے لئے بھی دل سے حضرت کی خدمت میں حاضر رہا ہو اور حضرت کے ارشادات و ملفوظات سے مستفید ہوا ہو۔ حج اور اس کے آداب واحکام اور اس کوچۂ محبت میں قدم رکھنے سے متعلق حضرت والا کے مختلف بیانات اور مواعظ، مختلف مواقع پر ہوئے ہیں۔ ۱۶/ دسمبر ۲۰۰۵ء کو بھی ایک اہم بیان جامع مسجد کالینا ممبئی میں جمعہ کے دن جمعہ کی نماز سے پہلے اور نماز کے بعد ہوا تھا اور ایک دوسرا بیان گذشتہ سالوں میں حج کے موسم میں ہوا، یہ دونوں بیان اپنی جامعیت اور نافعیت میں ممتاز ہیں جو حقیقتاً "تحفۂ حج" کہے جانے کے لائق ہیں۔ حج کا یہ بڑا قیمتی تحفہ ہے جس میں حاجی کے لئے سفر حج کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا تقریباً پورا سامان موجود ہے۔ حج کے مسائل واحکام کے ساتھ عشق ومحبت کی گرمی اور سوز وساز بھی ہے جو کوچۂ محبت میں چلنے والے عاشقوں کے لئے خضر راہ ہے اور محبت کی راہ میں چلنے والوں کو اسکی شدید ضرورت پڑتی ہے، اپنے زمانہ کے ایک سچے عاشق رسول ﷺ نے سچ کہا ہے کہ ۔

تنہا نہ چل سکیں گے محبت کی راہ میں

میں چل رہا ہوں آپ میرے ساتھ آیئے

اللہ پاک حضرت والا کو جزائے خیر دے ہم سب کی طرف سے اور پوری امت مسلمہ کی طرف سے کہ حضرت نے اپنے گرانقدر ارشادات سے ہم گنہگاروں کو سرمایۂ سعادت مرحمت فرمایا۔ اللہ پاک ہم سب کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضرت والا کو اپنی شایان شان ایسا بدلہ عطا فرمائیں جو وہ اپنے مقربین خواص کو عطا فرمایا کرتا ہے کہ اس سے بڑھ کر نہ کوئی قدرداں ہے اور نہ بدلہ دینے والا۔

ادارہ فیض حلیمی" جہاں اپنے رب کریم کا شکر ادا کرتا ہے کہ اسے یہ توفیق نصیب ہوئی کہ حضرت مرشدنا دامت برکاتہم کے یہ دونوں وعظ تحفۂ حج کے نام سے ایک کتاب کی شکل میں شائع " کر رہا ہے، تو وہیں ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت وطباعت میں کسی قسم کا بھی تعاون پیش کیا ہے۔ اللہ پاک ان سب کو اجر عظیم عنایت فرمائیں ان میں خاص طور سے مکرم ومحترم مولانا سراج احمد صاحب قاسمی بستوی زید فضلہ کو اللہ پاک بہت بہتر بدلہ عطا کرے جنہوں نے ٹیپ ریکارڈ سے وعظ کو نقل کرنے، اس کو صاف کرنے اور قابل اشاعت بنانے میں بڑا گرانقدر تعاون فرمایا۔ اللہ پاک ان کو اس قربانی کا عظیم صلہ دے، قبول فرمائے اور ہم سب کو مزید توفیق عطا فرمائے۔

کتاب کے اندر جو کوشش کی گئی ہے وہ وعظ وتقریر کو تحریر میں لانے کی قبیل سے ہے جس میں مکررات کو تقریباً حذف کر دیا جاتا ہے تاہم اس کتاب میں قارئین کرام کو جب مکررات نظر آئیں تو یہ ذہن میں رکھ لیں کہ موضوع کی نزاکت اور کلام کی وضاحت وتاکید کے لئے انہیں باقی رکھا گیا ہے اور عوام کی رعایت میں اسے گوارہ کیا گیا ہے اور ہماری پیشانی شکر وحمد کی جذبہ میں رب کریم کے بعد حضور خم ہے کہ اس کے کرم بے انتہا کے صدقہ کتاب کا دوسرا ایڈیشن مع مناجات عرفات آپ کے ہاتھوں میں ہے الحمد للہ علی احسانہ۔

اخیر میں دعا ہے اور قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ پاک اس کوشش کو قبول فرمائیں اور اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائیں ہم سب کے حق میں، پوری امت کے حق میں، پوری انسانیت کے حق میں مکمل نافع بنائیں اور اس کا نفع عام وتام فرمائیں۔

(آمین ثم آمین)

ادارہ فیض حلیمی کالینا بمبئی۔ ۹۸

تحفۂ حج

(افادات)

حضرت اقدس دامت برکاتہم

حضرت والا کا یہ بیان بروز جمعہ جامع مسجد کالینا ممبئی میں

جمعہ کی نماز سے قبل اور اس کے بعد ہوا۔ جس میں حج سے متعلق یہ تفصیلی گفتگو ہوئی۔ **بیان کی تاریخ 16 ڈسمبر-2005**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد ! فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم ط بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانک لاعلم لنا الا ماعلمتناط انک انت العلیم الحکیم (البقرہ آیت نمبر ۳۲)

(وقال تعالیٰ: وذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین (سورۃ الذاریات،۵۵) وقال تعالی : واتمواالحج والعمرۃ للہ۔(البقرہ،۱۹۶

ترجمہ: اور حج وعمرہ کو اللہ کے لئے مکمل کرو۔

(وقال تعالیٰ : وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ط ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔(آل عمران۔۹۷

ترجمہ: اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے(یعنی) اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کے سبیل کی اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہیں۔

حج عموماً زندگی میں ایک بار ہوتا ہے: میرے دوستو! گذشتہ مہینہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ ۱۶/دسمبر کو انشاءاللہ حج کے سلسلے میں باتیں عرض کی جائیں گی۔ حجاج کرام ماشاءاللہ تشریف لے جاتے ہیں اور اب جگہ جگہ ماشاءاللہ بیانات بھی ہوتے ہیں، سکھایا بھی جاتا ہے اور آدمی جب سیکھ کر جاتا ہے، معلومات کرکے جاتا ہے تو پریشانی نہیں ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ دین کا ہر کام سیکھ کر کریں صرف دیکھ کر نہ کریں تاکہ وہ کام صحیح ہو۔ حج چونکہ عام طور پر زندگی میں ایک بار پیش آتا ہے، ویسے اللہ پاک کے بندے ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ بار بار بلاتے ہیں، اس لئے حج سیکھ لیں تو ارکان ادا کرنے میں آسانی ہوتی ہے، وہاں ساری دنیا کے مسلمان تشریف لاتے ہیں، مسلک کا بھی اختلاف ہوتا ہے چار ائمہ ہیں، ہر مسلک کے لوگ ہوتے ہیں ایسی حالت میں جو لوگ صرف دیکھ دیکھ کر عمل کرتے ہیں ان کا نقصان ہوتا ہے، اس لئے کئی سال سے معمول ہے کہ حج کے سلسلہ میں کچھ باتیں عرض کی جائیں تاکہ ہمیں معلوم ہوجائے کہ حج کیسا ہوتا ہے اور حاجی کو کیسا ہونا چاہئے۔

آپ پر جب حج فرض ہوجائے: سب سے پہلی بات یہ سمجھنا چاہئے کہ جن کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ مکہ مکرمہ جاکر حج کرکے واپس آجائیں اور اس درمیان کے لئے گھر میں بال بچوں کا نفقہ بھی موجود ہو، ان کو تکلیف نہ ہو، تو ان پر حج فرض ہوتا ہے۔ وہ روپئے چاہے شادی کے لئے رکھے ہوں کہ بیٹی کی شادی کرنی ہے یا کسی اور ضرورت سے رکھے ہوں اور خود کی ملکیت میں ہوں،

بہر حال ایسے شخص پر حج فرض ہوجاتا ہے۔

فرض حج نہ کرنے پر سخت وعید

حدیث(۱): حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس تم حج کرو (مسلم شریف)

حدیث(۲): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا ظالم بادشاہ یا مرض شدید نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا (اور مر گیا تو وہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے۔(دارمی

ایمان کے لئے خطرہ: علماء فرماتے ہیں کہ اس شخص کے ایمان کی گارنٹی نہیں ہے، اللہ حفاظت فرمائے۔ آمین

کتنی سخت بات ہے ان کے لئے جن پر حج فرض ہے اور وہ حج کرنے نہ جائیں بہت ڈرنے کی بات ہے۔ حدیث پاک میں یہ بھی آتا ہے کہ جو لوگ دنیا کی رکاوٹوں کی وجہ سے (مال ہونے کے باجود) حج کرنے نہیں جاتے تو ان کا دنیا کا وہ کام بھی پورا نہیں ہوتا اور حج بھی نہیں ہوتا۔

ایک دیہات میں رہنے والے کا واقعہ: ہمارے حضرتؒ فرماتے تھے ایک آدمی دیہات میں رہتے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ کنواں کھدوالیں تاکہ پانی کی آسانی ہوجائے، پھر جاکے حج کرلیں گے

، لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ کنواں بھی نہیں کھدوا سکے اور حج بھی نہیں کر سکے، دنیا سے چلے گئے۔

دونوں طرف سے چلے گئے:

اسی طرح ایک بہت مشہور آدمی تھے اپنے علاقہ میں ان سے لوگوں نے کہا کہ بھئی! آپ کے پاس روپے پیسے ہیں حج کر لو تو کہا ہاں کر لیں گے پہلے بچہ کے لئے لاری اور ٹرک لے لیں، اس کے بعد حج کر لیں گے۔ اب ہوا یہ کہ ایک مرتبہ ان کو گھر سے لکھنؤ جانا تھا، راستہ میں ایک جگہ ٹھہرے۔ وہاں پر ان کے پرانے دوست یار تھے۔ لکڑی کی دو دکانیں تھیں سب ٹھیکے دار تھے سب کے ساتھ انہوں نے شام کا کھانا کھایا دوستوں میں باتیں کرتے رہے پھر سو گئے، جب فجر کے لئے یہ نہیں آئے تو لوگ جگانے کے لئے گئے تو دیکھا کہ دنیا سے جا چکے ہیں، اب نہ ٹرک لے سکے اور نہ حج کر سکے۔ یہ ہے حدیث پاک کی صداقت اور سچائی، اس لئے حدیث پاک میں فرمایا کہ جن پر حج فرض ہے وہ جلدی کریں دیر نہ کریں۔

جن لوگوں پر بھی حج فرض ہے جلدی کریں:

اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ لڑکی کی شادی حج نہ کرنے کے لئے عذر نہیں ہے، اسی طرح بسا اوقات بعضے لڑکوں پر حج فرض ہو جاتا ہے کیونکہ وہیں مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں مگر وہ حج نہیں کرتے صرف اس وجہ سے کہ ان کے ماں باپ نے حج نہیں کیا ہے، حالانکہ ان پر جب حج فرض ہو گیا ہے تو انہیں اپنا حج کر لینا چاہئے۔

جائداد والوں پر بھی حج فرض ہے:

''معلم الحجاج'' حج کے مسائل پر ایک بہترین کتاب ہے، اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کسی کے پاس کھیتی ہے جس کا تھوڑا حصہ وہ بیچ دے اور گھر والوں کو اس سے تکلیف نہیں ہو گی اور یہ حج کر کے آسکتا ہے تو اس پر بھی حج فرض ہے، یعنی پیسہ نہیں ہے مگر جائداد اتنی ہے تو بھی حج فرض ہے۔

بڑی جائداد والے:

ایک آدمی کہنے لگے کہ ہمارے پاس ڈیڑھ سو ایکڑ زمین ہے اور ایک آدمی کہنے لگے کہ ہمارے پاس سات سو ایکڑ زمین ہے تو اب ظاہر ہے کہ جب اتنی بڑی جائدادیں اور زمینیں ہوں تو ان کے مالک پر بھی حج فرض ہے، یہ تو حج کی فرضیت سے متعلق بات تھی۔

اپنے دیار میں اللہ پاک سب کو بلائیں: جہاں تک حج کی تیاری کا معاملہ ہے تو حج کے بارے میں کچھ باتیں عرض کی جائیں گی چونکہ حج کے دن اب قریب آتے جا رہے ہیں، بلکہ بہت سے تو جا چکے، اللہ پاک سب کو لے جائیں، اللہ سے مانگنا چاہئے۔

اس تدبیر پر عمل کریں ان شاء اللہ آپ بھی جا سکتے ہیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اللہ پاک جس کو جو کچھ عطا فرمائیں اپنی آمدنی میں سے ڈھائی فیصد حج کے لئے نکالا کریں۔ مثلاً ہزار روپے بچ گئے اس میں پچیس روپے حج کے لئے، یہ کریں اس میں بڑی برکت ہے۔

اس طرح انہوں نے دو حج کر لئے: ایک آدمی تھے وہ ایک اللہ والے کے پاس گئے اور کہا کہ حضرت! میں حج کرنا چاہتا ہوں تو ان بزرگ نے فرمایا ایک بات کہتا ہوں کرو گے تو اس شخص نے کہا حضرت! ضرور کروں گا تو ارشاد فرمایا کہ دیکھو! ایک روپیہ جب چھٹا کراؤ (اس وقت ایک روپئے میں چوسٹھ ۶۴/ پیسے ہوتے تھے) تو فرمایا کہ اس میں تریسٹھ پیسے تو اپنے کام میں لاؤ اور ایک پیسہ حج کے لئے رکھ دو، انہوں نے ماشاء اللہ اس کا اہتمام کیا تو اللہ کے فضل سے انہوں نے دو حج کئے، اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بار بلایا۔

اللہ پاک اپنے فضل سے بلائیں گے:

دوستو! جذبہ ہر ایمان والے کے دل میں ہوتا ہے اور ہونا بھی چاہئے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ جتنا اپنے بس میں ہو اتنا شروع کر دیں، اپنی آمدنی کا تھوڑا حصہ اس کے لئے نکالنا شروع کر دیں ،سو روپئے میں ڈھائی روپئے حج کے لئے رکھ دیں، چالیس روپیہ میں ایک روپیہ حج کے لئے رکھ دیں، غرضیکہ اپنے بس میں جتنا ہے اتنا کریں آگے اللہ اپنے فضل سے بلائیں گے۔

پہلا کام حج کا سیکھنا ہے: دوستو! اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے جیسا کہ ابھی پہلے عرض کیا کہ حج کرنے سے پہلے حج کو اچھی طرح سیکھئے، پھر حج کیجئے۔اس سے حج صحیح بھی ہو گا اور عمل میں آسانی بھی ہو گی۔یہ ایک اصولی بات ہے کہ آدمی کسی کام کو کرنے سے پہلے اگر اس کو سیکھ لے سمجھ لے تو عمل صحیح ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کام کرنے میں بھی اسے آسانی ہوتی ہے۔اس کے برخلاف اگر آدمی کسی کام کو سیکھے بغیر صرف دیکھ کر کرے تو اس میں غلطی کرتا ہے اور کام کرنے میں بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے۔چنانچہ دنیا کا ہر چھوٹا بڑا کام ہم لوگ سیکھ کر کرتے ہیں۔تو دوستو! دین کا کام بھی ہم لوگوں کو ہمیشہ سیکھ کر اور بڑوں سے پوچھ کر کرنا چاہئے، دیکھ کر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دیکھ کر کرنے والے ہمیشہ دھوکہ کھاتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں اور حج میں خاص طور سے اسی دیکھ کر کرنے کی وجہ سے بعضوں کو عجیب حالات پیش آئے۔

سعی میں غلطی کا ایک واقعہ:

ایک بار ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ ہم سعی کر رہے تھے تو صفا سے مروہ جاتے ہوئے ہماری پہچان کے کچھ لوگ مل گئے تو انہوں نے ہم کو سلام کیا، ہم نے ان کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دیا کیونکہ وہ ہم سے دور تھے تو جب ہم نے ایسا کیا تو یہ دیکھ کر ہمارے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے ایسے ہی ان کے سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھایا، تو دیکھئے یہ غلطی کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ حج کے مسائل کی کتاب تو پڑھا نہیں تھا اور نہ کسی نے سیکھا تھا اس لئے وہ سب لوگ یہ غلطی کر بیٹھے۔

ایک دوسرا واقعہ:

اسی طرح ایک صاحب جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں اور حجاج جب تشریف لے جاتے ہیں تو وہ ان کو طواف اور سعی بھی کرا دیتے ہیں ایک مرتبہ انہوں نے مجھے دعوت دی تھی۔چنانچہ وہ جب مجھے اپنے گھر لے گئے تو کہنے لگے کہ ایک مرتبہ میں حاجی لوگوں کو سعی کرا رہا تھا، اس وقت میرے ہاتھ میں ایک رومال تھا وہ رومال میرے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا جس کو اٹھانے کے لئے میں نیچے جھکا تو بس یہ دیکھ کر وہ سب آدمی جو میرے پیچھے تھے جھک گئے جب کہ سعی میں کہیں جھکا نہیں جاتا۔

دوستو! سوچئے کہ یہ غلطی کیوں ہوئی؟ اس وجہ سے کہ انہوں نے حج کے افعال کو کسی سے سیکھا نہیں پوچھا نہیں بلکہ صرف دیکھا تھا اور نہ سیکھے ہوئے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ طواف وسعی کرانے والے جیسے کریں گے ویسے ہی ہم بھی کریں گے اور اس میں غلطی کا ہر وقت احتمال رہتا ہے اس لئے دوستو! دین کا ہر کام ہمیشہ سیکھ کر کرنے کی عادت ڈالو تا کہ وہ عمل صحیح ہو جائے اور اس عمل کے کرنے میں مزید آسانی بھی ہو۔

سب سے اہم اور ضروری بات:

حج کرنے والے کے لئے سب سے پہلی بات جو بہت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اس کی نیت صحیح ہو اس لئے کہ ہر عمل کی بنیاد نیت پر ہی ہے۔حدیث پاک میں ہے انما الاعمال بالنیات اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (متفق علیہ) اس کا ہم سے تقاضہ ہے کہ جو کام کرو اللہ کے لئے کرو نام ونمود کے لئے نہ کرو اس سے اللہ پاک کے یہاں وہ عمل قبول ہو گا اور اللہ واسطے جو عمل ہوتا ہے اس سے ایمان میں کمال پیدا ہوتا ہے۔دیکھئے ایک حدیث پاک میں آتا ہے من اعطیٰ لِلّٰہِ ومَنَعَ لِلّٰہِ کہ جس نے اللہ کے لئے دیا اور اللہ کے لئے روک دیا تو وہ کامل ایمان والا ہے۔اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ ایمان کی تکمیل کے لئے ہر عمل میں لِلّٰہ کی قید لگی ہوئی ہے کہ لینا دینا صرف اللہ کے لئے ہو کیونکہ اس کے بغیر اللہ کے یہاں کوئی عمل قابل قبول نہیں۔

حاجی کے لئے ایک بہت فکر کی بات:

دوستو! جس طرح ہر چیز کی ایک نمایاں شان ہوتی ہے نمایاں کام ہوتا ہے اسی طرح حج کی بھی ایک نمایاں شان ہے اور چونکہ آج کے زمانہ میں بسااوقات آدمی حج کرنے کے لئے بڑی آن وبان اور شان کے ساتھ جاتا ہے اس لئے شیطان بھی ایسے مواقع پر اس کو خوب بہکاتا ہے اور بہکانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس معاملہ میں سب سے پہلا حملہ آدمی کی نیت پر کرتا ہے کہ تم حج کرنے جارہے ہو جس کی وجہ سے تمہاری لوگ واہ واہ کر رہے ہیں، شاباشی دے رہے ہیں اور جب حج کر کے آؤگے تو تم کو لوگ حاجی صاحب کہیں گے بس اس طرح سے اس کے اندر غلط جذبات کی طلب آجاتی ہے، شہرت طلبی، مخلوق کی تعریف اور ریاء ونمود کا شکار ہو جاتا ہے پھر اس کا یہ پورا عمل بیکار ہو جاتا ہے۔

کام بنانے والی ایک بڑی اہم بات:

دوستو! یاد رکھو! کہ جو آدمی صرف واہ واہ کے لئے یا شاباشی حاصل کرنے اور حاجی صاحب کہلانے کے لئے حج کرتا ہے اس کا یہ حج کرنا اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا اس لئے میرے دوستو، بزرگو! جو لوگ حج کرنے جارہے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ ابھی سے دعا کرنا شروع کر دیں کہ اے اللہ! جس طرح آپ کو حج کرنا پسند ہے اسی طرح مجھ کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائیے۔
میرے دوستو! زندگی کے ہر مرحلے میں اور ہر موڑ میں جب آدمی دنیاوالوں سے مایوس اور ناامید ہو جائے تو ایسے موقع پر سب سے آسان کام اللہ سے مانگنا اور اللہ سے دعا کرنا ہے اس لئے ہر حاجی کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے اللہ سے یہ دعا مانگتا رہے کہ اے اللہ! ہم کو حج مقبول ومبرور عطا فرمادیجئے۔

دعا کی برکت کا ایک واقعہ:

رمی جمرات کے موقع پر چونکہ بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے، اور قافلہ بھی آتا جاتا رہتا ہے اس لئے اس وقت ہر آدمی کو اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے قافلہ کے ساتھ رہے سب کی رعایت کر کے چلے ورنہ بھیڑ کی وجہ سے بچھڑنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ایک مرتبہ ہوا یہ کہ رمی جمرات کے موقع پر جو آدمی میرے ساتھ تھے وہ لمبے بھی تھے اور جلدی جلدی جا بھی رہے تھے تو اتفاق سے ایک قافلہ آیا وہ بھی جلدی جلدی جارہا تھا بس یہ بھی اس قافلہ کے ساتھ آگے بڑھ گئے، اب جو مستورات ان کے ساتھ تھیں وہ پیچھے رہ گئیں لیکن میں ان مستورات کی رعایت میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ جب انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سوچنے لگے کہ اب کہاں ان کا انتظار کریں بھیڑ زیادہ ہونے کی وجہ سے دھکا مکی بھی بہت ہے، بس یہ دیکھ کر میں نے دعا کرنا شروع کر دیا کہ اے اللہ! اب تو میں مولانا سے چھوٹ گیا اس لئے اب آپ ہی میری رہبری فرمائیے کہ ہم کیا کریں اور کیسے کریں وہ صاحب کہنے لگے کہ اللہ سے دعا کی برکت دیکھئے کہ فوراً ایک آدمی آئے جو مجھ سے کہنے لگے کہ یہاں سے کنکری مارنا شروع کرو، بس دعا کی برکت سے اللہ نے میرے لئے آسانی پیدا فرمادی اس لئے دعا کا اہتمام ابھی سے شروع کیجئے کہ یااللہ! جس طرح حج کرنا آپ کو پسند ہے اس طرح حج کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرما آسان فرما۔

حج کی تین قسمیں:

(۱) حج افراد (۲) حج قران (۳) حج تمتع

ایک جھلک حج افراد: حج افراد اسے کہتے ہیں کہ آدمی میقات سے صرف حج کی نیت سے احرام باندھے پھر مکہ پہونچ کر طواف قدوم کرے،

اس کے بعد اس کے حج کا احرام قائم رہے گا، پھر آٹھ تاریخ کو منیٰ اسی احرام میں جائے اور حج کے باقی دوسرے تمام ارکان مثلاً عرفات کا وقوف مزدلفہ کا قیام اور وقوف یہ سب اسی احرام میں ادا کرے گا پھر دس تاریخ کو جب کنکری مارے گا تب یہ مفرد حلق کرائے گا اور حلال ہو جائے گا کیونکہ اس پر قربانی واجب نہیں۔

حج قران:

دوسرا حج حج قران ہے۔ اس میں میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا جاتا ہے اس میں احرام باندھتے وقت عمرہ اور حج دونوں کی نیت کی جاتی ہے پھر مکہ پہونچ کر طواف وسعی کرتے ہیں جس سے ان کا عمرہ ادا ہو جاتا ہے مگر ان کا احرام باقی رہتا ہے، اس لئے کہ انہوں نے حج کا احرام بھی ساتھ میں باندھا ہوا ہے، حج کی تینوں قسموں میں افضل یہی قران ہے۔

حج تمتع:

تیسرا حج حج تمتع ہے اس میں حاجی میقات سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے اور مکہ پہونچ کر طواف وسعی کر کے عمرہ ادا کرتا ہے پھر سر کے بال کٹوا کر حلال ہوتا ہے، اب احرام اتر گیا تو حاجی لوگ وہیں قیام کرتے ہیں اور طواف کرتے رہتے ہیں، حرم میں اپنی عبادت کرتے رہتے ہیں، آج کل اکثر لوگ ایسا ہی کرتے ہیں پھر آٹھ تاریخ کو یہ لوگ حج کا احرام باندھتے ہیں اور حج کے باقی تمام ارکان ادا کرتے ہیں اسے حج تمتع کہتے ہیں، ان پر قربانی واجب ہے۔

نوجوان لوگوں کو مشورہ: دوستو! حج قران میں تھوڑی پابندی ضرور ہے، مگر افضل وہی ہے چنانچہ حج کے قریب جو نوجوان لوگ حج کرنے جاتے ہیں میں ان کو مشورہ یہی دیتا ہوں کہ آپ حج کے قریب جارہے ہیں چند دن باقی ہیں اس لئے قران کر لیجئے باقی آسانی تمتع میں ہے۔

حج کی تینوں قسمیں جائز تو ہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک سب سے افضل قران ہے اس کے بعد تمتع اس کے بعد افراد۔(معلم الحجاج صفحہ نمبر۔۹۹)

جس دن آپ کو سفر کرنا ہے: اب جب آپ کی پوری تیاری ہو چکی ہے، چاہے آپ حج کمیٹی کے ساتھ جائیں یا کسی ٹور کے ساتھ، جس دن آپ کو سفر کرنا ہے تو سفر سے پہلے اپنے گھر پر چار رکعت نفل نماز پڑھ لیجئے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اپنے گھر میں سب سے بہتر تحفہ جو کوئی شخص چھوڑتا ہے وہ چار رکعت نماز ہے۔ ایک روایت میں دو رکعت بھی آتا ہے۔

دو رکعت نماز بہترین تحفہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب گھر سے نکلو تو دو رکعت نماز پڑھ لو، سفر کی تمام ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہو گے۔(مجمع الزوائد، ج۲ص۲۸۷)

حضرت مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے بہتر کوئی نہیں کہ سفر میں جاتے ہوئے اہل وعیال میں دو رکعت نماز پڑھ لے۔(اذکار نووی ص۱۸۷)

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری میں سورۂ احد یا سورۂ ناس اور سلام پھیر کر آیۃ الکرسی پڑھے، روایت میں ہے کہ گھر سے نکلنے سے پہلے جو آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے واپس آنے تک کوئی ناپسندیدہ بات پیش نہیں آئے گی۔ اور ابو الحسن قزوینی نے بیان کیا کہ سورۂ قریش کا پڑھنا ہر مصائب سے امان ہے۔ اور نماز سفر سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِکَ اَسْتَعِيْنُ وَعَلَيْکَ اَتَوَکَّلُ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِيْ صُعُوْبَةَ اَمْرِيْ وَسَهِّلْ عَلَيَّ مَشَقَّةَ سَفَرِيْ ، وَارْزُقْنِيْ مِنَ الْخَيْرِ اَكْثَرَ مِمَّا اَطْلُبُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كُلَّ شَئٍ ، رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَحْفِظُکَ وَاَسْتَوْدِعُکَ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَاَقَارِبِيْ وَكُلَّ مَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ بِهٖ مِنْ آخِرَةٍ وَدُنْيَا ، فَاحْفَظْنَا اَجْمَعِيْنَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَا كَرِيْمُ

ترجمہ: اے اللہ! تجھ سے ہی اعانت اور تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ! ہمارے کام کی مشکلات کو آسان فرما اور سفر کی مشقت کو ہم پر سہل فرما اور جو میں مانگوں اس سے زیادہ خیر عطا فرما۔ اور ہر شر سے ہماری حفاظت فرما، میرے سینے کو کھول دے اے میرے رب، اور میرا کام آسان فرما، اے اللہ! میں آپ سے حفاظت طلب کرتا ہوں۔ اور اپنی جان، دین، اہل اقارب اور ان تمام نعمتوں کو جو ہم پر اور ان پر ہیں، خواہ اخروی ہوں یا دنیوی سب تیرے حوالے کرتا ہوں۔ ہم سب کی تمام نامناسب امور سے حفاظت فرمائے کریم۔

اس کے بعد جب اٹھ کر چلنے لگے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ ، وَبِکَ اِعْتَصَمْتُ ، اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا ھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی ، وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا " تَوَجَّھْتُ "

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ ہی کی طرف توجہ کرتا ہوں، اور آپ ہی سے چمٹتا ہوں، اے اللہ! اہم اور غیر اہم معاملوں میں آپ ہی کافی ہو جایئے، اے اللہ! توشۂ تقویٰ سے نوازیئے، میرے گناہ معاف کیجئے، جدھر میں جاؤں خیر کو متوجہ کر دیجئے۔ (الدعاء المسنون، ص ۳۴۹، ۳۵۰)

جس طرح آدمی بہت سارے تحفوں کا اپنے گھر والوں کے لئے انتظامات کر کے جاتا ہے اسی طرح سب سے افضل تحفہ کا بھی آدمی کو انتظام کر کے جانا چاہئے۔

یہ نفل نماز پڑھنے کے بعد احرام کی چادر اوڑھ لیں، اور دوسری بلا سلی لنگی کی طرح پہن لیں، یہ احرام نہیں ہوتا بلکہ احرام کا کپڑا ہوتا ہے، صرف اس کے پہن لینے سے آدمی محرم نہیں ہو جاتا، اس طرح احرام کی چادر اوڑھ لینے اور دوسری لنگی کی طرح باندھ لینے کے بعد نیت گھر پر نہ کریں۔

تجربہ کی بات:

آج کل تجربہ یہی ہے اور بہتر بھی یہی ہے، کیونکہ کبھی کوئی ایسا عذر پیش آجاتا ہے جس کی وجہ سے نہیں جا سکے، بعض ٹور والوں نے ایسے دھوکے دیئے کہ ایئرپورٹ پہونچنے کے بعد حاجی لوگ احرام کی حالت ہی میں پریشان پھرتے ہیں اور ٹور والوں کا پتہ بھی نہیں ہوتا۔ یا اسی طرح حج کمیٹی سے گئے تو جہاز کی پرواز میں کئی گھنٹے دیر ہو گئی، اب حاجی گھنٹوں اسی احرام کی پابندی میں پریشان ہوتے ہیں، اس لئے آج کل کے زمانہ میں بہتر یہی ہے کہ گھر پر ہی غسل کر لے، احرام کے کپڑے پہن لے، نفل پڑھ لے، مگر نیت ابھی نہ کرے، گھر سے نکل کر ائیرپورٹ پہونچنے کے بعد قانونی کاروائی کرالے، اس سے فارغ ہو کر جب اندر چلا جائے تو چونکہ اکثر وقت جہاز کے انتظار میں وہاں بیٹھنا پڑتا ہے اس لئے اطمینان کے ساتھ وہاں دو رکعت نماز پڑھ لے، بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو، پھر اس کے بعد نیت کر لے۔

نیت کرنے کا طریقہ:

نیت اس طرح کریں گے کہ اے اللہ! ہم نے عمرہ کی نیت کی ہے آپ اسے آسان فرما دیجئے اور قبول فرمالیجئے۔ نیت اردو میں کافی ہے بعضے لوگ دیہات کے بھائیوں کو مجبور کرتے ہیں عربی میں دعا یاد کرنے پر تو یاد رکھنے کی بات ہے کہ پورے حج میں لبیک کے علاوہ کسی دعا کا پڑھنا واجب نہیں ہے، لبیک اگر نہیں پڑھے گا تو نیت صحیح نہیں ہو گی، اس لئے کہ یہ تو واجب ہے باقی اور کوئی دعا پڑھنا واجب نہیں ہے ہاں سنت و مستحب ہے۔

فوراً لبیک پڑھیں:

خیر! اب جب آپ نے نیت کر لی تو فوراً تین بار لبیک پڑھ لیجئے، جب لبیک آپ نے پڑھ لیا تو اب آپ کی نیت احرام ہو گئی، اب آپ پر احرام کی پابندیاں لازم ہو جائیں گی تلبیہ کے الفاظ: مرد لوگ تین بار زور سے اور عورتیں آہستہ سے لبیک کہیں گی۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں

ایک بہت ضروری مسئلہ:

میرے بزرگو دوستو!نیت کرنے کے بعد تلبیہ کے مذکورہ بالا الفاظ کا فوراً کہنا ضروری ہے کیونکہ اگر نیت کرلینے کے بعد فوراًلبیک نہیں پڑھا یا اس معنی کا کوئی جملہ ادا نہیں کیا تو احرام صحیح نہیں ہوا۔ بعض لوگ نیت کر لیتے ہیں لیکن فوراًلبیک نہیں پڑھتے جس کی وجہ سے ان کا احرام ہی صحیح نہیں ہوتا۔اس لئے ہم بہت اہتمام سے عرض کرتے ہیں کہ نیت کرلینے کے بعد فوراًلبیک کا پڑھنا بہت ضروری ہے، یادرکھیں! اگر کسی نے لبیک فوراًنہیں پڑھا تو اس کا احرام ہی صحیح نہیں ہو گا۔اس خسارہ سے بچیئے:ایک آدمی نے مجھ سے خود مسئلہ پوچھا کہ ہم جعرانہ گئے تھے اور وہاں جانے کے بعد دو رکعت نماز پڑھ کے نیت بھی کر لیا لیکن ہم نے لبیک نہیں پڑھا کیا ہمارا عمرہ صحیح ہوا؟دوستو! ظاہر سی بات ہے کہ جب لبیک نہیں پڑھا تو نیت صحیح نہیں ہوئی پھر عمرہ کیسے صحیح ہو گا۔

یہ تو عمرہ کے بارے میں ہوا۔

یہ سن کر چہرے فق ہو گئے:

ایک مرتبہ ہندوستان کے ایک حاجی مدرسہ صولتیہ میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لئے آئے کہ ہم نے نیت تو کیا تھا لیکن لبیک نہیں پڑھا تو ہمارے حج کا کیا ہوا؟بس یہ سن کر علماء کرام کے چہرے فق ہو گئے کہ اب ہم اس حاجی کو کیسے بتائیں کہ آپ کا حج نہیں ہوا تو علماء نے اس حاجی سے کہا کہ آپ بعد میں آئیں ہم ذرا کتاب دیکھیں گے اس کے بعد پھر ان حاجی صاحب سے یہ پوچھنے لگے کہ غور کرو کہ نیت کرنے کے بعد تم نے کچھ جملہ کہا تھا یا کچھ دعا وغیرہ پڑھا یا مانگا تھا،اس طرح کے سولات کئے کہ کوئی بات سامنے آجائے تاکہ اس کا حج صحیح ہو جائے۔ورنہ جب اس کا احرام ہی صحیح نہیں ہوا، تو حج کہاں سے صحیح ہو گا۔

حج کے صرف تین فرض ہیں:

میرے دوستو! حج میں کل تین فرض ہیں(۱) نیت کرنا۔(۲) عرفہ کی حاضری(۳) طواف زیارت۔یہاں پر ایک بات اور سمجھ لینی چاہئے کہ پورے حج میں لبیک کے علاوہ کبھی کسی دعا کا پڑھنا واجب نہیں ہے جیسا ہم نے ابھی پہلے عرض کیا۔اب ہمارے ساتھ جو عورتیں و مرد ہوا کرتے ہیں جن میں اکثر پڑھے لکھے نہیں ہوتے ہیں اس لئے کہ وہ گاؤں دیہات کے لوگ ہوتے ہیں تو پڑھے لکھے لوگ ان کو دعائیں رٹاتے اور یاد کراتے رہتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دعائیں ان کو یاد نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے بعضے اتنا پریشان ہوتے ہیں کہ طواف بھی کرتے رہتے ہیں اور کتاب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے ٹھوکر مار دیتے ہیں۔

دوستو! یہ صحیح نہیں ہے جو دعائیں آپ کو یاد ہیں وہی مانگئے،اس لئے کہ دعا دل سے مانگنے کا نام ہے اور لبیک کے علاوہ کسی دوسری دعا کا پڑھنا واجب بھی نہیں ہے۔

دین کی آسانی سے فائدہ اٹھائیں:

حدیث پاک میں آتا ہے" اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ " ۔(البخاری) ۔بلاشبہ دین آسان ہے اور ساتھ ہی ساتھ دین کا ہر کام بھی آسان ہے یہ دین کی آسانی ہے کہ اس موقع پر لبیک کے علاوہ کوئی دعا لازم نہیں کیا اس لئے کسی کو اس موقعہ پر متعین دعا یاد کرنے کے لئے مجبور کرنا اچھی بات نہیں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے عام آدمی ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

لبّیک کی کثرت کیجئے:

اب جب آپ نے احرام باندھ لیااور نیت بھی کرلی، تو یاد رکھئے آپ کا وظیفہ یہ ہے کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، اترتے چڑھتے، لَبَّیْک بکثرت پڑھیں، حاجی کا سلام ہی لبیک ہے، آپس میں ملاقات کے وقت بھی سلام کی جگہ آپ یہی لَبَّیْک اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کہیں گے۔ اللہ کو یہی پیارا ہے۔ معلم الحجاج میں لکھا ہے۔

یہ صورت مکروہ ہے:

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ اجتماعی طور پر لبیک پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے ہر آدمی اپنے اپنے انداز میں جس طرح اس سے ہو سکے بلند آواز سے لبیک پڑھے اور عورتیں آہستہ آہستہ آواز سے لبیک پڑھیں آج کل اجتماعی طور پر پڑھنے کا رواج عام ہو گیا ہے۔

اللہ پاک سے تعلق جوڑنے کی فکر پہلے ہی سے کیجئے جہاز میں بیٹھنے کے بعد چونکہ آپ نے یہ وقت اللہ کے لئے فارغ کیا ہے، اللہ پاک اپنے گھر آپ کو بلاتے ہیں، اس لئے اسوقت کو اللہ کے کام میں خرچ کرنا چاہئے، زبان پر اللہ کا ذکر ہو لبیک پڑھ رہے ہوں، دعا مانگ رہے ہوں، درود شریف پڑھ رہے ہوں تاکہ اللہ سے تعلق جڑ جائے اس کی فکر یہیں سے شروع کریں، اس طرح کرتے ہوئے جب اللہ کے گھر پہونچیں گے تو اللہ پاک کا تعلق اور قوی ہو جائے گا۔

یاد رکھیں نماز فرض نہ چھوڑیں:

درمیان میں قانونی کاروائیاں ہوتی ہیں، خصوصاً جدہ پہونچنے کے بعد، قانونی کاروائیوں سے فارغ ہو کر جب آپ بس میں بیٹھیں گے مکہ معظمہ جانے کے لئے تو اس وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک بڑا فرض ادا کرنے کے لئے جارہے ہیں۔ اس میں نماز جیسا اہم فرض نہ چھوڑیئے، جہاز میں بہت سے حاجی نماز قضا کر دیتے ہیں اس لئے میرے بزرگو! چاہے بس میں بیٹھو یا جہاز میں، فرض نماز قضا نہیں کرنا چاہئے ہاں سفر میں اللہ نے آسانی دی ہے مسافر ہیں تو ظہر، عصر میں دو رکعت پڑھ لیں، مغرب میں تین اور فجر میں دو پڑھ لیں، عشاء میں دو فرض تین وتر پڑھ لیں لیکن اللہ کے واسطے نماز قضا نہ کریں۔

اللہ سے مانگیں:

اس لئے اللہ سے مانگیں کہ اے اللہ! جس طرح حج کرنا آپ کو پسند ہے ہمیں اس کی توفیق مرحمت فرما۔ جس طرح وقت گذاری آپ کو پسند ہے اس طرح وقت گذارنے کی ہمیں توفیق عطا فرما، کوئی نہ پڑھے تو اس کی دیکھا دیکھی نہیں کرنا چاہئے اللہ پاک اپنے گھر بلاتے ہیں تو نماز کا اہتمام پورا کرنا چاہئے۔

حج کے مبارک سفر میں دو باتوں کی عملی مشق: ایک آدمی آئے اور کہنے لگے کہ حج کرنے جارہا ہوں، آپ کچھ نصیحت کر دیں، میں نے کہا دیکھو! دو باتوں کا اہتمام کرنا۔ ایک اطمینان کی نماز، دوسرے سکون کی دعا۔ ان دو چیزوں کی مشاقی اللہ کے گھر حرم میں کرو، پھر دیکھو اللہ کس طرح نوازتے ہیں۔

احرام سے متعلق چند ضروری اور اہم باتیں:

اب کچھ اہم باتیں مزید سمجھ لیجئے اور ذہن میں محفوظ رکھئے کہ جب آپ نے نیت کر لیا اور لبیک بھی پڑھ لیا تو آپ کا احرام ہو گیا اور آپ محرم ہو گئے، اب آپ کے لئے احرام کی حالت میں یہ آٹھ چیزیں حرام ہو گئیں۔ (۱) خوشبو استعمال کرنا۔ (۲) مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا (۳) مرد کو سر اور چہرہ اور عورت کو چہرہ ڈھانکنا۔ (۴) بال دور کرنا یا بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔ (۵) ناخن کاٹنا (۶) جماع کرنا (۷) واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا (۸) خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

احرام کے چند اور مسائل: حالت احرام کے چند اور مسائل بھی ذہن میں بٹھا لیجئے اور یاد رکھئے۔

(1) عام طور سے ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جو حاجی احرام کی حالت میں استعمال کرتا ہے لیکن یادرہے کہ یہ دو چادریں بذات خود احرام نہیں ہیں بلکہ یہ صرف احرام کی چادریں ہیں۔ اگر کسی وجہ سے ایک یادو چادریں جو احرام کے لئے باندھی ہیں ناپاک ہو جائیں یا اور کسی وجہ سے، اگر چاہیں تو یہ کپڑے جتنی بار دل چاہے بدل سکتے ہیں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان چادروں کو ایک بار باندھ لینے کے بعد نہیں کھول سکتے یہ غلط ہے۔ ان چادروں کو اتار دینے سے یا بدل دینے سے آدمی احرام سے نہیں نکلتا۔ عمرہ یا حج کے احرام سے اسی وقت نکلیں گے یا دوسرے لفظوں میں اسی وقت حلال ہونگے جب عمرہ یا حج کے سارے ارکان ادا کرکے حجامت بنالیں گے۔

(2) سلے ہوئے کپڑے اتار دینا یعنی شروع احرام سے آخر تک نہ پہننا، اور میقات سے احرام باندھنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا۔ یادرہے کہ یہ احرام گھر سے چلتے وقت بھی باندھ سکتے ہیں لیکن ہر حال میں میقات سے احرام کے ساتھ گذرنا واجب ہے اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں۔

(3) مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں، پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہو جائے، مشاہدہ ہے کہ بعض لوگ احرام کی حالت میں ہوتے ہیں اور ان کے بغل کے بال اتنے بڑے دکھائی دیتے ہیں جیسے کئی ماہ سے صاف نہیں کئے، اگر زیر ناف بالوں کا بھی یہی حال ہے تو بہت ہی برا ہے، عام حالات میں ہر ہفتہ صاف کرلینا مستحب ہے۔ اگر نہیں تو کم از کم پندرہ دن میں صاف کرلینا چاہئے، چالیس دن سے زیادہ مدت تک بغل اور زیر ناف بالوں کا صاف نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے اس لئے احرام باندھنے سے پہلے اس کا خاص خیال رکھیں۔

(4) مستحب ہے کہ غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کے لئے کررہا ہوں، غسل یا وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجبات احرام میں سے ہے لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔

(5) احرام کا کپڑا سفید ہونا افضل ہے لیکن رنگین بھی جائز ہے، ایک کپڑا بھی احرام میں کافی ہے۔ لیکن دو کپڑے سنت ہیں اور دو سے زائد بھی جائز ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ وہ سلے ہوئے نہ ہوں

(6) احرام کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں آتا کپڑا اور جسم دھو کر غسل کرلے، اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر استعمال کرلے۔

(7) احرام کی حالت میں جوتا یا سلیپر اتنا بڑا ہے کہ قدم کی بیچ کی اٹھی ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کا پہننا ناجائز ہے۔ اس کو اتنا کاٹ دیں کہ بیچ کی ہڈی کھلی رہ جائے۔ اسی لئے عام طور پر دو پٹی والی سلیپر پہنتے ہیں، خیال رہے کہ ایسا جوتا پہننا جو بیچ قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے تو پورے ایک دن یا ایک رات پہننے سے دم واجب ہو جائے گا، اس سے کم عرصہ میں صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں اور اگر ایک گھنٹہ سے کم پہنا تو ایک مٹھی گندم صدقہ دے۔

(8) احرام کی حالت میں مرد کو موزہ پہننا، دستانہ پہننا، سر اور منھ پر پٹی باندھنا منع ہے

(9) احرام کی حالت میں مرد وعورت دونوں کو اپنے چہروں کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے کہ کپڑا چہرے کو مس کرے۔ نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو مثلاًرخسار یا ناک یا ٹھوڑی

(10) احرام کی حالت میں مرد کے لئے سر کا ڈھانکنا منع ہے، خواہ پورے سر کو ڈھانکے یا اسکے کچھ حصہ کو۔

(11) احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منھ پونچھنا جائز نہیں ہے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے ایسی صورت میں گھنٹہ بھر سے کم کپڑا چہرے پر لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے۔ ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے اور مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ اور عورت کو صرف چہرہ کے علاوہ جسم کے باقی حصہ کو کپڑے سے پونچھنا جائز ہے۔

(12) احرام کی حالت میں خشکی کے جانور کا شکار کرنا منع ہے لیکن مرغی بکری گائے اور اونٹ احرام کی حالت میں حرم اور غیر حرم میں ذبح کرسکتا ہے۔ اور ان کا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

(13) احرام کی حالت میں اپنے سر یا اپنے بدن کے کپڑے سے جوں مارنا یا جدا کرکے پھینک دینا منع ہے لیکن موذی جانور کا مارنا جائز ہے۔ مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، پسو، بھڑ، ،تتیا وغیرہ۔

(14) احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

(15) احرام کی حالت میں جماع یعنی ہمبستری کا ذکر عورتوں کے سامنے کرنا، جماع کے اسباب، جیسے بوسہ لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

(16) یوں تو کوئی گناہ بغیر احرام بھی جائز نہیں ہے لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی، جھگڑا کرنا منع ہے۔

(17) احرام کی چادروں کو گھنڈی لگانا یا پن یا ٹنکے وغیرہ سے چادروں کے سروں کو جوڑنا یا ان کو گرہ لگانا مکروہ ہے، لیکن ستر عورت کی وجہ سے ایسا کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی جزا واجب نہیں ہوگی، پیٹی باندھنا جائز ہے۔

(18)احرام کی حالت میں کمبل،لحاف،رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے۔باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے

(19) احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، لگن، چارپائی، خوانچہ وغیرہ اٹھانا جائز ہے

(20) احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا رخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

(21)احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا، یا سر داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے، ایسے آہستہ کھجائے کہ بال نہ گریں، داڑھی میں خلال اس طرح کرے کہ بال نہ گریں۔

(22)احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کو سنوارنا مکروہ ہے۔حدیث میں ہے کہ کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوں، اور بدن اور کپڑے میلے کچیلے ہوں

(23) احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا، دانت اکھڑوانا جائز ہے اور مسواک بدستور مسنون ہے، خوشبودار منجن، ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاؤڈر استعمال نہ کرے۔

(24)احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، خوشبودار پھل یا پھول قصداً سونگھنا بھی منع ہے، خوشبودار صابن کے ایک بار استعمال سے صدقہ اور بار بار استعمال سے دم واجب ہو جاتا ہے۔

(25)احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ تمام سر یا چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے مکروہ ہے لیکن اگر کعبہ کے پردے کے نیچے داخل ہو جائے حتیٰ کہ پردہ اس کو ڈھانپ لے لیکن کعبہ کا پردہ اس کے سر اور چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

(26)احرام بلا نماز کے باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے لیکن اگر نماز پڑھنے کا موقع نہ ہو مثلاً اگر مکروہ وقت ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ نہیں ہے تو احرام بلا نماز مکروہ نہیں ہے، بلا نماز حج یا عمرہ کی نیت کرکے تلبیہ پڑھ لے اس طرح احرام میں داخل ہو جائے گا احرام کے لئے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے فرض یا واجب نہیں ہے۔

(27)مستحب یہ ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن کپڑوں میں ایسی خوشبو نہ لگائے جس کا جسم (یعنی اثر) احرام کے بعد بھی باقی رہے۔اس منع کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اگر کسی وقت احرام باندھنے کے بعد کپڑا اتار دیا اور پھر اوڑھ لیا تو جنایت لازم ہو گی، جیسا کہ احرام والے کو احرام میں خوشبو لگانے سے لازم آتی ہے۔(غنیۃ الناسک، حیات)

(28)بعض ہوائی جہاز والے عازمین حج کو ہاتھ منہ پونچھ کر تر و تازہ ہونے کے لئے ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں۔خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے سے پورا منہ یا پورا ہاتھ پونچھا جائے تو دم لازم ہو جائے گا۔

(29)احرام باندھنے کے موقع پر نیت احرام کرنے سے قبل احرام کی چادر باندھ لے، دونوں شانوں کو ڈھکا رکھے اور اس کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا سنت احرام میں ہے، پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ قل یاایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھنا مستحب ہے۔

(30) نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹالے، بیٹھ کر عمرہ یا حج کے احرام کی نیت اس طرح کرے

یعنی اگر عمرہ کے احرام کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کرے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ۔

:اور اگر حج افراد کے احرام کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کرے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔اور اگر حج قران کے احرام کی نیت کرنی ہو تو اس طرح کرے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُالْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْہُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

لیکن اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ احرام کی نیت کے بعد سر ڈھانک کر نماز پڑھنا منع ہے، اس لئے مرد حضرات احرام کی حالت میں تمام نمازیں کھلے سر پڑھیں۔

ایک اہم مسئلہ:

دوسری بات سمجھنے کی یہ ہے جیسا کہ علماء فرماتے ہیں کہ ایک ہے چہرہ کو کسی چیز سے ڈھانکنا اور ایک ہے کسی چیز سے پونچھنا، تو احرام کی حالت میں چہرہ کو ڈھانکنا منع ہے لیکن رونے کی وجہ سے اگر چہرہ پر آنسو آجائیں یا ناک بہنے لگے تو پھر ٹیشو پیپر سے ناک صاف کرنا یا آنسو پونچھ لینا جائز ہے اور واقعۃً ایسا ہوتا بھی ہے کیونکہ جب آدمی کی اللہ کے دربار میں حاضری ہوتی ہے تو اسوقت جذبات

ومحبت غالب ہو جاتے ہیں اور چونکہ حج سے اس محبت کی تکمیل بھی ہوتی ہے اسی لئے آدمی کو اللہ کے دربار میں پہونچ کر بہت رونا آتا ہے اب بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کی آنکھ بھی جاری ہوتی ہے اور ناک بھی جاری ہوتی ہے اس لئے علماء نے جائز لکھا ہے کہ اگر رونے کی وجہ سے کسی کے چہرے پر آنسو آجائے تو اس کو ٹشو پیپر سے پونچھ سکتے ہیں اسی طرح ناک کو بھی صاف کرسکتے ہیں۔ دارالعلوم کراچی سے ایک رسالہ نکلتا ہے جس میں کسی نے سوال کیا تھا اس کے جواب میں یہ مسئلہ لکھا ہوا تھا اس کے علاوہ کسی اور کتاب میں یہ مسئلہ میں نے لکھا ہوا نہیں دیکھا۔

اطاعت کا مزاج:

دوستو! جب لبیک آپ کا وظیفہ ہو گیا ہے تو خوب کثرت سے اسے پڑھئے اور جن باتوں سے آپ کو منع کیا گیا ہے ان سے بچئے۔ ان میں سے خاص کر کے اگر آپ کی بیوی بھی آپ کے ساتھ میں ہے تو یہ بات یاد رکھئے کہ اب آپ احرام کی حالت میں اپنی بیوی سے پیار ومحبت کی باتیں بھی نہیں کرسکتے، اس کو بوسہ نہیں لے سکتے احرام میں یہ منع ہے اور یہی ماننے کا مزاج ہے کہ شریعت جن باتوں سے ہم کو جس وقت منع کر دے اس وقت ہم ان باتوں سے بچیں اور پرہیز کریں یہی اصل بندگی ہے اور جب آپ دین کی باتوں پر عمل کریں گے تو اس کے بدلہ میں اللہ رب العزت آپ کو حج مقبول ومبرور عطا فرمائیں گے جس کی برکت سے شریعت کے بقیہ احکام پر عمل کرنے کا مزاج پیدا ہو گا اور دین پر چلنا آسان ہو جائے گا۔

دعا دل کی بے قراری کا نام ہے:

اب آپ جدہ سے مکہ مکرمہ بس میں جائیں گے، مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد دعا مانگ لیجئے اور اس سلسلہ میں ایک بات یاد رکھیں کہ مختلف مواقع کی مسنون دعائیں منقول ہیں، ثابت ہیں اگر وہ یاد ہوں تو وہ مانگ لیجئے اور اگر نہیں یاد ہوں تو اس موقع پر جو آئے اپنی زبان میں اللہ سے مانگ لیجئے، یاد رکھئے دعا دل کی بے قراری اور اضطراری کیفیت کا نام ہے، الفاظ کا نام نہیں ہے، آپ ابھی سے مانگئے اور ہمیشہ مانگتے رہئے کہ اللہ پاک عافیت سے لے جائیں، عافیت سے رکھیں اور بعافیت لے آئیں۔

مکہ کا داخلہ:

جدہ سے چل کر اب دیکھئے مکہ مکرمہ میں آپ کی حاضری ہو رہی ہے، ذرا خیال کریں عظمت جتنی زیادہ ہو سکے وہ اس مقام کا حق ہے۔ مکہ مکرمہ اسلامی شان وشوکت اور سطوت کا مظہر ہے اور اللہ کا پہلا گھر "کعبہ" اس کے جاہ وجلال اور فضل وکرم کا مرکز ہے نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبہ کی طرف منھ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، چار دانگ عالم میں یہی وہ جگہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں، مکہ شہر کو قرآن کریم میں ام القریٰ کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے وکذلک اوحینا الیک قرآنا عربیا لتنذر ام القریٰ ومن حولها

(شوریٰ آیت۔ ۷)

ترجمہ: یہ قرآن عربی ہم نے تمہاری طرف وحی کیا ہے تا کہ تم بستیوں کے مرکز (شہر مکہ) اور اس کے گرد وپیش رہنے والوں کو خبردار کر دو، مکہ مکرمہ میں ادب وانکسار کے ساتھ داخل ہو، یہاں عاشقانہ آنے کی ضرورت ہے، برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال، یہی مکہ کے آداب ہیں، اپنے دینی ودنیوی مقاصد کے لئے دعا کرتا ہوا اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کرتا ہوا چلے اور سمجھے کہ ایک قیدی ہے جو بخشنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ اور مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُکَ وَحَرَمُ رَسُوْلِکَ ،فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ عَلَی النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ، وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَاءِکَ ، وَاَهْلِ طَاعَتِکَ۔ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ: اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول پاک ﷺ کا حرم ہے، پس میرے گوشت، خون اور ہڈیوں کو آگ پر حرام کر دے، اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائیگا، اور مجھے اپنے ولیوں اور اطاعت گذاروں میں شامل کر دے، اور میری طرف توجہ فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا (اور) بڑا رحم کرنے والا ہے۔

بہت احتیاط کرنے کی ضرورت:

جب آپ مکہ مکرمہ پہونچ جائیں گے تو اس موقع کی بہت ساری دعائیں منقول ہیں، معلم الحجاج میں ایک دعا نقل کیا ہے جو مکہ مکرمہ پہونچنے پر پڑھی جاتی ہے۔''اللھم اجعل لی بھا قراراً وارزقنی فیھا رزقاً حلالاً ''۔ ترجمہ: اے اللہ! میرے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھکانہ کردے اور حلال روزی دے۔ یہ دعا یاد ہو تو پڑھ لیجئے۔

اسے سنبھال کر رکھیں:

جب آپ مکہ مکرمہ پہونچ گئے تو پہونچنے کے بعد وہ لوگ معلم صاحب کے یہاں لے جاتے ہیں، قانونی کاراوئی ہوتی ہے، وہ ہر حال میں پوری ہی کرنی پڑتی ہے، جب قانونی کاروائی پوری ہو گی، تو معلم کا کڑا جو ہاتھ میں پہناتے ہیں اور ان کا کارڈ حفاظت سے رکھئے، یہ بہت ضروری چیز ہے، اگر حاجی کبھی گم ہو جاتا ہے تو گم شدہ کیلئے جو جگہ بنی ہوئی ہے وہاں وہ لوگ خود پہنچاتے ہیں، حاجیوں کی راحت کے لئے حکومت بہت انتظام کرتی ہے، اس کا آپ تصور نہیں کرسکتے، اس لئے کڑے اور کارڈ کو بہت سنبھال کر رکھیں۔
اور عورتیں اگر ساتھ میں ہوں تو ان کو اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس کارڈ کو کڑے کو سنبھال کر رکھیں، حرم شریف کے دروازوں کے نمبر نوٹ کرلیں۔ یاد کرلیں کہ ہم اس گیٹ سے داخل ہوئے تھے، اس سے بہت آسانی ہو گی۔ دوستو! یہ سب باتیں مسئلے کی نہیں ہیں بلکہ تجربہ کی ہیں، اس لئے اپنے حاجیوں کو بتا دینا چاہئے، اس کا خاص طور سے اہتمام کرنا چاہئے۔

فوراً طواف کرنا واجب نہیں:

اس کے بعد جب آپ اپنی رہائش گاہ پر پہونچ گئے تو اگر آپ تھکے ماندے ہیں تو ایسے موقع پر از روئے شرع یہ آسانی ہے کہ اسی وقت آپ کے لئے فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے۔ بلکہ وہاں پہونچنے کے بعد آپ آرام کرلیجئے پھر جب تھکاوٹ دور ہو جائے اور طبیعت میں بشاشت اور نشاط پیدا ہو جائے تو اس وقت آپ جاکر طواف وسعی کریں تاکہ آپ کا طواف وسعی دونوں ٹھیک طرح سے ادا ہو جائیں اور آپ کا بھرپور فائدہ ہو، ورنہ اگر آپ تھکے ماندے طواف کرنے جائیں گے تو جس طرح طواف کرنا چاہئے اس طرح آپ کا طواف نہیں ہو گا، بشاشت، شوق وتڑپ کی کمی ہو گی جس کی وجہ سے فائدہ حاصل ہونے کے بجائے الٹے نقصان کا خطرہ ہے۔ اسی طرح اگر عورتیں بھی آپ کے ساتھ ہیں تو وہ بے چاری بھی طویل سفر کی وجہ سے تھک کر چور ہو جاتی ہیں، چونکہ کئی گھنٹے یہاں ہندوستان ایئرپورٹ پر پھر کئی گھنٹے جدہ ایئرپورٹ پر لگ جاتے ہیں اور وہ اس کی عادی نہیں ہوتی ہیں اس لئے بہت تھک جاتی ہیں۔ ان سب امور کی رعایت کرکے اطمینان وسکون سے طواف وسعی کریں تو انشاء اللہ بھرپور فائدہ ہو گا۔

مسجد حرام میں داخلہ:

مکہ مکرمہ پہونچنے کے بعد جب آپ اپنی قیام گاہ سے نکلیں گے تو لبیک پڑھتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہونگے، اور مسجد حرام، ام المساجد یعنی ساری مسجدوں کی ماں ہے۔ ادب کا خوب لحاظ رکھتے ہوئے آپ اپنا داہنا قدم داخل کیجئے اور یہی ادب ہر جگہ باقی رکھئے اور دعا بھی پڑھ لیجئے" بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنُبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ، اور فوراً ہی اعتکاف کی نیت کرلیجئے اور ابھی سے یہاں بھی اس کی عادت ڈال لیجئے۔ تاکہ وہاں جاکر آپ کو اعتکاف کرنے کی عادت باقی رہے۔

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر:

اب آپ مسجد حرام میں داخل ہو گئے اور اعتکاف کی نیت کرنے کے ساتھ ساتھ دعا بھی پڑھ لیا تو جیسے ہی کعبہ شریف پر آپ کی نگاہ پڑے، دیکھئے بہت حسین موقع ہے، کعبہ شریف پر نگاہ پڑتے ہی جو دعا مانگو وہ قبول ہوتی ہے اور کتابوں میں اس وقت کی دعائیں بھی بہت ساری لکھی ہوئی ہیں لیکن عام طور سے جذبات میں یا بھیڑ میں وہ ساری دعائیں یاد نہیں رہ پاتیں اس لئے یہ مبارک

موقع آتے ہی آپ یہی دعا کر لیجئے کہ اے اللہ! ہماری ہر دعا قبول کیجئے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہی دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہم کو مستجاب الدعوات بنا دیجئے یعنی اے اللہ! ہماری ہر دعا قبول فرمایئے، اس ایک دعا میں آپ کی ساری دعائیں آجائیں گی اس لئے اس دعا کو اہتمام سے مانگئے۔

یہ دعائیں مانگیں: پھر اسی وقت بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ ''لَآاِلٰہَ اِلاَّاللّٰہُ'' کہے، یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے'' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَآاِلٰہَ اِلاَّاللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

ترجمہ: اے اللہ تو ہی سلامتی (دینے) والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَاالْبَیْتَ تَشْرِیْفاً وَتَعْظِیْماً وَتَکْرِیْماً وَبِراًوَمَھَابَۃً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ اَوِاعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفاً وَتَعْظِیْماً وَتَکْرِیْماً وَبِرّاً

اے اللہ! اس گھر کی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور ہیبت کو بڑھا اور جو شخص اس گھر کی عزت اور احترام کرنے والا ہو ان لوگوں میں سے جو اس کا حج و عمرہ کرنے والے ہیں، ان کو بھی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور بھلائی عطا فرما

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ فِیْھَا قَرَاراً وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقاً حَلَالاً

اے اللہ! میرے لئے اس (مکہ مکرمہ) میں ٹھکانہ کر دے اور اس میں مجھے رزق حلال عطا فرمایئے۔

طواف کا مستحب طریقہ: پھر یہ دعا پڑھنے کے بعد لبیک پڑھتے ہوئے جب آپ خانۂ کعبہ کے قریب پہونچیں تو اب طواف کرنا شروع کریں گے اس لئے یاد رکھئے آپ کا لبیک پڑھنا یہاں پر بند ہو جائے گا اور آپ کا طواف شروع ہو گا۔

اضطباع اور رمل دونوں کریں گے: چونکہ بات چل رہی ہے تمتع والوں کی، اس لئے ان کو طواف اور سعی کرنا ہے، اور اس طواف میں اضطباع اور رمل دونوں ہیں اس اضطباع کے معنٰی یہ ہیں کہ احرام کی اوپر والی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال لئے جائیں یہ اضطباع اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ احرام کی چادر پہنی ہوئی ہو، اضطباع طواف کے صرف تین چکروں میں مسنون ہے باقی چار چکر میں بھی اسی طرح رہنے دیا جائے طواف کے بعد نماز کے لئے دونوں کندھوں کو ڈھانپ لینا چاہئے۔ (دیکھئے آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۴، ص۱۵۰) یہ بھی یاد رکھئے کہ اس طواف کے شروع کے تین چکروں میں باقاعدہ رمل کریں گے اور رمل کے معنی یہ ہیں کہ ایسا طواف جن کے بعد سعی کرنی ہو اس کے پہلے تین شوطوں میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اور پہلوانوں کی طرح کندھوں کو ہلاتے ہوئے ذرا سا تیز چلا جائے (ایضاً)۔ دوستو! اللہ پاک کو یہ ادا پیاری ہے، اسلئے اس وقت اکڑ کے چلیں گے دوڑ کے نہیں۔ اب آپ طواف شروع کیجئے اس کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ پورا حجر اسود آپکی دائیں جانب ہو جائے پھر کھڑے ہو کر طواف کی نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْہٗ لِیْ وَتَقَبَّلْہٗ مِنِّیْ ط

ترجمہ: یااللہ! میں تیرے بیت الحرام کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لئے پس اس کو میرے لئے آسان کر دے اور قبول فرمالے۔

اس کے بعد نیت کر کے ذرا دائیں چلیں اور حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف ہو یعنی حجر اسود بالکل مقابل ہو جائے،

اس کو کہتے ہیں حجر اسود کا استقبال کرنا۔

طواف شروع کرتے وقت تکبیر سے پہلے اور حجر اسود کے استقبال سے قبل ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ لہٰذا پہلے حجر اسود کا استقبال کرے جس طرح اوپر ذکر کیا گیا اس کے بعد تکبیر کہے اور پھر ہاتھ

اٹھائے یا حجر اسود کے استقبال کے بعد تکبیر کے ساتھ ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ اور نیت کے بعد یعنی پہلی دفعہ حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ عَلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَللّٰھُمَّ اِیْمَاناً بِکَ وَتَصْدِیْقاً بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بَعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعاً بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ پڑھے، پھر اس طرح ہاتھ اٹھائے جیسا کہ نماز کی تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں یعنی دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود اور خانۂ کعبہ کی طرف کرے پھر ہاتھ گرادے، اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے (جیسا کہ استلام کا طریقہ آگے آرہا ہے) خیال رہے کہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا الگ فعل ہے اور حجر اسود کا استلام الگ فعل ہے، تکبیر کے اشارہ اور استلام کے اشارہ میں یہ فرق ہے کہ استلام میں جو ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں وہ افتتاحی تکبیر کی طرح کانوں تک نہ ہوں بلکہ کانوں کے محاذ سے اتنے نیچے ہوں جتنا نیچے حجر اسود ہے۔

استلام کا طریقہ: رہی بات حجر اسود کے استلام کی یعنی حجر اسود کو بوسہ دینے کی تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور اپنا منھ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسا کہ سجدہ کے وقت رکھتا ہے۔ اور بغیر آواز اور نرمی سے بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے لیکن اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں حجر اسود کے سامنے اس کی طرف سینہ اور منہ کئے ہوئے دونوں ہاتھ حجر اسود کے سامنے اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو، خیال کرے کہ گویا دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھے ہیں یہ بھی خیال رہے کہ حجر اسود عام آدمی کے سینہ سے کچھ نیچے ہی ہوتا ہے اس لئے اسی انداز سے ہاتھ آگے بڑھائے اور یہ دعا پڑھے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اور اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے۔

اس سے بچئے: چونکہ وہاں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے بھیڑ بھی بہت ہوتی ہے اس لئے حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے دھکم دھکا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دھکم دھکا کرنا اور ایسا کر کے کسی کو تکلیف پہونچانا حرام ہے۔ اس لئے اس سے بچتے ہوئے دور ہی سے بوسہ لے کیونکہ بھیڑ کی وجہ سے دور سے بوسہ لینے والوں کو اسی طرح کا ثواب ملتا ہے جس طرح قریب سے بوسہ دینے والوں کو ثواب ملتا ہے، ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خاص طرح سے تاکید فرمائی تھی کہ دیکھو تم قوی آدمی ہو، حجر اسود کے استلام کے وقت لوگوں سے مزاحمت مت کرنا، اگر جگہ ہو تو بوسہ دینا ورنہ استقبال کر کے تکبیر (اللہ اکبر) و تہلیل (لا الہ الا اللہ) کہہ لینا، خیال رہے کہ حجر اسود کو بوسہ دینا صرف سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے، اس لئے دوسروں کو دیکھ کر تم زور آزمائی مت کرو۔ جب حجر اسود کے مقابل پہونچ جائیں تو طواف شروع کرنے سے پہلے لبیک پڑھنا بند کردیں اس کے بعد نیت کریں گے، جیسے نماز کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں ویسے ہی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں گے پھر دعا پڑھیں گے، ہاتھ اٹھانے کے مسئلہ میں عورت اور مرد کے اعتبار سے اب تک کسی کتاب میں فرق نہیں دیکھا اس لئے عورتیں بھی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں گی۔

ایک ضروری مسئلہ کی وضاحت: اب تو حجر اسود پر بھیڑ تقریباً ہمیشہ ہی رہتی ہے تو ایسی صورت میں دور اپنی جگہ سے ہی حجر اسود کی طرف اپنا پورا رخ کیجئے، دونوں ہاتھ کی ہتھیلی حجر اسود کی طرف کر کے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اپنی دونوں ہتھیلی کو آہستہ سے چوم لیجئے کہ اس میں چٹاخے کی آواز نہ ہو، یہ استلام نائب ہے حجر اسود کی تقبیل (بوسہ دینے) کا۔ ایسی صورت میں جتنا ثواب آپ کو حجر اسود کو بوسہ دینے میں ملتا ہے اتنا ہی ثواب آپ کو اس استلام میں بھی ملے گا اس لئے جب بھیڑ ہو تو دور ہی سے استلام کرلیں۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے دھکم دھکا دینا، زبردستی اندر جاکر گھسنا اور بوسہ دینا یہ نیک عمل نہیں ہے، یہ سب جذبات اور طبیعت کی باتیں ہیں، پورے حج کے موسم میں اگر آپ کو بوسہ نہیں ملا تو اس کی وجہ سے حج میں کوئی کمی نہیں ہو جائے گی۔

یہ بھی جائز ہے: بھیڑ کی وجہ سے بعضے حضرات حجر اسود کے سامنے پہونچ کر کعبہ شریف کی طرف صرف منھ کر کے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ہتھیلی کو چوم لیتے ہیں با قاعدہ استلام نہیں کرتے تو اگرچہ یہ بھی جائز ہے مگر آپ استلام کریں۔ یاد رکھئے پہلا اور آخری استلام یہ دونوں ضروری اور مؤکد ہیں۔ باقی درمیان کا استلام اگر نہیں کیا اور حجر اسود سے بھی آگے بڑھ گئے تو اس کی گنجائش ہے۔

دین کی آسانی: میں اس کو اسلئے عرض کرتا ہوں کہ دین آسان ہے اور دین کا کام یعنی اس پر عمل کرنا بھی آسان ہے صرف اس کا علم ہونا چاہئے جب دین کا علم رہے گا تو آپ کو عمل میں آسانی ہوگی۔

طواف کی حالت میں دعا: طواف شروع کرنے کے بعد دوران طواف آپ کو جو دعا یاد ہو وہ پڑھئے، یہ بات پہلے آچکی ہے کہ لبیک کے علاوہ کوئی دعا پڑھنا واجب نہیں ہے۔ اس لئے طواف کرتے وقت آپ کا جی چاہے درود شریف پڑھئے، کلمہ پڑھئے یا اور کوئی جو جی چاہے دعا مانگئے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نے کچھ کلمات یاد کر لئے ہیں وہی پڑھتا رہتا ہوں البتہ دعا مانگنا افضل ہے، اس لئے جو چاہے دعا مانگئے۔

طواف کے درمیان کعبہ کو دیکھنا منع ہے: طواف کے درمیان کعبہ شریف کو نہ دیکھئے، لوگ دیکھتے ہیں، ہاتھ بھی اٹھاتے ہیں مگر آپ کسی کی دیکھا دیکھی نہ کیجئے، طواف کے دوران کعبہ شریف کو دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔

واجب الطواف دو رکعتیں: انشاء اللہ! طواف کے سات چکروں میں آٹھ مرتبہ آپ کا استلام ہو جائے گا اور جب طواف کے سات چکر مکمل ہو جائیں تو اس کے بعد دو رکعت نفل واجب الطواف پڑھئے جو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی جاتی ہیں، لیکن اگر بھیڑ زیادہ ہو اور وہاں نماز پڑھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوشش مت کیجئے کیوں کہ اسوقت یہ گناہ کی بات ہے۔ ایسی حالت میں مقام ابراہیم کے قریب پڑھنے کے بجائے حرم میں کہیں بھی پڑھ لیں جائز ہے۔

یاد رکھئے! یہ دو رکعت تحیۃ الطواف واجب ہے، اگر مکروہ وقت ہے تو اس وقت میں نہ پڑھئے، بعد میں پڑھئے جیسے عصر کے بعد کہ اس وقت میں احناف کے یہاں نہیں پڑھ سکتے، اس لئے اس کو بعد میں پڑھئے

اگر عورتیں ساتھ ہوں: لیکن اگر عورتیں بھی آپ کے ساتھ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں پیچھے کہیں اطمینان سے پڑھ لیں اور اسکے ساتھ ساتھ ایک بات اور بھی یاد رکھیں کہ جس طرح عورتوں کا وطن میں پردہ کرنا ضروری ہے اسی طرح وہاں پہونچ کر بھی غیروں سے پردہ کرنا ضروری ہے، غیروں کی دیکھا دیکھی نہیں کرنی چاہئے کہ یہاں تو عورتیں پردہ کرتی ہیں اور وہاں پر جا کر غیروں کی دیکھا دیکھی میں بے پردہ ہو جاتی ہیں۔

پردہ کے لئے آسان ترکیب: دوستو! اب تو یہاں مسافر خانہ میں ایسی چیز ملتی ہے جس کو عورتیں چہرہ پر لٹکا لیتی ہیں جس سے ان کے چہرہ پر کپڑا بھی نہیں لگتا اور پردہ بھی ہو جاتا ہے یاد رکھیں! جب دین کا کام صحیح طریقہ سے کریں گے تو وہ دین کا کام ہو گا ورنہ وہ طبیعت ہو گی، جذبات ہوں گے، دین کا کام نہیں ہو گا، لہذا جہاں تک ہو سکے وہاں پر بھی پردہ کا خاص اہتمام کرنا چاہئے حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو احرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں اس لئے وہ معمول کے کپڑوں میں احرام باندھ لیتی ہیں، البتہ عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے۔ اس لئے احرام کی حالت میں وہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا ان کے چہرے کو لگے، مگر نامحرموں سے چہرے کو چھپانا بھی لازم ہے اس لئے ان کو چاہئے کہ سر پر کوئی چیز باندھ لیں جو چھجے کی طرح آگے کو بڑھی ہوئی ہو اس پر نقاب ڈال لیں، تاکہ نقاب کا کپڑا چہرہ کو نہ لگے (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۴، ص ۸۹)

اور پردہ بھی ہو جائے۔

ایک اہم مشورہ: اسی کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو دین کی حفاظت کی نیت سے علیحدہ کمرے میں قیام کا انتظام کریں اس سے شرعی پردہ باقی رہتا ہے۔

صدقہ دے دیجئے: لیکن پردہ کرنے کی وجہ سے چہرہ کو کپڑا لگ گیا تو صدقہ دے دیجئے، جس طرح ہم لوگ بھی حج کے بعد صدقہ دے دیا کرتے ہیں کہ پتہ نہیں کوئی ایسی بات ہو گئی ہو یا کوئی بال اکھڑ گیا ہو، یا سر ڈھک گیا ہو اس لئے صدقہ دے دیا کرتے ہیں اس لئے عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ بھی حج کے بعد صدقہ دے دیا کریں۔

زم زم خوب پیجئے: یہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد زمزم پیجئے اور خوب سیر ہو کر پیجئے، حدیث شریف میں آتا ہے کہ "مؤمن زم زم سیر ہو کر پیتا ہے" زم زم وہیں رکھا رہتا ہے، زم زم پیتے وقت دعا بھی کر لیجئے، اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ ایک مشہور دعا یہ ہے: اللھم انی اسئلک علماً نافعاً وعملاً صالحاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داءٍ۔

سعی کرنے جایئے: ملتزم پہ جانا اب بس میں نہیں رہا، کیونکہ بھیڑ اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ گھنٹوں انتظار کرو تو نمبر آتا ہے اس لئے زمزم پینے کے بعد اب آپ سعی کرنے کے لئے جائیں گے۔ اس وقت یاد رکھئے! کہ آپ کو سعی کے لئے جانے سے پہلے نواں استلام کرنا ہے، عام طور پر لوگ یا تو جلدی کی وجہ سے یا لاعلمی کی وجہ سے بغیر استلام کئے چلے جاتے ہیں۔

نواں استلام: اب دو رکعت نفل واجب الطواف جب آپ نے پڑھ لیا تو آپ کا طواف مکمل ہو گیا لیکن اس کے بعد بھی ابھی نواں استلام باقی ہے، لہٰذا اس نویں استلام کو اس طرح کیجئے جس طرح آپ نے طواف کے شروع میں کیا تھا، لیکن یہ بات یاد رکھئے کہ یہ نواں استلام طواف کے بجائے سعی کے لئے ہو گا۔

سعی کے سات چکر پورے کیجئے: اس کے بعد آپ صفا پر پہونچیں گے، وہاں پہونچ کر ایسی جگہ کھڑے ہو جایئے جہاں سے بیت اللہ شریف نظر آتا ہے، پھر دعا مانگئے، وہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے اس جگہ بھی نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے، مجمع اور بھیڑ زیادہ ہو تو مختصر سی دعا مانگ کر آگے بڑھ جایئے، دین بہت آسان ہے اس میں تنگی نہیں ہے۔ کتابوں میں دعائیں لکھی ہوئی ہیں لیکن اگر وہ یاد نہ ہوں تو جو چاہیں وہ مانگ لیں۔

سعی کی شروعات صفا سے کرتے ہوئے آپ مروہ کی جانب بڑھیں گے، مروہ جاتے ہوئے سبز رنگ کے ستون نظر آئیں گے وہیں پر ہری لائٹ بھی جلتی ہوئی نظر آئے گی یہ "میلین اخضرین" کہلاتے ہیں، حضرت ہاجرہ علیہا السلام اس جگہ پر دوڑی تھیں، وہاں پہونچ کر مرد لوگ تیز دوڑیں گے، عورتیں آہستہ آہستہ اپنی رفتار سے چلیں گی، دوڑیں گی نہیں۔ اس طرح جب آپ مروہ پہونچ جائیں گے تو آپ کا ایک چکر ہو جائے گا، طواف میں تو حجر اسود سے چلے تھے اور حجر اسود تک پہونچے تو ایک چکر ہوتا ہے، مگر سعی میں صفا سے چل کر مروہ پہونچے تو ایک چکر ہوا، مروہ پر بھی آپ دعا مانگ لیجئے، لیکن اگر کسی وجہ سے دعا نہیں مانگ سکے تو گناہ بھی نہیں ہے اس لئے اگر کوئی شخص دعا نہ مانگے تو اس پر اعتراض نہ کریں۔ اس طرح مروہ سے جب صفا آئیں گے تو دوسرا چکر ہو گا، پھر اس کے بعد صفا سے مروہ، مروہ سے صفا آتے جاتے آپ کی سعی کے سات چکر پورے ہو جائیں گے۔

دو رکعت نفل نماز:

اور مروہ پر آپ کا ساتواں چکر پورا ہو گا۔ اس کے بعد آپ دو رکعت نفل نماز مستحب پڑھ لیجئے۔

اب آپ کو اپنے سر کے بال کٹانا ہے: اب آپ کی سعی بھی پوری ہو گئی اس کے بعد آپ کو بال کٹانا ہے، قریب میں وہاں حجام کی بہت سی دکانیں ہیں، وہاں یا تو پورے سر کا حلق کرا لیجئے اگر بال چھوٹے ہوں اور پکڑ میں نہ آتے ہوں یا پورے سر کے بالوں کا قصر کیجئے اگر بال بڑے ہوں پکڑ میں آتے ہوں البتہ حلق کرانا ہر حال میں زیادہ بہتر اور افضل ہے، اور اگر کئی ساتھی ہیں تو افعال عمرہ اور افعال حج ادا کرنے کے بعد ایک ساتھی دوسرے ساتھی کا حلق بھی کر سکتا ہے۔

ایک دلچسپ واقعہ: کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (اللہ ان کا درجہ بلند فرمائے) جب حج کرنے تشریف لے گئے تو اس وقت نوجوان تھے فرماتے ہیں کہ سعی کرنے کے بعد جب میں حلق کرانے کے لئے بیٹھا تو حجام مجھ سے کہتا ہے وَجِّهِ الْقِبْلَةَ کہ قبلہ کی طرف منھ کرو، اس کی یہ بات سن کر مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لیا، اس کے بعد پھر حجام کہنے لگا "كَبِّرْ" اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو، کیونکہ حلق کراتے وقت خاموش نہیں رہنا چاہئے، سر کو پہلے اگلا دایاں، پھر پچھلا دایاں پھر بایاں طرف حلق کرنے کے لئے بولو۔ اس کے بعد کہنے لگے کہ جب میری حجامت پوری ہو گئی تو میں نکلا وہ پھر مجھ سے کہنے لگا کہ دو رکعت شکرانہ پڑھو، جب میں دو رکعت شکرانہ کی نماز پڑھ کر واپس آیا تو میں نے اس حجام سے کہا کہ تم نے یہ باتیں کہاں سے سیکھیں تو وہ کہنے لگا عطاء ابن رباح محدث ہیں ہم ان کے پاس جایا کرتے ہیں غرض اس زمانے میں حجام بھی دین سیکھنے والے ہوتے تھے۔

ایک بات یاد رکھئے! کہ ہم لوگ حنفی ہیں یہاں اپنے ملک میں بھی حنفی ہیں اور وہاں بھی حنفی رہیں گے جیسے ہمارے بہت سے دوسرے مسلک کے بھائی جو شافعی یہاں ہیں وہاں بھی شافعی رہیں گے، ہر ایک کو اپنے مسلک پر ہر جگہ عمل کرنا چاہئے اس میں کوئی جھگڑا لڑائی نہ کرے، دین کو اللہ نے ہمارے لئے بہت آسان کر دیا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، وہ لوگوں کو بلاتے ہیں اور سر کے دو تین بال کاٹ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بس ہو گیا، یاد رکھئے حنفی کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ آدمی اس سے حلال نہیں ہوتا، اس لئے آپ پورا

حلق کرائیے، جب آپ ایسا کرلیں گے تو اب حلال ہوگئے آپ کا عمرہ پورا ہوگیا، اللہ قبول فرمائیں اس کی برکتیں آپ کو عطا فرمائیں۔

سر کے بال منڈانے کی چار شکلیں: حضرت مولانا یوسف صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج وعمرہ کا احرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، ہر ایک کا حکم الگ الگ لکھتا ہوں۔

اول یہ ہے کہ حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے۔ اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے جو شخص حج وغیرہ پر جاکر بھی آنحضرت ﷺ کی دعائے رحمت سے محروم رہے، اسکی محرومی کا کیا ٹھکانہ؟ اس لئے حج وعمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو مشورہ دوں گا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی دعا سے محروم نہ رہیں بلکہ حلق کرا کر احرام کھولیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت بغیر کراہت کے جائز ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے کیونکہ ایک حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے اس سے احرام کھل جائے گا اب یہ خود سوچئے کہ جو حج وعمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتے ہیں ان کا حج وعمرہ کیا قبول ہوگا۔

چوتھی صورت میں جب کہ ادھر ادھر سے چند بال کاٹ دیئے جائیں جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس کو ممنوعات احرام کی پابندی لازم ہوگی اور سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات احرام کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔ آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں، اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں خلاف احرام چیزوں کا ارتکاب کرکے اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب کو مول لیتے ہیں، یہی وجہ ہے ہزاروں لوگوں میں ایک آدھ ہوگا جس کا حج وعمرہ شریعت کے مطابق ہوتا ہو باقی لوگ سیر سپاٹا کرکے آجاتے ہیں اور حاجی کہلاتے ہیں، عوام کو چاہئے کہ حج وعمرہ کے مسائل اہل علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج۔۴، ص۱۰۴)

عورتیں اپنے سر کے بال کس طرح کاٹیں: لیکن اگر آپ کے ساتھ عورتیں بھی ہوں تو ایک بات خاص طور سے یاد رکھئے اور عورتوں کو سمجھا دیجئے کہ عورتیں ایک مرتبہ اپنے سر کے بالوں کو پیچھے کی طرف لے جاکر اور انگلیوں میں لپیٹ کر کاٹیں گی پھر اسی طرح ایک مرتبہ انہیں بالوں کو آگے کی طرف لے جاکر انگلیوں میں لپیٹ کر دوبارہ کاٹیں گی تاکہ بالوں کا اکثر حصہ کٹ جائے، آج کل بہت سی عورتیں اپنے سر کے بالوں کو صرف پیچھے کی طرف لے جاکر کاٹتی ہیں آگے کی طرف لاکر نہیں کاٹتیں حالانکہ اس طرح کاٹنے سے بال کا اکثر حصہ نہیں کٹتا اکثر عورتیں دھوکہ کھا جاتی ہیں اس لئے اس کا خیال رکھیں کہ جس طرح پیچھے کی طرف لے جاکر ایک مرتبہ کاٹا ہے اسی طرح آگے کی طرف لاکر بھی ایک مرتبہ کاٹ لیں تاکہ بالوں کا اکثر حصہ کٹ جائے۔ اس کے بعد آپ نہائیے دھوئیے، خوشبو لگائیے، سلا ہوا کپڑا پہنئے، کیونکہ آپ کا عمرہ پورا ہوگیا۔ اللہ پاک قبول فرمائیں اور ہم سب کو بار بار نصیب فرمائیں اور حج کے ایام سے پہلے وہاں کے زمانۂ قیام میں خوب طواف کیجئے، اپنا زیادہ وقت حرم شریف میں گذاریئے، عبادت میں مشغول رہئے، تلاوت قرآن کا خاص معمول بنائیے۔ مستورات کے حج سے متعلق یہ بات ذہن میں رہے کہ چند مسائل میں ان کا حکم مردوں سے الگ تھلگ ہے وہ مسائل آپ ذہن میں رکھیں انشاء اللہ اور آسانی ہوگی۔

عورتوں کے لئے مخصوص ہدایات

مندرجہ ذیل مسائل میں عورتوں کا حکم مردوں سے بالکل الگ ہے۔

1. عورتوں کا احرام صرف اتنا ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں اور چہرہ کھولے رکھیں۔

2. سلے ہوئے کپڑے عورتوں کے لئے منع نہیں ہیں۔

(3)عورتیں تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔

(4)ناپاکی کی حالت یعنی حیض ونفاس میں دعاو تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لیں۔

(5) سر کے بالوں کو ایک کپڑے سے باندھ لیں تا کہ کوئی بال ٹوٹ کر نہ گر جائے اور یہ کپڑا(رومال)صرف احتیاط کے لئے ہے (بعض حضرات اس کو عورت کا احرام سمجھتے ہیں جو صحیح نہیں ہے

(6)صفاو مروہ کے درمیان سعی کے دوران ہرے کھمبوں یعنی ہری ٹیوب لائٹ کے درمیان دوڑنا عورتوں کے لئے مسنون نہیں ہے۔

(7)احرام کھولتے وقت بالوں کے آخر سے صرف انگلی کے ایک پورے کے برابر بال کاٹ لینا کافی ہے۔

(8)ناپاکی کی حالت میں طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان ادا کر سکتی ہے۔

(9)ایام نحر یعنی دس، گیارہ، بارہ، تاریخ میں پاکی کی حالت نہ ہو تو طواف زیارت کو پاک ہونے تک مؤخر کر دیں، ان پر کوئی جرمانہ نہ ہو گا۔

(10)جدہ یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد شوہر یا محرم کا انتقال ہو جائے یا طلاق ہو جائے تو اسی حالت میں حج کے ارکان ادا کر سکتی ہے۔

(11)اگر عورتیں واپسی کے وقت ماہواری کے ایام میں مبتلا ہو جائیں تو ان سے طواف وداع معاف ہو جاتا ہے۔

(12)اضطباع: یعنی احرام کی چادر داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عورتوں کے لئے نہیں ہے۔

(13)عورتوں کو رمی کرتے وقت ہاتھ اتنا اونچا نہ اٹھانا چاہئے کہ بغل نظر آئے۔

(14) رمل: یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں جھپٹ کر تیزی سے قدم نزدیک رکھ کر چلنا عورتوں کے لئے مسنون ہیں۔ عورتیں اپنی ہی چال سے چلیں۔

عورتوں کے لئے حج کے ضروری مسائل

حج کے افعال میں سوائے بیت اللہ شریف کے طواف کے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں عورتوں کے خاص ایام رکاوٹ ہوں، اگر حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہو جائیں تو عورت غسل یا وضو کر کے حج کا احرام باندھ لے۔ احرام باندھنے کیلئے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں وہ نہ پڑھے، حاجی کے لئے مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طواف قدوم کہا جاتا ہے) سنت ہے۔ اگر عورت خاص ایام میں ہو تو یہ طواف چھوڑ دے، منیٰ جانے سے پہلے اگر پاک ہو جائیگی تو طواف کر لے ورنہ ضرورت نہیں اور نہ اس پر کفارہ لازم ہے۔

دوسرا طواف دس تاریخ کو کیا جاتا ہے جس کو طواف زیارت کہتے ہیں، یہ حج کا فرض ہے، اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو طواف میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

تیسرا طواف مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کے وقت کیا جاتا ہے یہ واجب ہے، لیکن اگر اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے، اس سے یہ واجب بھی ساقط ہو جاتا ہے ، باقی منیٰ، عرفات، مزدلفہ، میں جو مناسک ادا کئے جاتے ہیں ان کے لئے عورت کا پاک ہونا کوئی شرط نہیں ہے۔

اور اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف وسعی نہ کرے اور اگر اس صورت میں اس کو عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہ ملا کہ (حج کے لئے) منیٰ کی روانگی کا وقت آ گیا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے، یعنی بغیر نفل پڑھے وضو کر کے حج کے احرام کی نیت کر لے، اور یہ عمرہ کا جو احرام توڑ دیا تھا اس کی جگہ بعد میں عمرہ کر لے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مردوں کے لئے مستحب ہے، عورتوں کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنے گھر (قیام گاہ) میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (آپ کے مسائل: ج/۴ص/۱۱۸)

مسئلہ:۔ اگر عورت کو احرام کی حالت میں حیض یا نفاس آ جائے تو عورت پاکی کا انتظار کریگی۔ پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کریگی اور بال کٹوا کر عمرہ پورا کر لیگی اور اگر عمرہ کے بعد آیا یا آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آ جائے تو حج کے تمام اعمال ادا کریگی، وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ کنکریاں مارنا، تلبیہ وذکر الٰہی سب کچھ کریگی۔

اور اگر حج کے طواف وسعی کے بعد حیض یا نفاس آ جائے تو طواف وداع ساقط ہو جاے گا کیونکہ حائضہ ونفاس والی عورت پر طواف وداع نہیں ہے (حج بیت اللہ کے اہم فتاویٰ ص/۵۲

مسئلہ:۔ عورتیں حیض یا نفاس کی حالت میں ہوں تو حج کے تمام اعمال انجام دیں صرف طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ نہ کریں، طواف اس لئے نہ کریں کہ طواف کے لئے پاکی شرط ہے اور سعی اس لئے نہ کریں کہ سعی طواف کے بغیر نہیں ہوتی۔

(آپ کے مسائل: ج ر ۴ ص ر ۸۹)

مسئلہ:۔ عورتوں کے لئے اس حال میں حجر اسود کو چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔

(احسن الفتاویٰ ج ر ۴ ص ر ۸۹)

مسئلہ:۔ حضور ﷺ کے روض� ہٗ مبارک کے سامنے حاضری کیلئے دھکابازی خصوصاعورتوں کا غیر محرم کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، ایسی حالت میں دور سے درود وسلام پڑھیں

(احسن الفتاویٰ ج ر ۴ ص ر ۵۶۸)

حج کا دن شروع ہوا: پھر جب حج کے ایام شروع ہوں تو میرے حضرت اقدس مولانا الشاہ عبد الحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ اس بارے میں فرماتے تھے کہ آٹھویں ذی الحجہ صبح کے بجائے آٹھویں ذی الحجہ کو رات ہی میں اگر معلم کہیں تو منیٰ چلے جائیں اور معلم کی بات مان لیں، اس وقت بھی منیٰ جانے سے پہلے آپ اسی طرح نہادھو کر حج کا احرام باندھ لیں گے جس طرح آپ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اس کے بعد دو رکعت نماز حرم میں پڑھ لیجئے یا اپنے کمروں میں ہی پڑھ لیجئے اور یہ کہئے کہ اے اللہ! ہم نے حج کی نیت کیا ہے آپ اسے قبول فرمایئے، اور آسان فرمایئے اور پھر فوراً لبیک پڑھئے۔

اگر ایسا کر سکیں تو نفع ہی نفع ہے: ایک بات تجربہ کی یہ ہے کہ بسوں کی آمد ورفت میں کافی تاخیر ہو جاتی ہے، جو معلم کے اختیار سے باہر ہوتی ہے، ٹریفک کا معاملہ تاخیر کا سبب بن جاتا ہے جس کی وجہ سے کافی دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ ایسے موقع پر صبر وضبط سے کام لینا چاہئے، جتنا صبر کریں گے اتنا ہی اس سے جذبات بنتے ہیں۔

زندگی بنانے کا یہ سانچہ ہے: حالت احرام میں آدمی جس فکر اور کیفیت کے ساتھ زندگی گذارتا ہے وہی کیفیت اور فکر باقی رہتی ہے اس لئے حج کے پانچ دن بڑے اہم ہیں۔ ان پانچ دنوں میں جو فکر اور کیفیت حاجی اپنے اوپر طاری کئے رکھے گا انشاء اللہ وہ کیفیت باقی رہے گی، اس لئے جی چاہے نہ چاہے طبیعت کے خلاف کوئی بات پیش آجائے تو آپ اس کو برداشت کیجئے

احرام کی حالت میں زندگی بنا کر رکھئے: اب آپ نے حج کا احرام باندھ لیا ہے آپ پر اسی طرح کی پابندی عائد ہو جائے گی جس طرح کی عمرہ کے احرام میں عائد تھی۔ جیسا ابھی ذکر کیا کہ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حالت احرام میں آدمی جس طرح زندگی گزارے گا اسی طرح اس کی بقیہ زندگی بھی گزرے گی اس لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ حالت احرام میں اچھی زندگی گزارے تا کہ حج کے بعد بھی اس کی زندگی اچھی گزرے، جذبات، خیالات، فکریں اور اعمال ان سب چیزوں کی حج کے پانچ دنوں میں مشاقی ہوتی ہے اس لئے اس راستہ میں آنے والی ان ساری مشقتوں اور تکلیفوں کو آپ برداشت کرلیں، جلد بازی نہیں کریں کسی سے لڑائی جھگڑا بھی نہیں کریں۔

حضرت مفکر اسلام علیہ الرحمہ کا ایک واقعہ: حضرت مولانا علی میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عرفات میں مزدلفہ جانے کے لئے بس تقریباً رات کے ایک بجے آئی تو میں نے کہا کہ کیا تم ہماری یہیں صبح کرادوگے؟ حضرت کا وہ نوجوانی کا زمانہ تھا، فرماتے ہیں کہ حضرت کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا ساتھ میں تھیں تو انہوں نے کہا کہ بیٹا! اس بولنے کی وجہ سے کیا تم پہونچ گئے؟ حضرت لکھتے ہیں کہ بڑے اور چھوٹوں میں یہی فرق ہوتا ہے، بڑوں نے صبر کیا اپنا اجر بڑھایا سب کے ساتھ میں پہونچے اور ہم بول پڑے تب بھی انہیں کے ساتھ ہی رہے، اس لئے ایسے موقع پر جذبات کو قابو میں رکھنا چاہئے۔

۸ر ذی الحجہ کو منیٰ میں: آٹھ کو آپ منیٰ پہونچ گئے، منیٰ میں کچھ کام نہیں ہے صرف پانچ نمازیں وہاں پڑھنا سنت ہے۔ اللہ پاک کا حکم تھا وہاں پہونچ گئے اب جب آپ منیٰ پہونچ گئے تو اپنے وقت کو دین سیکھنے اور سکھانے میں خرچ کیجئے، ماشاء اللہ جماعت کے ساتھی ہوتے ہیں، خاص طور سے دینی اعتبار سے فکریں کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، جگہ جگہ علمائے کرام کے بیانات ہوتے ہیں حج کا طریقہ سکھایا جاتا ہے، ماشاء اللہ ملاقاتیں ہوتی ہیں، ان کاموں میں آپ بھی شریک ہو جایئے، سیکھنے سکھانے میں اپنا وقت خرچ کیجئے۔ کیونکہ وہاں آپ کا اور کوئی کام نہیں ہے۔

نویں ذی الحجہ کا بہت خیال رکھیں: نویں تاریخ کو آپ وہاں سے عرفہ کے لئے نکل جائیں گے، حدیث پاک میں آتا ہے کہ حج وقوف عرفہ کا نام ہے۔

دوستو! یہ بات یادرکھو کہ پورے حج میں عرفات کا کوئی بدل نہیں ہے طواف زیارت چھوٹ گیااور بعد میں کیاتو دم آجائے گا،اگر عرفہ چھوٹ گیاتواس کا کوئی بدل نہیں حج نہیں ہو گا۔اس لئے ہمیشہ اللہ سے یہی دعاکرنی چاہئے کہ اے اللہ! ہم کو حج مقبول عطافرمایئے اور آسان فرمایئے۔

عبرت کی بات: ایک صاحب کہنے لگے کہ ہم نے خود دیکھا کہ سواریاں باہر کھڑی ہوئی ہیں اور حدود عرفہ بھی لکھاہوا ہے ہم چل کر آگے گئے تب جاکر عرفات میں پہونچے لیکن کچھ لوگ وہیں باہر ہی کھڑے رہ گئے اور اندر آئے بھی نہیں، سوچئے اب ان کاوقوف عرفہ کیسے ہوا؟اور پھران کے حج کا کیاہو گا۔

ہائے حسرت: اور اس سے عجیب وغریب واقعہ میں آپ کوسناؤں کہ کچھ لوگ مکہ مکرمہ پہونچ گئے اور وہاں پہونچنے کے بعد جس روزیعنی آٹھ تاریخ کو منیٰ جاناتھاوہ کمرہ میں سوگئے، دوسرے جولوگ اس کمرہ میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ بھول کر باہر تالالگاکر چلے گئے اب جب ان لوگوں کی دس گیارہ بجے آنکھ کھلی تو دیکھتے ہیں کہ باہر سے تالالگاہوا ہے اور دوسرے لوگ جو اس کمرہ میں موجود تھے وہ جاچکے ہیں کوئی نہیں ہے،جب بارہ ذی الحجہ کووہ لوگ واپس آئے توانہوں نے تالاکھولا،غرض کہ مکہ مکرمہ پہونچنے کے باوجود بھی وہ حج کو نہیں جاسکے۔اس لئے اللہ تعالیٰ سے بہت اہتمام کے ساتھ حج مقبول مانگناچاہئے۔

اللہ تعالیٰ اس سے بچائے: اسی طرح ایک میاں بیوی جوماں کوستاکرحج کے لئے گئے تھے تواس کی ماں نے کہاتھا کہ اللہ تجھ کو عرفہ نصیب نہ کرے چنانچہ جب یہ لوگ عرفہ پہونچ گئے توجب سب لوگ نماز پڑھنے کے لئے مسجد نمرہ میں چلے گئے تووہ دونوں میاں بیوی اکیلے رہ گئے اور جب یہ اکیلے رہ گئے توشیطان نے موقعہ پاکر ان دونوں کوورغلایااور یہ دونوں وہاں پہنچنے کے بعد بھی صحبت کربیٹھے اور ان کاحج فوت ہو گیایہ عبرت کی بات ہے کہ وہاں رہتے ہوئے بھی حج نہیں ہوااس لئے بہت زیادہ مانگنے کی ضرورت ہے۔

عرفات میں اپنی نماز کیسے پڑھیں گے: زوال کے بعد اگر خیمہ میں اپنی نماز پڑھیں توظہر اپنے وقت میں پڑھئے اور عصر اپنے وقت میں پڑھئے۔وہاں کسی سے جھگڑا مت کیجئے، یادرکھئے! ہم حنفی ہیں حنفی طریقے سے پڑھیں گے۔ہاں! اگر مسجد نمرہ میں نماز کے لئے آپ چلے گئے توکیونکہ وہاں جمع کرتے ہیں اس لئے آپ بھی جمع کرلیجئے کیونکہ اب تک کاتجربہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس دن امام ریاض سے یاباہر سے آتاہے، کبھی ہم نے حرم شریف کے امام یامسجد نبوی کے امام کی آواز نہیں سنی۔بہر حال وہ امام حکومت کی طرف سے آتے ہیں، نماز پڑھاتے ہیں،وہ جمع کرتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ ہم بھی جمع کرسکتے ہیں۔

یہی وقت اصل وقت ہے: ظہر پڑھنے کے بعد تھوڑابہت جوکچھ اللہ کھلائے کھالیجئے کھانے کے اہتمام میں زیادہ وقت نہ لگایئے کہ یہی وقت اصل وقت ہے۔اس کے بعد دعا،ذکر وعبادت میں لگ جایئے، ایک صاحب تھے کنارے میں جاکربیٹھ گئے اور پوری مناجات مقبول اور حزب الاعظم پڑھ لیا،نہ کسی سے بات کیااور نہ کچھ توانہیں وقت مل گیا،اللہ کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں، تنہائی ملتی ہے تویہ سب کرلیتے ہیں،اس لئے اللہ سے خوب مانگئے، غروب ہونے کے بعد عرفات میں مغرب کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔

حج کی اصل برکت یہی ہے: دوستو! حج میں یہی بات اصل ہے کہ ماننے کامزاج پیداہو، اللہ حج مبرور سب کوعطافرمائیں، زندگی بھر غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھتے تھے مگر آج جن کے حکم سے مغرب پڑھتے تھے ان ہی کاحکم ہے کہ غروب کے بعد آج مغرب یہاں نہ پڑھو۔

عرفہ پہونچنے کے بعد: آپ جب عرفہ پہونچ گئے اور وقت سے پہلے پہونچ گئے تو آرام کرلیں کیونکہ عرفہ کاوقت زوال کے بعد سے شروع ہوتاہے اور صبح صادق تک رہتاہے لہٰذا عرفات میں اگر مسجد نمرہ میں نماز پڑھیں توظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھناہے اور اگر اپنے خیمہ میں نماز پڑھناہے توظہر اور عصر اپنے اپنے وقت پر پڑھیں،اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائیں تواپنے لئے اور ساری امت کے لئے، بال بچوں کے لئے مانگنے والامزاج بنائیں، کھاناپیناوہاں کچھ لوگ کھلاتے بھی ہیں لیکن آپ کے پاس جوکچھ ہو اس کو کھاکر اپنے کام میں لگ جائیں، کھانے پینے کے لئے بہت دوڑبھاگ نہیں کریں غرض غروب آفتاب تک آپ عرفہ میں رہیں گے۔

عرفات کی تسبیحات اور دعائیں

☆امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدان عرفات میں قبلہ رو ہو کر یہ دعا پڑھے

ا) لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر۔۱۰۰/مرتبہ)

ب) قل ھو اللہ احد (پوری سورۃ) ۔۱۰۰/مرتبہ۔)

ج) اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید وعلینا معھم ۔۱۰۰/مرتبہ)

تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا، اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزاء ہے جس نے میری تسبیح و تہلیل، تکبیر و تعظیم، تعریف و ثنا کی اور میرے رسول ﷺ پر درود بھیجا۔ اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہل عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی قبول کرتا۔(در منثور

حزب الاعظم میں حدیث مذکور کی تین دعاؤں کے ساتھ مندرجہ ذیل دعاؤں کا اضافہ ہے۔

الف) کلمہ سوم: سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ۱۰۰مرتبہ)

ب) استغفار: استغفر اللہ ربی من کل ذم نب واتوب الیہ ۱۰۰/مرتبہ)

☆ آج کے دن کی کوتاہی کبھی پوری نہ ہو سکے گی اس لئے زیادہ سے زیادہ عبادت میں مشغول رہو کوئی لمحہ بھی غفلت میں نہ گذرے زوال سے مغرب تک بہت وقت ہوتا ہے۔

اس دوران تسبیحات بھی پڑھو۔

☆حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر وقوف میں مشغول ہو جاتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ،اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ۔

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اے اللہ تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دے دے اور پرہیز گاری سے مجھے پاک وصاف کر دے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت کر دے

☆حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ عرفات میں میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی اکثر دعا یہ ہے۔

لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُوَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْراً وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْراً وَفِیْ قَلْبِیْ نُوْراً ،اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِوَعَذَابِ الْقَبْرِ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی الْلَیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھَبُّ بِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّبَوَاءِقِ الدَّھْرِ۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو میرے کانوں میں نور اور آنکھوں میں (بھی) نور اور میرے دل میں (بھی) نور پیدا کر دے۔ اے اللہ! تو میرا سینہ کھول دے اور میرا (دنیا و آخرت کا) ہر کام میرے لئے آسان کر دے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں (زندگی میں سینہ (دل) کے وسوسوں سے اور کام کی پراگندگی و پریشانی سے اور (مرنے کے بعد) قبر کے عذاب سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہو (پیش آئے) اور ہر اس چیز کے شر سے جو دن میں داخل ہو (پیش آئے) اور ہر اس چیز کے شر سے جو ہوائیں اپنے ساتھ لاتی ہیں اور پناہ چاہتا ہوں زمانہ کی ہلاکت خیزیوں سے۔

آئندہ سطور میں اردو میں ایک بہت ہی پیاری اور جامع دعا لکھی ہے یہ اپنی زبان میں ہے اس لئے زبانی یاد کر لینا بہت آسان ہے۔ زبانی یاد کر لو اور ہاتھ پھیلا کر رو رو کر اس دعا کو مانگو گے تو ایک* خاص کیفیت محسوس ہوگی۔ وہ دعا یہ ہے: اے اللہ! تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقام پر تجھ سے جو دعائیں کبھی کی ہیں اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے، اے میرے نہایت رحیم و کریم پرور دگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شان کریمی کے بھروسہ پر ان سب چیزوں کا اسی جگہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن

چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ! اس خاص مقامات کے جو انوار و برکات ہیں مجھے ان سے محروم نہ رکھ اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تونے جو کچھ بھی عطا فرمایا ہو یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو مجھے اس میں شریک فرمادے، اور اس کا کوئی ذرہ مجھے نصیب فرمادے، تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

☆اس کے علاوہ جو دل میں آئے مانگو کہ یہ دعا کی مقبولیت کا دن اور مقام ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کو چھوڑ کر عرفہ کے دن کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں شیطان بہت ذلیل رہا ہو، بہت غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ عرفہ کے دن اللہ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا

اور بندوں کے بڑے بڑے گناہ کا معاف ہونا دیکھتا ہے۔

☆وقوف عرفات میں جس فعل کے ارتکاب سے گناہ اور دم لازم ہو جاتا ہے وہ فقط ایک ہی ہے اور وہ واجب کا ترک کرنا یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے حدود عرفات سے باہر نکل آئے۔ اگر منافی احرام کسی چیز کا ارتکاب کیا تو بھی دم دینا ہوگا۔

☆احرام باندھنے کے وقت سے وقوف عرفہ کے پہلے تک اگر کسی نے جماع کر لیا تو حج فاسد ہو جائے گا اور اس پر تین چیزیں واجب ہو جائیں گی۔ ایک یہ کہ وہ ایک بکری ذبح کرے، دوسرے یہ کہ اسی احرام کے ساتھ بقیہ افعال حج کرتا رہے اور تمام ممنوعات سے بچتا رہے، تیسرے یہ کہ آئندہ سال نئے احرام کے ساتھ اس حج کی قضا پوری کرے اگر چہ نفلی حج ہی ہو۔

☆روایت ہے کہ اگر عرفہ کا دن جمعہ کے روز واقع ہو جائے تو تمام اہل عرفات کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ جمعہ کے دن کا حج باقی دنوں کے حج سے ستر (۷۰) حج سے زیادہ افضل ہے۔

☆اگر اس دن جمعہ ہو تو عرفات میں شہر نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کی نماز نہیں ہے، ظہر کی نماز ادا کرے۔

☆حج کے دنوں میں منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے، حجاج پر عید الاضحی کی نماز نہیں ہے۔

☆عرفات میں نہ مغرب کی نماز پڑھے نہ رات بسر کرے جب سورج غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لئے روانہ ہو۔ راستہ میں تلبیہ، تکبیر، درود شریف اور دعائیں کثرت سے پڑھیں۔

مزدلفہ جانا ہے: غروب ہونے کے بعد اب آپ مزدلفہ جائیں گے، رات کا وقت ہوتا ہے۔ خراماں خراماں پیدل آسکتے ہیں اتنے لوگ پیدل چلتے ہیں کہ پیدل جانے کے لئے تین راستے بنے ہیں وہ بھی تنگ ہو جاتے ہیں آپ پیدل چلیں گے تو ایک قدم پہ کئی کروڑ نیکیاں مل جائیں گی، ہاں اگر عورتیں ساتھ میں ہوں تو ان کی رعایت کرنی چاہئے، پیدل جانے کا راستہ مسجد نمرہ کے قریب سے نکلتا ہے۔ یہ آسان اور سیدھا ہے۔

مزدلفہ میں نماز: مزدلفہ اگر جلدی پہنچ گئے اور مغرب کا وقت ابھی باقی ہے، تو مغرب کی نماز ابھی مت پڑھئے، جب عشاء کا وقت آجائے تو مغرب اور عشاء دونوں ایک ساتھ ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھئے وہاں کے مقامی لوگ ایک اذان اور دو اقامت کہتے ہیں، آپ ان کی دیکھا دیکھی نہ کیجئے ہم حنفی ہیں اس لئے حنفی مسلک کے مطابق عمل کریں گے۔ اسی طرح مزدلفہ میں تینوں دن کی رمی کے لئے ۴۹/ عدد کنکریاں چن لیجئے۔ اور اگر آپ کا ارادہ ۱۳/ ذی الحجہ کے قیام کا بھی ہو تو مزید ۲۱/ کنکریاں اور چن لیجئے

ان لوگوں سے بچیئے: یاد رکھئے! وہاں بھی دین وایمان کو لوٹنے والے بعض ایسے پھرتے رہتے ہیں کہ آ کر حاجیوں کو بہکاتے ہیں، آپ ان کی مت سنئے، ایک مرتبہ میں ڈاکٹروں کو کچھ مسئلے بتا رہا تھا، ایک شخص آیا اور ایک ہاتھ سے مصافحہ کیا جب کہ بخاری شریف میں دونوں ہاتھ سے لکھا ہے، اور کچھ اعتراض کیا کہ یہ مسئلہ ایسے نہیں ہے اس طرح اس نے ماحول خراب کر دیا۔ تو پھر میں نے کہا کہ تم اس طرح ننگے سر پھرتے رہتے ہو پوری سیرت پاک دیکھ کر بتاؤ کہ حضور پاک ﷺ کبھی ننگے سر رہے ہوں، تم ننگے سر بیٹھے ہو شرم نہیں آتی، خلاف سنت کر رہے ہو۔ تب تم مسئلہ نہیں پوچھتے ہو۔ بتادو! پوری سیرت پاک میں حالت احرام کے علاوہ حضور پاک ﷺ نے کبھی کھلے سر نماز پڑھی؟ چونکہ اس نے درمیان میں اعتراض کر کے ماحول خراب کر دیا تھا اس لئے میں نے دو تین اور سوالات بخاری شریف سے متعلق کئے، مگر وہ سب کے جواب میں چپ رہا اس لئے دوستو! ہم حنفی ہیں حنفی رہیں گے، دو ٹوک بات ہے کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں۔

حنفی مسلک کی مقبولیت: الحمد للہ! اللہ پاک نے ہمیں حنفی مسلک ایسا عطا فرمایا ہے کہ علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ جو شافعی مسلک کے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ پورے مسلک سولہ (۱۶)

تھے اس میں چار رہ گئے ہیں اور اخیر میں ایک رہ جائے گا اور وہ حنفی مسلک ہے علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا مکاشفہ ہے۔ اللہ ان کا درجہ بلند فرمائیں، ان کے بہت سارے واقعات ہیں۔

دوستو! میں اس سے حنفیت کی تبلیغ نہیں کر رہا ہوں بلکہ یہ باتیں صرف اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اپنے مسلک پر پختگی سے عمل کیجئے کوئی کچھ آپ کو بہکائے، سمجھائے تو آپ کہئے کہ ہمارے فلاں عالم ہیں ان سے بات کرو۔

حدیث شریف کے نام پر دھوکہ دینے والے: ایک مرتبہ ایک شخص نے ننگے سر نماز پڑھادیا تو عوام ہمارے کیسے مانیں گے انہوں نے آکر ہم کو گھیر لیا تو میں نے کہا: بھائی امام صاحب آپ بتائیے حالت احرام کے علاوہ کبھی بھی آپ ﷺ نے ننگے سر نماز پڑھایا، آپ نے ننگے سر کیوں نماز پڑھائی تو سن کر چپ ہو گیا میں نے کہا کہ تم کو سنت نظر نہیں آتی خالی حدیث شریف کی باتیں کرتے ہو۔

دوستو! حدیث شریف کے نام پر یہ لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس لئے یہاں وہاں کہیں بھی رہو اپنے مسلک کے مطابق عمل کرو۔

پکا آدمی ہر جگہ کرتا ہے: تو یاد رکھو! مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت سے آپ مغرب وعشاء دونوں پڑھیں گے، ایک مرتبہ چونکہ میں اکیلے پیدل سفر کر رہا تھا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اس لئے مطوع نے مجھ کو امام بنادیا تو انہوں نے جیسے ہی اذان واقامت کہی، میں نے مغرب کی نماز پڑھائی اور فوراً عشاء کی نیت باندھ لی تو پیچھے سے وہ بولے ارے اقامت نہیں ہوئی مگر اب تو میں نیت باندھ چکا تھا اس لئے کیا کہتے۔

دوستو اور بزرگو! اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں آدمی اپنے مسلک پر عمل کرے حنفی حنفی مسلک پر اور شافعی شافعی مسلک پر، اسی طرح ہمارے دوسرے بھائی مالکیہ اور حنابلہ وہ اپنے مسلک پر۔

مزدلفہ کا وقوف: اس لئے یاد رکھئے! مزدلفہ آپ جب بھی پہونچیں ایک اذان اور ایک اقامت ہی سے مغرب اور عشاء پڑھئے اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں ہے، اکیلے پڑھیں گے تب بھی دونوں نمازیں ایک ساتھ ہی پڑھیں گے اب آپ جب نماز پڑھ چکے تو آگے سنئے! کہ مزدلفہ میں اصل وقوف صبح صادق کے بعد شروع ہوتا ہے، یہ وقوف واجب ہے اس لئے آپ وہاں فجر پڑھ لیں اور پڑھنے کے بعد دس منٹ بیٹھ جائیے یا نماز پڑھ کر جا کر بس میں بیٹھ جائیے، ذکر و دعا کرتے رہئے، آپ کا وقوف ہو جائے گا، دین آسان ہے، دین میں تنگی نہیں ہے۔

۱۰ / ذی الحجہ کو: دس کی صبح ہو گئی اب آپ منیٰ آجائیے، منیٰ آنے کے بعد آج پہلے دن کنکری ماریں گے صرف بڑے شیطان کو، کنکری مارنے کے لئے آپ جیسے پہونچیں گے، مارنے سے پہلے اب لبیک بند ہو جائے گی بڑے شیطان کو سات کنکری ماریئے اور بس، پہلے دن کنکری مارنے کا وقت صبح صادق سے صبح صادق تک رہتا ہے۔

کنکری مارتے وقت یہ دعا پڑھیں: بسم الله الله اکبر رغماً للشیطان ورضاً للرحمن ۔ ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر (کنکری) مارتا ہوں اللہ سب سے بڑا ہے میں کنکری مارتا ہوں شیطان کو رسوا کرنے کے لئے اور رحمن کو خوش کرنے کے لئے۔

اگر یہ پورے کلمات یاد نہ ہوں تو صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کنکریاں ماریئے۔

قربانی اور حلق کا خیال رکھئے: کنکری مارنے کے بعد قربانی کریں گے، اس کے بعد آپ حلق کرائیں گے اب آپ حلال ہو گئے حنفیہ کے نزدیک ان تینوں اعمال میں ترتیب واجب ہے اس کے خلاف کرنے میں دم آجائے گا، جو لوگ قربانی کی رقم بینک میں جمع کرتے ہیں ان کی ترتیب قائم نہیں رہ پاتی اس لئے کہ وہ لوگ قربانی کب کریں گے یہ پتہ نہیں ہوتا بعض لوگ کہتے ہیں (اللہ معاف کرے) کہ وہ لوگ وقت ختم ہونے کے بعد تک کرتے رہتے ہیں، اصل بات کیا ہے معلوم نہیں۔

ایک اچھی شکل: اس لئے ایک شکل یہ ہے کہ مدرسہ صولتیہ میں جمع کرادیں یا قربان گاہ میں جا کر اپنی قربانی خود کرلیں اگر آپ نوجوان ہیں اور مکہ مکرمہ آگئے تو مکہ مکرمہ کی قربان گاہ میں جا کر کرلیں بہر حال قربانی کے بعد حلق کرائیں۔

سب پر دم: ایک بار کا واقعہ ہے کہ اعظم گڑھ کے سیٹھ لوگوں کی عورتیں تھیں، وہ سب کہنے لگیں کہ وہ لوگ (ان کے محرم لوگ) گئے ہوئے ہیں قربانی کے لئے تو اب تو قربانی ہو گئی ہو گی، بس یہ سوچ کر سب نے اپنے بال کاٹ لئے، اور جب وہ حاجی لوگ قربانی کر کے آئے اور بتایا کہ قربان گاہ بہت دور تھی اس لئے قربانی کرنے میں دیر ہو گئی، تو ان عورتوں نے کہا کہ ہم نے تو اپنے بال کاٹ لئے، اب دیکھئے سب پہ دم آ گیا کیونکہ ان عورتوں نے قربانی کرنے سے پہلے اپنے سر کے بال کاٹ لئے۔

عقل سے کام کریں: ایک صاحب تھے حجام کی دوکان پر بیٹھے ہوئے تھے، قربانی کر کے بیٹھے تھے کہ ابھی نمبر لگے گا تو حلق کرائیں گے اتنے میں کیا کہتے ہیں لاؤ ذرا جب تک ہم ناخن کاٹ لیں، اب حلق کرانے سے پہلے ناخن کاٹنے لگے بس ان پر دم آ گیا اس لئے جلد بازی نہ کریں، اطمینان سے کریں۔

جن کے ساتھ عورتیں ہوں: جن کے ساتھ عورتیں ہیں ان کو مشورہ دیتا ہوں کہ مدرسہ صولتیہ میں جمع کرا دو لیکن دوسرے دن قربانی کے لئے، مدرسہ صولتیہ میں وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ پہلے دن کروگے یا دوسرے دن کروگے، پہلے دن کے لئے وہ کہتے ہیں کہ گیارہ بجے دن تک کنکری مار لینا، کیونکہ گیارہ بجے کے بعد ہم قربانی شروع کر دیتے ہیں تو اس میں جب عورتیں ساتھ ہوں تو تھوڑی جلدی کرنی پڑتی ہے اس لئے دوسرے دن قربانی کی بات کریں، ۱۰/ کو عصر کے بعد اطمینان سے جا کر کنکری مار لیں اور دوسرے دن قربانی کر کے حلق کرائیں۔

اگر مستورات ہوں تو رمی کے باب میں ایک مشورہ

اور اگر عورتیں بھی آپ کے ساتھ میں ہوں تو آپ ۱۰/ ذی الحجہ کو عصر کے بعد اطمینان سے کنکری ماریئے کیونکہ عصر کے بعد بھی گھنٹے بھر سے زائد وقت رہتا ہے، جب آپ نے سات کنکری مار لیا تو دوسرے دن صبح کو قربانی کے لئے چلے جایئے اور سویرے ہی قربانی کرایئے اس لئے کہ اس کے علاوہ آپ کو گیارہ ذی الحجہ کو کنکری بھی مارنا ہے

ایک ضروری بات: لیکن یہ بات یاد رہے اس کا وقت دوسرے دن یعنی گیارہ کو زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے، غرض جب آپ نے قربانی کر لیا تو اب حلق کروایئے اور حلق کروانے کے بعد نہایئے، دھویئے، خوشبو استعمال کیجئے، سلا ہوا کپڑا پہنئے، یہ سب چیزیں قربانی و حلق کروانے کے بعد آپ کے لئے حلال ہو جاتی ہیں لیکن ابھی آپ کی بیوی آپ کے لئے حلال نہیں ہو گی ہاں جب آپ طواف زیارت کر لیں گے تو بیوی بھی آپ کے لئے حلال ہو جائے گی۔

۱۱/ ذی الحجہ کے کام: اب گیارہویں تاریخ کو جو کنکری مارنا ہے اس کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے اس دن آپ کو پہلے دن کی طرح صرف ایک شیطان کو کنکری نہیں مارنا ہے بلکہ آج کے دن تینوں جمروں پر کنکری مارنا ہے۔ اور کنکری مارنے میں ابتداء چھوٹے شیطان سے کریں گے چنانچہ سات کنکری چھوٹے شیطان کو ماریں گے، اس کے بعد تھوڑا آگے بڑھ کر دعا مانگیں گے پھر بیچ والے شیطان کو سات کنکری مار کر تھوڑا آگے بڑھ کر دعا مانگیں گے پھر بڑے شیطان کو سات کنکری ماریں گے لیکن یہاں دعا نہیں کریں گے، اکثر لوگ وہاں رات کو جاتے ہیں چونکہ دن کی بہ نسبت رات کو بھیڑ بھی کم ہوتی ہے اور اطمینان سے آدمی کنکری مار کر دعا بھی اطمینان سے کر لیتا ہے اس لئے آپ کو جس میں سہولت ہو وہی کیجئے

۔

بارہ ذی الحجہ کے اعمال: اور جب بارہویں ذی الحجہ ہو جائے تو اس دن بھی آپ کو کنکری مارنا ہے اور اس کا بھی وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے یہاں پر اکثر لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں اس لئے یہ بات عرض کی جاتی ہے کہ اس دن بھی سب سے پہلے اول شیطان کو کنکری ماریں گے پھر دعا مانگیں گے، پھر دوسرے کو کنکری ماریں گے اور دعا مانگیں گے، پھر تیسرے کو کنکری تو ماریں گے لیکن یہاں دعا نہیں مانگیں گے۔

دو غلطیوں سے بچیں: بارہویں تاریخ کو چونکہ اکثر حجاج کرام کی (جو مقامی ہوتے ہیں اور مقامی کے علاوہ کی بھی) واپسی ہوتی ہے۔ اس لئے اس موقع پر عموماً دو غلطیاں ہوتی ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ لوگ عورتوں کو بھیڑ میں مجمع میں لے کر چلے جاتے ہیں اور وہاں جمرات کے پاس آخری دن ہونے اور واپسی کی وجہ سے بہت بھیڑ لگی ہوتی ہے اس لئے جہاں زوال کا وقت ختم ہوا

فوراً ہی کنکری مارنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے حادثات ہوتے ہیں اور ہم لوگ جو اکثر حج کے ایام میں سنتے ہیں کہ کنکری مارتے ہوئے اتنے آدمی ہلاک ہو گئے تو اکثر یہ اموات بارہ ذی الحجہ کو یعنی تیسرے دن ہی ہوتی ہیں حالانکہ ان سب کو کنکری مار کر مکہ مکرمہ ہی جانا ہوتا ہے اور وہیں رہنا ہوتا ہے لیکن نامعلوم ان کو اتنی جلدی کیوں لگی رہتی ہے اس لئے اس سے بچیں۔

دوسری غلطی یہ ہوتی ہے کہ اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جاؤ کیونکہ اگر دن ڈوب گیا اور مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تو ہم کو پھر یہیں رہنا پڑے گا اس لئے یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ جس طرح گیارہویں تاریخ کو زوال کے بعد سے صبح صادق تک کنکری مارنے کا وقت رہتا ہے ٹھیک اسی طرح بارہویں تاریخ کو بھی زوال کے بعد سے صبح صادق تک کنکری مارنے کا وقت رہتا ہے، اس لئے اگر آپ کے ساتھ بیوی بچے ہوں تو اس وقت نہ جایئے کیونکہ اس وقت بھیڑ رہتی ہے۔

نماز قضا نہ ہو: اسی طرح اس وقت کچھ لوگ مغرب کی نماز سے پہلے بسوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور چونکہ بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے اس کی وجہ سے ٹرافک جام ہو جاتی ہے اور نماز کے قضا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے آپ اس سے بچیں ایسا نہ کریں۔

ایک واقعہ جو قابل اتباع ہے: میں آپ کو اپنا ایک واقعہ بتلادوں ۱۹۷۶ء میں جب پہلی بار میری حاضری ہوئی تو اس زمانے میں آج کی طرح راستہ بھی نہیں تھا تو بس والے نے ہم سے کہا کہ بس میں بیٹھ جاؤ، ہم نے کہا اس وقت ہم نہیں بیٹھیں گے بلکہ عصر کی نماز پڑھ کر ہی بس میں بیٹھیں گے، غرض عصر کی نماز پڑھ کر جب ہم بس میں بیٹھ گئے تو ٹرافک زیادہ ہونے کی وجہ سے وہ بس آہستہ آہستہ چل رہی تھی اتنے میں مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا ہم نے کہا کہ ہم کو مغرب کی نماز پڑھنی ہے تو ڈرائیور نے ہم سے کہا کہ نہیں ہم دروازہ نہیں کھولیں گے تو ہم نے کہا کہ نہیں کھولو گے تو ہم بس سے کود جائیں گے کیونکہ ہمیں مغرب کی نماز پڑھنی ہے اس پر اس نے کہا پھر بس آگے چلی جائے گی تو ہم نے کہا ہم پیدل چلے جائیں گے یہ سن کر اس نے کہا کہ کیا راستہ آپ جانتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ راستہ ہم جانتے ہیں اور منیٰ سے مکہ مکرمہ ہی تو پیدل جانا ہے، ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے، بس تین ہی میل تو ہے پوچھتے ہوئے چلے جائیں گے کیونکہ ساری بسیں وہیں تو جارہی ہیں خیر اس نے بڑی مشکل سے بس کا دروازہ کھولا ہم نے بس سے اتر کر مغرب کی نماز پڑھی، نماز پڑھ کر جب ہم نے پلٹ کر دیکھا تو وہ بس ابھی تک وہیں کھڑی ہوئی تھی۔ اس لئے نماز کی فکر رکھئے۔

ایک قیمتی مشورہ: اسی کے ساتھ ایک بات اور بھی یاد رکھیں تاکہ آپ کو پریشانی نہ ہو وہ یہ ہے کہ وہاں پر تقریباً تمام بسوں کی شکلیں ایک جیسی ہوتی ہیں اس لئے بس نمبر ضرور یاد کر لیجئے یا لکھ لیجئے تاکہ کوئی پریشانی نہ ہو۔

سوچنے کی بات: میرے بزرگو! ہمارے ذمہ جو حج فرض تھا اس کو ہم نے ابھی ابھی ادا کیا ہے یہ فرض زندگی میں ایک بار ہوتا ہے اس کے ادا کرنے کے بعد اگر ہم نے وہ فرض کہ جس کو ادا کرنا چوبیس (۲۴) گھنٹہ میں پانچ مرتبہ ضروری ہے یعنی نماز اس کو اگر چھوڑ دیا تو ہم نے بہت بڑی غلطی کی۔ اسلئے وہاں پہونچ کر ہر نماز کو اس کے وقت پر اطمینان سے ادا کریں تاکہ حج کے بعد اس کی نورانیت باقی رہے، میں عرض کیا کرتا ہوں کہ بارہویں تاریخ کو ہم لوگ اکثر عصر کی نماز پڑھ کر ہی کنکری مارنے کے لئے نکلتے ہیں اور کنکری مارتے مارتے مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو ہم لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر یا تو بس میں سوار ہو کر ورنہ پیدل ہی چلے آتے ہیں، جیسے حالات ہوتے ہیں ویسا ہی ہم لوگ کرتے ہیں۔

حج کا تیسرا فرض طواف زیارت: اب تک تو ہمارے حج کے دو فرض ادا ہو گئے (۱) نیت واحرام کا۔ (۲) عرفات کی حاضری کا، اب تیسرا فرض جو باقی رہ گیا ہے وہ طواف زیارت ہے۔ یاد رہے کہ طواف زیارت کا وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق سے شروع ہو کر بارہویں تاریخ کے غروب ہونے سے پہلے تک باقی رہتا ہے۔

مستورات کے لئے ایک مشورہ: اس سلسلہ میں ایک بات یاد رکھئے کہ اگر آپ کے ساتھ عورتیں بھی ہوں اور ان کے ایام بھی قریب ہوں تو اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ مزدلفہ سے سیدھا مکہ مکرمہ آجائیں اور طواف زیارت کر لیں کیونکہ اس میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔

طواف زیارت اور مستورات کا عذر: دوسری بات جو خاص طور پر سمجھنے کی ہے وہ یہ کہ اگر عورتیں پہلے سے ہی معذور ہیں، نمازیں ان کی چھوٹی ہوئی ہیں تو ان کے ذمہ اس وقت طواف زیارت نہیں ہے جب تک کہ ایام حیض سے پاک نہ ہو جائیں، جب پاک ہو جائیں تب جا کر طواف زیارت کر لیں، ایسا کرنے سے ان پر دم نہیں آئے گا۔

اس صورت میں عورت پر دم ہو گا: لیکن اگر وہ دس کو پاک تھیں اور اس کے باوجود اس وقت طواف زیارت نہیں کیا اور دس کو حیض کا خون آگیا تو اب ان کے ذمہ دم آجائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو طواف زیارت کرنے کا وقت دیا تھا پھر بھی انہوں نے نہیں کیا، لیکن اگر کسی عورت کو دس کی صبح سے ہی یا نو کی شام ہی سے ایام شروع ہو گئے، اور دس گیارہ بارہ تک مسلسل خون جاری رہا تو اب اس صورت میں اس پر دم واجب نہیں ہو گا، یاد رکھیں کہیں دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ مشکل تھوڑی اس وقت ہوتی ہے کہ اگر ایسا ہو گیا کہ تیرھویں کو اس کو وطن واپس آنا ہے اور وہ پاک نہیں ہوئی، طواف زیارت بھی نہیں کیا ہے تو کیا کرے؟

مستورات کی مجبوری کا ایک حل: ایسی حالت میں علماء فرماتے ہیں کہ اس ناپاکی کی حالت میں بارہویں کو ہی طواف زیارت کر لے اور بدنہ دیدے یعنی حدود حرم میں اونٹ یا گائے ذبح کر دے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ عورتیں اپنے شوہروں کے لئے حلال ہو جائیں گی، ورنہ اگر طواف زیارت نہیں کیا اور واپس آگئیں تو وہ اپنے شوہروں کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک اگلے سال پھر دوبارہ جا کر طواف زیارت نہ کر لیں، اور ساتھ ہی ساتھ دم بھی دیں تب جا کر وہ بیوی اپنے شوہر کے لئے حلال ہو گی، اس لئے ایسی مجبوری کی حالت میں اس مسئلہ پر عمل کر لیں کہ اس ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کر لیں، اور حدود حرم میں اونٹ یا گائے ذبح کر دایں۔ یہ سب باتیں اس لئے بتادیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ دین آسان ہے اور دین کا ہر کام بھی آسان ہے، دین میں ہر مسئلہ کا حل ہے اگر آدمی اس کو سیکھ لے۔

۱۳/ کی رمی کب ضروری ہوتی ہے: ہاں اگر ۱۳/ تاریخ کی صبح صادق منیٰ میں ہو گئی تو اب اگر بغیر کنکری مارے منیٰ سے نکل گئے تو دم آجائے گا، ہم نے اپنے اکابر کو کئی بار دیکھا کہ مغرب سے پہلے کنکری مارا اور مغرب سے پہلے تیاری کیا پھر مغرب پڑھ کر مکہ مکرمہ گئے اس لئے یہ سارے اعمال اطمینان سے کرنا چاہئے اور اللہ پاک سے دعا بھی کرنا چاہئے۔

جلدی نہ کریں: بہر حال حج زندگی میں ایک ہی بار فرض ہے، عموماً ایک ہی بار جانا ہوتا ہے ویسے اللہ پاک سب کو بار بار لے جائیں، اس لئے حج کے ارکان اطمینان سے ادا کریں جلدی نہیں کرنا چاہئے۔

چار باتیں جو بڑے کام کی ہیں:

وہاں رہتے ہوئے کل چار باتیں خیال رکھنے کی ہیں۔ طعام، کلام، آرام اور کام۔

(1) طعام یعنی کھانا پینا۔ اللہ پاک جو کھلائے حلال روزی کھایئے اللہ سے مانگئے، بعض چٹنی لے جاتے ہیں اور وہاں روٹی بہت ملتی ہے وہ لے کر کھالیتے ہیں، اور بعضے کہتے ہیں کہ وہاں سے پھول (ایک خاص قسم کا کھانا جو دال وغیرہ کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے مکہ مکرمہ میں ملتا ہے) لے لیتے ہیں، یہ بہت سستا پڑتا ہے ٹور والوں کے یہاں کھانے کا اپنا نظام ہوتا ہے، مختصر یہ کہ طعام میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

(2) کلام: یعنی بات چیت ضرورت بھر کرے، زندگی بھر ساتھ رہ کر تو بات ہی کرتے رہے اب وہاں جا کر بھی باتیں کریں؟ یہ اچھا نہیں ہے۔

شوہر بیوی کا مدینہ پاک کا سفر ہو رہا ہے راستہ میں دونوں نے طے کیا کہ بات نہیں کریں گے کہیں راستہ میں نماز کا وقت ہوا تو نماز پڑھ لیں گے اور چائے وغیرہ پی لیں گے مگر بات نہیں کریں گے تو ان دونوں کا مدینہ پاک پہونچتے پہونچتے دس ہزار درود شریف ہو گیا، بات نہ کرنے کی یہ برکت ہے اس لئے وہاں کے قیام میں بے جا بات چیت نہ کریں۔

(3) آرام: ضرورت بھر کریں، صحت کے لئے چھ گھنٹہ سونا ضروری ہے، چھ گھنٹہ آرام کر لیں معذوری اور مجبوری کے احکام الگ ہیں کسی کی دیکھا دیکھی نہیں کرنا چاہئے۔

(4) کام: یعنی ذکر ہے، دعا ہے، تلاوت ہے، طواف، عمرہ ہے کچھ نہ ہو تو بیٹھے بیٹھے اللہ پاک کے گھر کو دیکھنا یہ بھی عبادت ہے۔ اللہ پاک کے گھر کو محبت سے دیکھ لیں تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

کعبہ شریف کو دیکھ رہے تھے: ایک مرتبہ ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے مغرب کے بعد ملنے کے لئے،

ہم ساتھ میں تھے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ ٹیک لگائے ہوئے، ٹکٹکی باندھے کعبہ شریف کو دیکھ رہے تھے۔

اس سے محبت بڑھتی ہے: دوستو! ہم اپنے دوست کے مکان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے دوست کا مکان ہے، اسی طرح عظمت ومحبت کے ساتھ دیکھیں کہ ہمارے اللہ کا یہ گھر ہے۔ گھر اور گھر والے سے تعلق جوڑیں: اس لئے دوستو! گھر والے سے تعلق جوڑلینا چاہئے، زندگی ایسی گذار لیں کہ اللہ سے اور اللہ کے گھر سے تعلق جوڑ کر آئیں۔ کب آئے تھے؟ کب جاؤگے؟، کون معلم ہے؟، کیا خریدا؟ حرم میں بیٹھے بیٹھے یہ سب باتیں ہوتی ہیں، کعبہ، اللہ کا گھر سامنے ہوتا ہے اور یہ سب باتیں ہوتی ہیں اس لئے آپ ایسا نہ کریں۔

دل میں مخلوق کو نہ بٹھایئے: بہتر یہ ہے کہ بڑا قافلہ ساتھ بنا کر نہ لے جائیں، اپنے مخلص احباب دو چار ہوں بس! جن سے راحت ملتی ہے، آرام ملتا ہے، ورنہ کون آیا کون گیا؟ فلاں کہاں گیا ابھی آیا نہیں؟ دستر خوان ابھی مت لگاؤ، فلاں باقی رہ گیا، یہ سب دل کو بانٹنے والی باتیں ہیں آدمی اسی میں لگ جاتا ہے، جس دل میں اللہ کی محبت اور یاد ہونی چاہئے تھی اس میں مخلوق کو لئے پھرتا رہتا ہے۔

مختصر قافلہ رکھئے: حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے کتنا بڑا مقام ومرتبہ دیا تھا، مگر وہاں جاکر حج کے ایام میں الگ ہوگئے، اسلئے دوستو اور بزرگو! ذوق الگ الگ ہوتا ہے کسی کے آگے پیچھے کی کوئی فکر نہ لیں، سوچ فکر صرف اللہ والی ہو، مخلوق کا آدمی کہاں تک دھیان رکھے، ہاں دینی کام ہے تو الگ بات ہے، بیان کرنا ہے تو جایئے بیان کیجئے۔

یہ یاد رکھیں کہ جتنا مختصر قافلہ ہوتا ہے ذہن وقلب فارغ رہتا ہے، فکر وتوجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے۔

حج کے قافلہ میں دونوں الگ ہوگئے: حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان کیسی محبت تھی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق تھے لیکن حج کے قافلہ میں دونوں الگ ہوگئے، کھانا الگ پک رہا تھا۔

حضرت سہارنپوری کا نمونہ: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا، بھائی! اپنی اپنی جوڑی بنالو میرے ساتھ کوئی نہیں رہے گا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کہا کہ میرے ساتھ نہیں رہیں گے، مگر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خادم سے دوستی کر کے حضرت کے پاس رہنا طے کرلیا۔

ہمارے بڑوں کے تجربات: ہمارے بڑوں کے یہ تجربات ہیں، قلب جتنا فارغ رہے گا اتنا ہی آپ اللہ کو یاد کرسکتے ہیں ورنہ قلب وذہن فارغ نہیں رہے گا تو آپ اسی میں الجھے رہیں گے۔

یہ بھی عظیم عبادت ہے: اس لئے مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران طعام، کلام، آرام کم ہوں اور کام زیادہ ہو، اللہ پاک سبحانہ تعالیٰ جتنی توفیق دیں اتنا کرنا چاہئے، کچھ نہ ہو تو صرف اللہ کے گھر میں بیٹھئے، بیت اللہ شریف کو دیکھتے رہئے، یہ بھی عظیم عبادت ہے۔

نفل طواف کرنے کا ایک مبارک اور محبوب انداز تیرہ تاریخ کے بعد آپ عمرہ بھی کرسکتے ہیں، نفل طواف کیجئے، اس سلسلہ میں ایک بات یاد رکھئے کہ نفل طواف پہلے حضور پاک ﷺ کی طرف سے شروع کریں اور آخر میں پھر آپ ﷺ کی طرف سے کریں تو بیچ میں انشاء اللہ قبول ہو جائے گا، ایک ہے طواف کر کے ثواب پہونچانا اور ایک ہے طواف اسی نیت سے کرنا، دونوں میں بڑا فرق ہے، اس سے انشاء اللہ ذوق ملے گا، اس کے ساتھ درود شریف پڑھئے انشاء اللہ اس سے ذوق ملے گا، پھر دیکھئے اللہ پاک کیسا نوازتے ہیں۔

(مدینہ پاک کے آداب واعمال)

مدینہ پاک میں چار باتوں کا اہتمام: حج سے پہلے یا حج کے بعد جو بھی ترتیب بن جاتی ہے انشاء اللہ مدینہ پاک آپ تشریف لے جائیں گے۔ مدینہ پاک کا وظیفہ چار چیزیں ہیں، اتباع سنت، درود شریف کی کثرت باوضو رہنے کی عادت اور گناہوں سے حفاظت، یہ یاد رکھئے۔

سب سے بڑا ادب: وہاں پر جانے کے بعد سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ درود شریف کی کثرت کریں یعنی جتنا زیادہ درود شریف پڑھ سکیں اتنا پڑھنا چاہئے۔

قابل رشک واقعہ: ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ مدینہ پاک میں دو نوجوان بیٹھ کر آپس میں بات کر رہے تھے کہ ہم دس ہزار درود شریف روزانہ پڑھ لیتے ہیں تو ایک بڑے میاں جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کی باتیں سن کر کہنے لگے کہ بیٹا تم لوگ جوان ہو کیا بات کرتے ہو میں جب جوان تھا تو اسی (۸۰) ہزار درود شریف روزانہ پڑھا کرتا تھا۔

دس دس ہزار درود شریف: اسی طرح ایک میاں بیوی مکہ سے مدینہ پاک جارہے تھے تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ دیکھو! بات تو ہم دونوں آپس میں ہمیشہ کرتے رہتے ہیں

لیکن آج ہم راستے میں بات کرنے کے بجائے درود شریف پڑھ لیں، چنانچہ مدینہ پاک پہونچتے پہونچتے ان دونوں نے دس دس ہزار درود شریف پڑھ لیا۔

دوسرا ادب: دوسرا ادب وہاں پر جانے کے بعد اتباع سنت ہے کہ زندگی کے ہر مرحلہ اور ہر موڑ میں اتباع سنت اختیار کرے مثلاً کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، طاعت وعبادات غرض اپنی پوری زندگی میں اتباع سنت اختیار کرے اور وہاں پہونچ کر اس کی مشاق کرلے، اس لئے کہ وہاں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں پر ایسی جگہوں پر جانے سے بہت پیار آتا ہے اس لئے وہاں پر جانے والے ہر حاجی کو چاہئے کہ ہر چیز میں سنت اختیار کرے۔

بہت ڈرنے کی بات: ایک آدمی نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ وہ لوگ جو آپ کی حیات مبارکہ میں آپ کے پاس آتے تھے جن کے چہروں پر داڑھی نہیں ہوتی تھی تو آپ ان سے ناراض ہوتے تھے لیکن آپ کے وصال فرمالینے کے بعد جو لوگ آپ کے پاس اس حال میں آتے ہیں تو ان کے بارے میں آپ کا کیا عمل ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کے سلام کا جواب نہیں دیتا ہوں "اللہ حفاظت فرمائیں" یہ کتنے خطرے کی بات ہے کہ آدمی وہاں پر جائے اور اس کے باوجود اس کو اپنے سلام کا جواب نہ ملے۔

صرف اللہ پاک سے تعلق ہو: دوستو! حرم میں خواہ مکہ مکرمہ ہو یا مدینہ منورہ ہو، ملنے کا وقت اور جگہ متعین کرلیں اس سے آسانی ہوتی ہے لیکن کچھ نمازیں الگ پڑھیں جہاں کوئی بات کرنے والا نہ ہو، پوچھنے والا نہ ہو، بس اللہ کے گھر میں صرف اللہ سے تعلق ہو ہر دم ساتھ میں کوئی رہے گا تو کسی وقت بات ہو ہی جائے گی، اس لئے کچھ نمازیں الگ پڑھیں جہاں کوئی جان پہچان والا نہ ہو میرے بزرگو اور دوستو! جی یہ چاہتا ہے کہ ہم وہاں سے اللہ سے تعلق جوڑ کر آئیں۔

مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں: اور دیکھو! مدینہ پاک میں حاضری کے بعد اذان سے پہلے مسجد میں حاضری کی مشاق کرلینا چاہئے، اس میں بڑی برکت ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ چالیس نمازوں کی فضیلت اور تاکید مردوں کے لئے ہے، عورتیں اپنے گھر میں نماز پڑھیں تو ثواب ان کو زیادہ ملے گا، باقی انہیں لے جائیں تو یہ بھی جائز ہے، کیونکہ مدینہ پاک میں عورتوں کے لئے راستہ بھی الگ ہے اور دروازہ بھی الگ۔

کسی پر تنگی نہ کریں: اس معاملہ میں تنگی نہ کریں، کوئی بوڑھی عورت ہے تو زور نہ دیں کہ چلو ہی، اس کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حرم پاک، مکہ مکرمہ میں بھی یہی مسئلہ ہے، بہت زیادہ بھیڑ ہو خاص طور سے اخیر دنوں میں تو عورتوں کا حرم پاک میں جاکر دھکہ کھانا اچھی بات نہیں ہے، دین کا مزاج یہ نہیں ہے۔

مدینہ پاک پہونچنے کے بعد: مدینہ پاک میں حاضری کے بعد غسل کرلیں، خوشبو لگالیں، اچھا کپڑا پہن لیں، پھر مسجد نبوی ﷺ میں جاکر پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لیں، وہاں کا یہ ادب ہے اور جہاں جگہ ملے وہاں پڑھ لیں، کتابوں میں جو لکھا ہے کہ ریاض الجنۃ (جنت کی کیاری) میں پڑھے تو بھیڑ کے زمانہ میں یہ بہت مشکل ہے۔ جہاں اطمینان کی جگہ ملے وہاں پڑھ لیں۔

سلام پیش کرنے میں آسانی کے چند اوقات

عشاء کے بعد جائیں تو جگہ خالی ملتی ہے، صبح دس بجے کے قریب جائیں تو بھی جگہ خالی ملتی ہے۔ اس وقت اطمینان سے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے اس کے بعد باب السلام سے داخلہ ہوتا ہے نماز کے بعد عموماً یہاں بہت بھیڑ ہوتی ہے اس لئے تھوڑا انتظار کرلے جب بھیڑ کم ہو تو داخل ہو۔ عصر سے پہلے چلے جائیں تو بھیڑ کم ہوتی ہے، عصر کے بعد تھوڑا انتظار کرکے جائیں تو بھی بھیڑ کم ہوتی ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی ﷺ پورا مواجہہ ہے جہاں کہیں سے سلام پڑھ لے گا سلام ادا ہو جائے گا، لیکن جذبات ہوتے ہیں، سامنے سے پڑھنے کا جی ہوتا ہے۔

سلام پیش کرنے کا طریقہ: اس لئے جب بھی جائیں وہاں پہونچنے کے بعد سلام پیش کریں، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ جو صیغے یاد ہوں عظمت اور محبت سے پڑھ لیں عظمت اور محبت سے جتنے وقت ہو پڑھ لیں، بہت دیر تک ہی پڑھیں ایسا نہیں ہے، سلام طویل بھی ثابت ہے اور مختصر بھی ثابت ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول

جو لوگ سلام پڑھ کے جلدی سے آگے گذر جاتے ہیں ان کو بے ادب نہ سمجھیں، حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ سلام ایک بار کرتے اور آگے بڑھ جاتے تھے۔

حضرات شیخین ؓ کی خدمت میں سلام: عظمت و محبت کی بات ہے کہ وہاں کھڑا ہو کر سلام پڑھ لیا تو تھوڑا آگے بڑھے اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَۃَ رَسُولِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ،اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔اس کے بعد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کرے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَيْکَ يَا اَمِير المُؤمِنِيْن ، اَلسَّلاَمُ عَلَيْکَ يَا عَزِّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔

اسکے بعد جیسا کہ کتاب میں لکھاہے کہ قبلہ رخ ہو کر دعامانگے، لیکن وہیں پر قبلہ رخ نہ کھڑا ہو ورنہ وہاں آپ ﷺ کا مواجہہ ہو گا بلکہ آگے بڑھ جائے اقدام عالیہ کی طرف قبلہ رخ ہو کر دعا کرے، یہ الگ بات ہے کہ جب بھیڑ زیادہ ہوتی ہے تو وہاں بھی کھڑے نہیں ہونے دیتے۔

ایسا کرکے دیکھئے: لیکن اپنا اپنا ذوق الگ ہے، اپنا ذوق یہ ہے کہ سلام پڑھ لینے کے بعد وہیں مواجہہ مبارکہ پر کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ دعا اللہ سے مانگے تو آپ ﷺ کے مبارک دربار میں قبول ہو گی۔

میرا اپنا معمول: میرا اپنا معمول یہ ہے کہ حاضری کے بعد درخواست پیش کرتا ہوں، وہاں دعائیں پیش کرتا ہوں، اپنے لئے دوستوں کے لئے جو کچھ دعائیں ہیں سب کی درخواست پیش کرتا ہوں کہ فلاں دعا فرمادیجئے، فلاں دعا فرمادیجئے۔

دوسروں کا سلام پیش کرنے کا طریقہ: لوگوں نے سلام پیش کیا ہے اور کہنا بھی چاہئے تو اگر ان کا نام یاد ہو تو نام کے ساتھ پیش کیجئے، فلاں نے سلام پیش کیا ہے، اور شفاعت کا امیدوار ہے ان کا سلام قبول فرمالیجئے، شفاعت فرمایئے اور اگر نام یاد نہیں ہے تو اجتماعی طور پر کہہ دیجئے کہ یارسول اللہ ﷺ بہت سے لوگوں نے سلام پیش کیا ہے آپ سب کا سلام قبول فرمالیجئے، اور شفاعت فرمایئے۔

ایک بشارت: بہرحال میرا معمول ہے کہ کئی سال سے درخواست پیش کرتا ہوں دو سال پہلے میرے ایک دوست کو بشارت ہوئی حضور پاک ﷺ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ دعا کی درخواست دیر تک پیش کریں، تو اس کے بعد درخواست کا معمول ہم نے اور بڑھا دیا ہے۔

زندگی بنانے والی ایک بڑے کام کی بات: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شان مبارک میں کئی جگہ بیان فرمایا: یتلو علیھم آیاتہ، ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم۔ یعنی آپ ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے اللہ پاک کی آیتوں کی تلاوت فرماتے، اور انہیں تعلیم کتاب وحکمت سے نوازتے اور ان کا تزکیہ فرماتے تھے۔ اس لئے میرا اپنا معمول یہ ہے کہ میں درخواست پیش کرتا ہوں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ صحابۂ کرام کا تزکیہ فرماتے ہیں، تو آپ ہمارا بھی تزکیہ فرمادیجئے۔

میرے بزرگو! یہ اپنا اپنا ذوق ہے کوئی اس طرح درخواست نہیں پیش کرے تو بھی اس کا سلام پیش اور قبول ہو جاتا ہے۔

کم ازکم ایک بار ضروری: دن میں کم ازکم ایک بار ضرور کوشش کریں کہ سلام پیش کریں، ذوق اور تقاضہ ہو، تو کئی بار حاضر ہو جایئے منع نہیں ہے، لیکن ذوق اور محبت کے ساتھ حاضری ہو، خانہ پوری کے ساتھ نہیں، عام طور پر عشاء کی نماز کے بعد تھوڑا انتظار کرکے پھر سلام پیش کیجئے۔

مسجد قباء میں نماز: حضرت اسید بن زبیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز ایک عمرہ کے برابر ہے۔ (رواہ الترمذی وقال حسن غریب

اور حضرت سہیل ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی (یعنی وضو کیا) پھر مسجد قبا میں آیا اور اس میں کوئی (نماز پڑھی تو اس کے لئے ایک عمرہ کے برابر کو ثواب ملے گا۔ (رواہ احمد والنسائی وابن ماجہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد قباء میں تشریف لے جایا کرتے تھے کبھی سوار ہو کر کبھی پاپیادہ اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (رواہ البخاری و (مسلم کذا فی الترغیب ص۲۱۸ج۲

جنت البقیع کی حاضری: مسجد نبوی ﷺ کے قریب ہی مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان جنت البقیع ہے اور وہاں حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کرتے ہیں۔ "السلام علیٰ اھل الدیار من المومنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین مناوالمستاخرین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون"۔ سلام ہو یہاں کے رہنے والوں پر جو مؤمنین اور مسلمین ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے اگلوں پر اور بعد میں آنے والوں پر رحم فرمائے اور ان شاء اللہ ہم بھی ضرور تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

جنت البقیع میں ہزاروں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم مدفون ہیں جن میں حضور اقدس ﷺ کے داماد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضور اقدس ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ اور حضور اقدس ﷺ کے نواسے حضرت حسن ابن علیؓ اور حضور اقدس ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ اور آپ کی صاحبزادیاں رقیہ، زینب، ام کلثوم اور آپ کی پھوپھیاں اور حضور اقدس ﷺ کی ازواج مطہرات، اور آپ کے خادم خاص حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ اور عشرۂ مبشرہ میں سے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

شہدائے احد کی زیارت: مدینہ منورہ کے زمانۂ قیام میں احد بھی جایئے یہ ایک پہاڑ کا نام ہے، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(الترغیب ج۲ص۲۳۰)

سنہ ۳ھ میں احد کے قریب جنگ ہوئی تھی، مکہ مکرمہ کے مشرکین حملہ آور ہو کر چڑھ آئے تھے، حضور اقدس ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے مقابلہ کیا اور ستر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس موقع پر شہید ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تکلیف پہونچائی گئی، دشمنوں نے آپ ﷺ کو بھی زخمی کر دیا اور آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب کی بھی اس موقع پر شہادت ہوئی ان شہداء کے مزارات ایک احاطہ کے اندر موجود ہیں، سعودی حکومت نے ہر طرف دیوار بنادی ہے، دروازہ جنگلہ دار ہے لیکن مقفل رہتا ہے، دروازہ سے ذرا فاصلہ پر حضرت حمزہ اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم کی قبر ہے جو باہر سے نظر آتی ہے، دوسرے حضرات کی قبریں چہار دیواری کے اخیر میں ہیں۔ جب یہاں حاضری ہو تو سلام کے وہی الفاظ پڑھے جو جنت البقیع کے بیان میں گذرے۔

(ماخوذ از "تحفۃ المسلمین"ص۳۹۷/۳۹۶)

(تالیف: مولانا عاشق الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک کتاب ساتھ رکھیں: بزرگو اور دوستو! یہ توجح کے بارے میں چند ضروری باتیں تھیں جو عرض کی گئیں، باقی کتاب " معلم الحجاج" ہر آدمی کو اپنے پاس رکھنا چاہئے اس سے بہت رہنمائی ملے گی۔

ایک اندھے کے ہاتھ میں چراغ تھا: ایک اندھا تھا چراغ لئے ہوئے تھا، کسی نے کہا کہ اندھے ہو کر چراغ کیوں لئے ہوئے ہو؟ جب تم دیکھتے نہیں ہو تو چراغ لئے کیوں کھڑے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ کوئی بینا آئے گا اور وہ ہمیں چراغ کی روشنی میں راستہ میں لے چلے گا۔

اللہ سے مانگیں: اسی طرح جب کتاب ساتھ میں رہے گی تو کسی عالم سے کہیں گے کہ بھئی ذرا مسئلہ دیکھ کر بتادو۔ اس لئے جہاں اور سارا سامان آدمی اپنے پاس رکھتا ہے "معلم الحجاج" بھی اپنے پاس رکھ لے، اللہ پاک سب کو لے جائیں قبول فرمائیں ادب کی توفیق عطا فرمائیں وہاں کی برکات عطا فرمائیں، بار بار کی حاضری سب کو عطا فرمائیں، اللہ سے مانگیں اور سب کیلئے مانگیں کہ اللہ سب (کو حج مبرور نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین

احرام کی حالت میں اس سے بچئے: حج کے زمانہ میں احرام کی حالت میں جہاں بہت ساری چیزوں سے آدمی بچتا ہے اس میں خاص طور سے جھگڑا لڑائی سے پرہیز کرے، وہاں غصہ نہ دکھائے۔

دیکھئے! دو باتیں یاد رکھیں۔

مہمان سرکار، مقیم دربار: ایک ہے مقیم دربار اور ایک ہے مہمان سرکار، جتنے حاجی آئے ہیں وہ سب مہمان سرکار ہیں سب کو اللہ نے بلایا ہے اس لئے سب اللہ کے مہمان ہیں اور وہاں کے مقیم لوگ مقیم دربار ہیں، برائی کسی کی نہ کریں۔

ایک صاحب کا بڑا مؤثر واقعہ: حرم میں ایک آدمی گذرا، گذرتے ہوئے ایک بیٹھے ہوئے آدمی کے ہاتھ پر پیر رکھ دیا پیر چونکہ آدمی پوری طاقت سے رکھتا ہے اس لئے اس شخص کو ظاہر ہے کتنی تکلیف ہوئی ہوگی لیکن اس بیٹھے ہوئے شخص نے سر جھکائے جو بات کہی وہ دل کو لگنے والی ہے، کہا کہ اللہ کے مہمان کا پیر ہے، اس لئے ہر چیز میں ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ کے مہمان ہیں جیسے آدمی اپنے مہمان کو طرح دے دیتا ہے، درگذر کر دیتا ہے، اس محبت کی نگاہ سے سارے حاجیوں کو دیکھئے، اللہ اپنی محبت عطا فرمائیں گے،

حرمین شریفین کا تحفہ: وہاں کا اصل ہدیہ اور تحفہ اتباع سنت، دین کی فکر و دعوت، دین کی خدمت کا عزم یہ سب چیزیں ہیں، جہاں تک زمزم و کھجور کا تعلق ہے تو وہ بھی لیجئے، یہ جائز ہے، مگر یہ ظاہری ہدیہ ہے۔

حاجی کی ذمہ داری: حاجی کی ذمہ داری دین کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ دوستو! وہیں اسلام نازل ہوا ہے وہی مرکز ہدایت و دعوت ہے، زندگی ایسی بنا کر آئے کہ دین کا نمونہ ظاہر ہونے لگے حج کے بعد زندگی بدل کر دکھلا دیا: ایک حاجی صاحب یہاں سے گئے، شوٹ بوٹ کے ساتھ لمبے قد کے تھے پوچھا تو بتایا کہ افسر ہیں لیکن جب حج کر کے واپس آئے تو ان کے اندر ایسی تبدیلی ہو گئی تھی کہ پہچان نہیں سکے، لمبی پوری داڑھی، دو بیبیاں ان کے ساتھ میں تھیں، مجھ سے اکثر آکر مشورہ کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ آکر بیٹھے تو اپنی ایک بیوی کا نام لے کر کہا کہ میں نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اب میں انصاف کروں گا، عدل کروں گا، انہوں نے کہا کہ یہ میری بیوی مجھ سے بڑی افسر ہے، نقصان پہونچا سکتی ہے لیکن اس کے باوجود بھی میں نے یہ کہہ دیا کہ اب میں اللہ کو

ناراض نہیں کروں گا۔ میں نے نفاق سے طواف نہیں کیا ہے، حجر اسود کو بوسہ دیا ہے نفاق سے بوسہ نہیں دیا ہے اس لئے میں اللہ کو ناراض نہیں کروں گا۔ دوستو! اس شخص نے زندگی بدل دیا، لباس بدل دیا اس لئے آدمی طے کر کے جائے کہ دین کے اعتبار سے اپنے اندر جو کمی کوتاہی ہوگی اس کو دور کریں گے۔

حاجی بن کر جایئے: ایک آدمی آئے تھے مجھ سے ملنے کے لئے تو میں نے ان سے کہا کہ حاجی بن کے جاؤگے یا حاجی بن کے آؤگے؟ تو انہوں نے کہا کہ کیا مطلب؟ میں نے کہا کہ آپ کے گھر کوئی آپ کے بیٹوں کو تکلیف پہونچا کر آئے، ستا کر آئے آپ اس سے خوش ہوں گے، تو انہوں نے کہا کہ نہیں، خوش نہیں ہوں گا۔ تو میں نے کہا کہ اسی طرح جب تم اللہ پاک کی مخلوق کو ستا کر جاؤگے تو اللہ پاک کیسے خوش ہوں گے؟ یاد رکھیں اگر ظلم و زیادتی کیا ہے، حقوق مار لیا ہے کبھی دھوکہ فریب دیا ہے، تو یہ سارے حقوق ادا کئے بغیر جب آدمی جائے گا تو اللہ پاک خوش نہیں ہونگے، میں نے کہا کہ حاجی بن کر جانا یہ ہے کہ سارے حقوق ادا کر دو، اللہ پاک اسے بہت جزائے خیر دے۔ اس نے کہا کہ میں نے زندگی میں دو دھوکے دئے ہیں اپنے ذاتی مفاد کے لئے، اس میں اب اگر چہ میری بے عزتی تو ہوگی لیکن میں اس کو ادا کر کے جاؤں گا دوستو! اس شخص نے دونوں کی تلافی کر دیا، پچاس ہزار روپیہ ایک شخص نے اسے دیا تھا رکھنے کے لئے، تو گاؤں دیہات میں پارٹی بندیاں بہت ہوتی ہیں، بس کسی بات پہ جھگڑا ہو گیا تو جب اس نے اپنا پیسہ مانگا تو اس شخص نے کہا، کہ کیسا پیسہ؟ اب چونکہ اس پر کوئی گواہ وغیرہ تھا نہیں، اس لئے وہ روپیہ دینے والا شخص کیا کر سکتا تھا، خیر! وہ گئے اور اسے زیادہ دے کر آئے۔

حقوق باقی رہتے ہیں: اس لئے میرے بزرگو! زبان سے اگر کسی کو کچھ کہہ دیا ہے یا کسی سے کوئی معاملہ ہو گیا ہے تو اللہ واسطے ان سب کی تلافی کر لو، ادا کر کے جاؤ، مخلوق کے حق کو ادا کر کے جاؤ حاجی بن کر جاؤ۔

بہنوں کا حصہ دے دو: باپ کے مرنے کے بعد اگر بہن کا حصہ نہیں دیا ہے تو اس کا حصہ دے کر جاؤ۔ پھر اس کی برکت دیکھو، اللہ پاک حج مبرور نصیب کرے۔ یاد رہے حج سے ذنوب (گناہ) معاف ہوتے ہیں، حقوق باقی رہتے ہیں، ان کا ادا کرنا بہر حال ضروری ہے۔

حج مقبول کی علامت: اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ حج مبرور کی نشانی اور علامت یہ ہے کہ دین کے اعتبار سے حاجی کی زندگی حج کے بعد پہلے سے بہت اچھی ہو جائے، چاہے وہ اعمال ہوں، اخلاق ہوں، معاملات و معاشرت ہوں، طاعات و عبادات ہوں، غرض ہر چیز میں زندگی حج کرنے کے بعد پہلے سے اچھی ہو جائے حج کی برکت سے شریعت والا مزاج بن جائے، اطاعت اور ماننے والا مزاج پیدا ہو جائے، حج کے بعد اعمال خیر میں ترقی ہو جائے، اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضور پاک ﷺ کی اطاعت میں اضافہ ہو جائے، یہ ساری چیزیں حج کے مقبول ہونے کی علامت و نشانی ہیں۔ اے اللہ ہم گنہ گار بندوں کو حج مبرور و مقبول نصیب فرما۔

(آمین)

(حج و زیارت کی منتخب دعائیں)

جب حدود حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَ مُکَ وَاَمْنُکَ فَاَسْءَلُکَ اَنْ تُحَرِّمَ لَحْمِیْ وَدَمِیْ عَلیَ النَّارِ ، اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔ (شرح احیاء، ص ۳۴

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرا حرم اور تیرے امن کی جگہ ہے، پس ہم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمارے گوشت اور خون کو جہنم پر حرام فرما۔

جب حرم میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ الْبَلَدُ بَلَدُکَ وَالْبَیْتُ بَیْتُکَ جِئتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَکَ وَاَلْزَمُ طَاعَتَکَ مُتَّبِعاً لِأَمْرِکَ رَاضِیاً بِقُدْرَتِکَ مُسْتَسْلِماً لِأَمْرِکَ أَسْئَلُکَ مَسْءَلَۃَ الْمُضْطَرِّاِلَیْکَ الْمُشْفِقِ مِنْ عَذَابِکَ خَاءِفاًبِعُقُوْبَتِکَ اَنْ تَسْتَقْبِلَنِیْ بِعَفْوِکَ وَاَنْ تَجَاوَزَ عَنِّیْ بِرَحْمَتِکَ اَنْ تُدْخِلَنِیْ جَنَّتَکَ ۔ (ھدایۃ السالک ج ۲، ص ۷۴۵، الفتوحات ج ۴ ص ۴۶۸

ترجمہ: اے اللہ! شہر دراصل تیرا شہر ہے، گھر دراصل تیرا گھر ہے، تیری رحمت ڈھونڈنے آیا ہوں، تیری عبادت کا التزام کروں گا، تیرے حکم کی اتباع کرتے ہوئے، تیری تقدیر پر راضی رہتے ہوئے، تیرے حکم پر گردن جھکاتے ہوئے، تجھ سے سوال کرتا ہوں پریشان حال کے سوال کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرنے والا، تیری گرفت سے خوف کرنے والا ہو کہ آپ ہمیں معاف فرمادیں اور اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو درگزر فرمادیں اور اپنی جنت میں داخل فرمادیں۔

(جب مکہ میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ مَنَایَانَا بِھَا حَتّٰی تُخْرِجَنَا مِنْھَا ۔ (الدعاء للطبرانی ص ۸۵۳

جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفاً وَتَعْظِیْماً وَ تَکْرِیْماً وَبِرّاً وَمَھَابَۃً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَعَظَّمَہٗ مِمَّنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ

تَعْظِيْماً وَتَشْرِيْفاً وَبِرّاً وَ مَهَابَةً۔(الدعاءج۲،ص۱۹۸، بیہقی ج۵ص۷۳

ترجمہ: اے اللہ! اپنے اس گھر کی شرافت، تعظیم و تکریم، بھلائی اور ہیبت میں خوب زیادتی فرما اور جو اس کی زیارت کرے خواہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا ہو اس کی عظمت، شرافت، نیکی اور ہیبت میں زیادتی فرما۔

جیسے ہی حرم میں داخل ہونے کے بعد کعبہ پر نظر پڑے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر انکساری اور عجز کے ساتھ یہ دعائیں مانگے اور دین دنیا کی جو دعا زبان پر آئے، اسے خوب الحاح کے ساتھ مانگے کہ یہ (قبولیت کا وقت ہے۔(ہدایہ ج/۲/ص/۷۵۱

حجر اسود کے استلام کے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِيْمَاناً بِکَ وَتَصْدِيْقاً بِکِتَابِکَ وَاِتِّبَاعاً لِسُنَّةِ نَبِيِّکَ ﷺ۔

ترجمہ: اے اللہ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے، تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے۔(الدعا، ج۲ص۱۲۰۱)

رکن یمانی سے حجر اسود کے درمیان کی دعا: رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

(حاکم ج۱،ص۴۵۵، الدعاء للطبرانی ج۲ص۱۲۰۰)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی خوبیوں اور آخرت کی خوبیوں سے نواز اور عذاب دوزخ سے بچا۔

(زم زم پیتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْءَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَّاسِعاً وَشِفَاءً ا مِنْ کُلِّ دَاءٍ۔(فتاویٰ قاضی خان

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِيَّا کَ اَرْجُوْ وَ لَکَ اَدْعُوْ فَبَلِّغْنِیْ صَالِحَ عَمَلِیْ وَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلیٰ اَهْلِ طَاعَتِکَ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِ شَئیٍ قَدِيْرٌ۔(اذکار ص،۲۳۰

ترجمہ: اے اللہ! تجھ ہی سے امیدیں وابسطہ ہے اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں، بس ہمیں نیک عمل کی طرف پہونچا دے اور میرے گناہ کی مغفرت فرما دے اور ہمیں ایسی نوازشیں عطا فرما۔ جو آپ اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔ یقیناً آپ ہر شئی پر قادر ہیں۔

جب عرفات سے منیٰ جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِلَيْکَ تَوَجَّهْتُ وَوَجْهَکَ الْکَرِيْمَ أَرَدْتُ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْراً وَحَجِّیْ مَبْرُوْراً وَارْحَمْنِیْ وَلَا تُخَيِّبْنِیْ اِنَّکَ (عَلٰی کُلِّ شَئیٍ قَدِيْرٌ ۔(اذکار ص۲۳۰

ترجمہ: اے اللہ! تیری ہی طرف میں نے رخ کیا ہے اور تیری مکرم ذات کا ارادہ کیا ہے، پس ہمارے گناہ کو معاف فرما۔ حج کو قبول فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں نامراد نہ رکھ، یقیناً آپ ہر شئی پر قادر ہیں۔

(میدان عرفات کی افضل ترین دعا: لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِيْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلیٰ کُلِّ شَئیٍ قَدِيْرٌ ۔(مجمع الزوائد ج۳، ص۲۵۲

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اسی کے لئے تعریف وہ ہر شئی پر قادر ہے۔

میدان عرفات کی ایک انتہائی اثر انگیز دعا: اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلیٰ نِيَّتِیْ لاَ يَخْفیٰ عَلَيْکَ شَئیٌ مِنْ اَمْرِیْ ، اَنَا الْبَاءِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُالْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِہٖ ، اَسْئَلُکَ مَسْءَلَةَ الْمِسْکِيْنِ ، وَاَبْتَهِلُ اِلَيْکَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَاءِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَشْعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَ فَاضَتْ لَکَ عَيْنَاہُ ، وَذَلَّ لَکَ جَسَدُہٗ ، وَرَغِمَ أَنْفُہٗ لَکَ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَاءِکَ شَقِيّاً وَ کُنْ بِیْ رَءُوْفاً رَّحِيْماً يَا خَيْرَ الْمَسْءُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَا لْمُعْطِيْنَ (کتاب الدعا ص۲۷۴

ترجمہ: اے اللہ! تو میری بات سن رہا ہے اور میری جگہ دیکھ رہا ہے، میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، میری کوئی بات تجھ سے چھپی نہیں اور میں سختی میں مبتلا ہوں، محتاج ہوں، فریاد کنندہ پناہ کا طالب ہوں، خوف زدہ ہوں، لرز رہا ہوں، اپنے گناہوں کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں جس طرح مسکین سوال کرتا ہے، گڑگڑاتا ہوں تیرے سامنے ذلیل مجرم کی طرح اور تجھکو پکارتا ہوں جیسا ایک مصیبت زدہ ڈرنے والا پکارتا ہے اور اسکی طرح پکارتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور جس کے آنسو جاری ہوں اور جس کا سارا جسم تیرے سامنے ذلیل پڑا ہو اور اس کی ناک خاک آلود ہو۔

اے اللہ! آپ مجھے مانگنے میں محروم نہ فرما اور میرے لئے بڑے مہربان اور رحیم ہو جانا۔ اے اللہ! سوال کئے جانے میں اور بخشنے والے میں سب سے بہتر۔

حج کے مختلف مواقع پر پڑھنے کی دعا: اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ بِدِیْنِکَ وَطَوَاعَتِکَ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِکَ ، اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ حُدُوْدَکَ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُحِبُّکَ وَیُحِبُّ مَلَاءِکَتَکَ وَاَنْبِیَاءَکَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ وَیُحِبُّ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ ، اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلَیْکَ وَاِلیٰ مَلَاءِکَتِکَ وَاِلیٰ رَسُوْلِکَ وَاِلیٰ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ اَللّٰھُمَّ یَسِّرْنِیْ لَلْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِیْ الْعُسْرٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلیٰ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَءِمَّۃِ الْمُتَّقِیْنَ الخ۔(کنز العمال ج۵، ص۱۱۳

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے دین کی حفاظت فرمایئے، اپنی اور رسول ﷺ کی اطاعت کے ذریعہ، اے اللہ! ہمیں حدود سے بچا دیجئے۔ اے اللہ! ہمیں بنا دیجئے کہ ہم آپ سے محبت کریں، آپ کے فرشتہ سے کریں، تمام انبیاء ورسول سے محبت کریں اور تیرے صالح نیک بندوں سے محبت کریں، اے اللہ! ہمیں اپنا محبوب، ملائکہ کا محبوب، تمام رسولوں اور نبیوں کا محبوب اور اپنے صالح بندوں کا محبوب بنا دیجئے۔ اے اللہ! ہمیں سہولتوں سے نوازے ئے اور مشکلات سے بچایئے دنیا اور آخرت میں ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اے اللہ! ہمیں متقیوں کا امام بنا دیجئے۔

مزدلفہ کی خاص دعا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(کتاب الدعا ص۲۵۷

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا کی خوبیوں اور آخرت کی خوبیوں سے نواز اور عذاب دوزخ سے بچا۔

کنکری مارتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، رَغْماً لِلشَّیْطَانِ وَرِضاً لِلرَّحْمٰنِ ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجّاً مَبْرُوْراً وَذَنْباً مَغْفُوْراً وَسَعْیاً مَشْکُوْراً۔

(رواہ الطبرانی عن ابن عمر، کتاب الدعا)

ترجمہ: اللہ کا نام لیکر کنکری مارتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، شیطان کو ذلیل کرنے کیلئے اور رحمن کو راضی کرنے کے لئے، اے اللہ! حج کو مقبول، گناہ کو معاف اور محنت کو قابل جزا بنا دیجئے۔

کعبہ شریف سے وداع کے وقت کی دعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلیٰ کُلِّ غَاءِبَۃٍ لِیْ بِخَیْرٍ۔(کتاب الدعا ۲۷۶

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور عطا کردہ رزق پر قناعت عطا فرما اور اس میں برکت عطا فرما۔ ہر غیبوبت پر میرے لئے بھلائی کا نگہبان بن جا۔

اذکار روضۂ اطہر نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیَّ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ نَبِیِّکَ مَا رَزَقْتَہٗ اَوْلِیَاءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ ۔(نبویہ ص۲۳۶

ترجمہ: اے اللہ! ہم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہمیں اپنے نبی کی قبر کی زیارت کی توفیق عطا فرما، جیسا کہ آپ نے اپنے دوستوں اور اہل عبادت کو توفیق دی، ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما۔ اے بہترین سوال کئے جانے والے۔

جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَاءِکَتُہٗ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ۔(شرح شفا، ج۲ ص۱۵۵

ترجمہ: اللہ کی رحمت اور درود ہو اور اس کے ملائکہ کا درود ہو حضرت محمد ﷺ پر اور اے نبی آپ پر ہو سلامتی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں، اللہ ہی کا نام لیکر ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کا نام لیکر ہم نکلے اور اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔

قبر اطہر کی جب آخری رخصتی زیارت کرے

تو سلام کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَاتَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَا لْعَھْدِ بِحَرَمِ رَسُوْلِکَ وَیَسِّرْ لِیَ الْعَوْدَ اِلَی الْحَرْمَیْنِ سَبِیْلاً سَھْلَۃً بِمَنِّکَ وَفَضْلِکَ وَارْزُقْنِیْ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ وَرُدَّنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ اِلیٰ اَوْطَانِنَا اٰمِنِیْنَ۔(اذکار ص۲۳۷

ترجمہ: اے اللہ! اپنے رسول پاک ﷺ کے حرم کی آمد و زیارت کو آخری بار نہ بنا اور اپنے احسان اور فضل سے دوسری مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت وحاضری کو سہل اور آسان بنا دے (اور دنیا کی عافیت عطا فرما، نفع اور سلامتی کے ساتھ ہمیں اپنے وطن واپس پہونچا۔(آمین یارب العالمین

بقیع غرقد جنت البقیع کا مسنون سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُ وْنَ غَداً مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ،اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ

الْغَرْقَدِ

(سنن کبریٰ، ج۵ ص۲۴۹)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر قوم مومن کے گھر والے، تمہارے پاس وہ آ گیا جس کا تم سے کل کے لئے وعدہ کیا گیا تھا (یعنی آئندہ بعد موت کا) جس کا وقت مقرر تھا، انشاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرما دیجئے۔

(نوٹ) حج وزیارت سے متعلق مذکورہ بالا دعائیں حسب ذیل کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

(1) حج وعمرہ کی مسنون ومقبول دعائیں

تالیف: مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

استاذ حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جونپور

(2) ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد

"حج وزیارت نمبر"

مرتب: مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری صاحب مدظلہ۔

مناجاتِ عرفات

یہ دعا قرآن پاک کی آیتوں اور ماثور ومقبول دعاؤں کا ترجمہ ہے تاکہ ہر شخص سمجھ کر اور دل لگا کر پڑھے ہر زبان کا پیدا کرنے والا آپ کی زبان کو جانتا اور سمجھتا ہے، انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ اس کو پڑھئے، دل اور آنکھیں بھی دعا میں زبان کا ساتھ دیتی رہیں "لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیکَ ،لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ،اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَکَ" تین بار۔

لَبَّیکَ رَبِّیْ وَسَعْدَیکَ وَالْخَیرُ کُلُّہٗ بِیدَیکَ وَاَنَابِکَ وَمِنْکَ اِلَیکَ، اَسْتَغْفِرُکَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیکَ" تین بار۔''

اے میرے اللہ! تو نے ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے کہ مجھ سے مانگو میں پورا کرونگا۔

اے ہمارے اللہ! ہماری کوتاہیوں کو درگزر فرما، ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما، اپنی رحمت وکرم سے ہمارے تمام کاموں میں آسانیاں پیدا کر۔

اے اللہ میں اس مبارک سفر میں اور اس میدان عرفات میں تجھ سے تیری دائمی خوشنودی اور رضامندی کے ساتھ ہر قسم کی آسانی اور سہولت کا طلب گار ہوں۔ تو ہی ہمارا رفیق ومددگار ہے، تو ہی ہمارے بال بچوں اور گھر والوں کا محافظ ونگہبان ہے، اس سفر کی ہر زحمت کو قبول فرما، اور ہر کام میں ہمیں نیک نیتی پر قائم رکھ، میں اس میدان عرفات میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا میرا کوئی معبود ومالک نہیں اور حضرت محمد ﷺ تیرے خاص بندے اور برحق رسول وآخری پیغمبر ہیں۔

اے دنیا وآخرت کے مالک، اے بے پناہ رحمت وبخشش والے مجھ پر تیری کس قدر بے شمار نعمتیں ہیں، جن میں ہر نعمت پر تیرے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتا مجھ پر رحم وکرم کرنے والے مجھے فکر وتنگدستی سے ذلیل نہ کر، قرض کی بدنامی سے مجھے بچا اور جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان کو مجھ سے واپس نہ لے، صحت وعافیت کی زندگی عطا فرما، اپنی تمام نعمتوں پر مجھے یاد کرنے تیرا شکر اور عبادت کا پورا حق ادا کرنے میں میری مدد فرما، ہر قسم کے شر وفساد اور اس زمانے کے ہر فتنہ سے میری اور تمام مسلمانوں کی حفاظت فرما، تو ہی اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

اے ہمارے اللہ! ہماری نماز، ہمارا حج، ہماری زکوۃ، ہمارے روزے، ہماری طرف سے قربانی، ہماری زندگی اور موت صرف تیرے لئے ہیں، میں تجھ سے تیری رضا، تیری رحمت، تیری خوشنودی کا طلبگار ہوں، یہ سب کچھ میری عاجزانہ کوشش ہے اور تجھ پر میرا بھروسہ ہے۔

اے میرے اللہ! میں اسوقت تیری پاک سرزمین اور رحمت کے زیر سایہ ہوں، یہ وقت تیری رحمت ومغفرت وبخشش کا ہے، توبہ کرنے گناہ معاف کرانے اور تیرے کرم واحسان کی امید کا ہے، ہماری دعاؤں کے سننے اور قبول کرنے کا یہ خاص مقام ہے، ہر شخص اپنی دعائیں تیری بارگاہ میں پیش کر رہا ہے اور تو ہی اپنی رحمت سے ان کو قبول کرنے والا ہے، اس میدان عرفات میں جو آج

تیری تجلیات اور برکتوں کا ایک خاص دن اور مقام ہے میری یہ حاضری عمر بھر میں آخری نہ ہو اور بار بار مجھے یہاں حاضری کی سعادت و نعمت حاصل رہے۔

اے اللہ! ہمیں ہدایت نصیب فرما، ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما تا کہ ہم گمراہیوں سے دور رہیں اور ان مقبول بندوں میں شامل فرما جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں، تو پاک اور بے عیب ہے، ہم تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتے، ہم تیری نعمتوں کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے، تو ہی سب سے زیادہ رحیم و کریم ہے اور ہر مانگنے والے کو سب کچھ دینے والا ہے، اے کریم! ہمیں عافیت و سلامتی عطا کر، اپنی اطاعت و فرمابرداری کی ہمت و توفیق نصیب کر، ہماری یہ زندگی تیری امانت ہے، اسلئے برحق دین اسلام پر ایسی حالت میں ہم تیرے سامنے حاضر ہوں کی تو ہم سے ہر طرح خوش اور راضی ہو، تیرے سوا میرا کوئی مالک نہیں میرا پالنے والا اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کلمہ پر میری زندگی ختم ہو، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (تین بار) تو ہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا اور دنیا و آخرت میں ہمارا مالک و مددگار ہے، اس تمنا کو قبول فرما کہ سچے مسلمان کی طرح میرا انجام بخیر ہو، تیرے نیک اور مقبول بندوں کی رفاقت حاصل رہے، تو نے ہر چیز کو اپنی رحمت میں لے رکھا ہے، تو ہر چیز سے باخبر ہے، تیری بتائی ہوئی راہ پر ہمیشہ چلنے گناہوں سے بچنے اور توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما، تو نے ہمیں جتنا علم دیا ہے ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے تو ہی سب کچھ جاننے والا ہے، میں تجھ سے دین و دنیا میں ہر طرح کی خیر اور ہر آفت سے سلامتی اور ہر مصیبت سے عافیت کا امیدوار ہوں، اپنے گناہوں کی معافی کے ساتھ تیرے غضب اور دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میرے سننے، میرے سمجھنے اور دیکھنے کی قوت کو ہمیشہ قائم رکھ، اور میرے دل کو اپنے نور سے بھر دے، مجھے مال و دولت کے شر اور اس کی برائیوں سے اپنی پناہ میں رکھ، فکر اور تنگدستی کی ذلت اور برے انجام سے ہمیشہ مجھے بچا، دل کی تاریکی، قبر کی سختی، اور عذاب سے اپنی پناہ میں رکھ، تیرے سوا کوئی بچانے اور نجات دینے والا نہیں۔

اے اللہ! میری التجاء ہے کہ ہر وقت تیری یاد، تیری عبادت، تیری بندگی، ہر صورت سے تیری تابعداری کا حق ادا کروں قرآن پاک کی تلاوت کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور اور میرے رنج و غم کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

اے اللہ! تو اپنے کسی بندے پر اس کی طاقت اور برداشت سے زیادہ بار نہیں ڈالتا، ہر ایک جو کچھ کریگا، اس کا نتیجہ پائیگا اور اپنے کئے کو بھگتے گا، اگر ہم بھول چوک سے کوئی غلطی کر جائیں تو ہماری گرفت نہ کر، ہمیں ہر قسم کے کفر و نفاق باہمی مخالفت بداخلاقی بدنیتی سے اپنے حفظ و امان میں رکھ، دل میں پیدا ہونے والے برے خیالات اپنے کاموں کی ابتری اور زندگی میں ہر بلا اور مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تو ہمیں اچانک اور بے خبری سے ہلاک نہ کر، ہمیں یکایک اپنی پکڑ اور گرفت میں نہ لے، ہم کو ہر حق ادا کرنے حق بات ماننے اور حق بات کہنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! میں ایسے علم سے جو آخرت میں کام نہ آئے، اور ایسے عمل سے جو تیرے یہاں قبول نہ ہو اور ایسے قلب سے جو تیری یاد سے غافل رہے، اور ایسی نفس پرستی سے جس کی حرص و ہوس کسی طرح کم نہ ہو اور ایسی دعا سے جو تیرے یہاں منظور نہ کیا جائے، ان سب چیزوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! تو پاک اور ہر طرح سے بے عیب ہے، ہم تیری عبادت تیری فرمانبرداری اور تیری نعمتوں کے شکر کا پورا حق ادا نہ کر سکیں تو اپنی محبت اور ایمان کو ہمارے دل کی زینت بنادے، بدعملی اور سرکشی سے ہمیں بچالے، دین و دنیا میں ہم اپنے لئے اپنے گھر والوں کی حفاظت کیلئے اور جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے ان سب کے لئے تیری رحمت تیری پردہ پوشی کا طلبگار ہوں، مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھائے گا

اے ہمارے اللہ! تو ہی ہماری تمام ضرورتوں اور کاموں کو پورا کرنے والا، دنیا و آخرت میں ہمارا مرتبہ بلند کرنے والا، ہماری درد بھری آواز کو سننے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے، اے سب کچھ جاننے والے ہمارے دل کو پاک کر، ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما، ہمارے گھر والوں اور ہمارے تمام مسلمان بھائیوں کو ہر مصیبت، ہر پریشانی اور تمام آفتوں سے حفظ و امان میں رکھ، اے بے کسوں کی سننے والے ہم سب کی حفاظت فرما، پھیلنے والی بیماریوں بلاؤں، قحط گرانی، ہر قسم کے کھلے ہوئے یا پوشیدہ گناہوں، ناپسندیدہ کاموں سے ہم سب کی حفاظت فرما۔

اے اللہ! مسلمان اپنی بداعمالی سرکشی اور گمراہیوں کی بدولت ہر جگہ بہت سخت مصیبت اور آزمائش میں مبتلا ہیں، اے پریشان حالوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے ہمارے گناہوں کی پاداش میں ہم پر ان لوگوں کو غالب اور برسراقتدار نہ کر جو تجھ سے نہیں ڈرتے اور ہم پر رحم نہیں کرتے۔

اے ہمارے اللہ! جو تیری راہ میں سربکف ہیں، جم کر اور صبر و ہمت سے تیرے دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، تیرا نام بلند کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، جو دین کی خدمت و مدد کر رہے ہیں، جو اسلام کو دشمنوں سے بچانے پر تلے ہوئے ہیں، اور وہ مسلمان جو تیرے دشمنوں کے ملک میں بے کس اور بے بس ہیں، دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں، بے یار و مددگار مظلموں کی طرح اپنے ملک میں رہتے ہیں، اے زبردست قدرت والے اللہ، اپنی رحمت و کرم سے ان سب کی مدد فرما، اسلام اور مسلمانوں کو عزت قوت اور برتری عطا فرما، دین کا نام بلند کر اور جو تیرے دین کی

سچی خدمت و مدد کرتے ہیں، ان کی تائید و مدد فرما، اور جو مسلمانوں کو ذلیل کرے، ان کو ذلت و خواری میں مبتلا کر اے مدد چاہنے والوں کے زبردست مددگار اے مظلوموں کی فریاد سننے والے ہماری حفاظت فرما، ہمیں نصرت و کامیابی عطا فرما۔

اے اللہ! عزت و عظمت کے مالک اے ہمیشہ قدرت و افتخار رکھنے والے، اے سخت گیر اور زبردست قوت والے، ان کافروں اور مشرکوں پر لعنت اور اپنا غضب نازل فرما، جو تجھ سے ہمارا تعلق ختم کرنا چاہتے ہیں، تیرے چاہنے والوں اور تیرے ان بندوں کی خونریزی کرتے رہتے ہیں جو حضرت محمد ﷺ کی امت میں ہیں، تو ہمارے دشمنوں کے اس اتفاق کو ختم کر دے ان کے قدم اکھڑ جائیں، ان کی دھجیاں اڑا دے ان کے ملکوں اور آبادیوں کو تباہ و برباد کر دے، دشمنوں کی ہر جماعت کے ٹکڑے کر دے، ہمارے ہر دشمن کی مدد کرنے والوں میں جدائی اور اختلاف پیدا کر دے، یہ آپس ہی میں لڑتے اور مرتے رہیں۔

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ کے تمام دشمنوں پر اپنا وہ غضب اور عذاب نازل فرما، جس سے کسی ظلم و ستم کرنے والے کو کبھی پناہ نہ مل سکے۔ وہ ظالم جنہوں نے بے گناہ مسلمانوں کی خونریزی کی ان کی مال و دولت پر قبضہ کیا ان کی آبرو اور عزت پر دست درازی کی تو ہی ہماری جانب سے ان دشمنوں کا مقابلہ کر، انکے شر و فساد ان کی سازشوں سے، ان کے خطرناک ارادوں سے ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھ۔

اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد اور تمام مسلمانوں کو ان تمام چیزوں اور بلاؤں سے جو ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں، جن سے ہمارے ایمان کمزور اور بصیرت ختم ہو گئی، ہمارے دل پتھر بن گئے حیاو غیرت اور شرم کم ہو گئی ہم میں ہر قسم کے گناہ پھیل گئے، ہم ہر طرف سے ان گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں، اے اللہ! ہمیں اور ہماری اولاد اور تمام مسلمانوں کو ان تمام چیزوں اور بلاؤں سے جو ہمارے چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں، جن سے ہمارے ایمان کمزور اور بصیرت ختم ہو گئی، ہمارے دل پتھر بن گئے حیاو غیرت اور شرم کم ہو گئی ہم میں ہر قسم کے گناہ پھیل گئے، ہم ہر طرف سے ان گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں، ہمارا ملک ہماری آبادیاں تیرے نبی کریم ﷺ کے دشمنوں سے بھری ہوئی ہے اے رحیم و کریم! ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ان دشمنوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھ، ہماری ہدایت و اصلاح فرما، ہماری حالت روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے، ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ہماری دعاؤں کی قبولیت کے دروازے کھول دے تو ہی ہر پریشان حال اور بے قرار کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے، اے بے پناہ قدرت و عظمت والے پروردگار ہم کو دوسری قوموں کے لئے لقمۂ تر نہ بنا، جس طرح کی کھانے والے بھوک میں دستر خوان پر لپکتے ہیں، ہم کو اپنی کثرت تعداد کے باوجود خس و خاشاک کی طرح سیلاب بہا کر نہ لیجائے، ہمیں وہ ایمانی قوت عطا کر جس سے ہمارے دشمنوں کے دلوں پر ہماری ہیبت اور رعب قائم رہے ہمارے دلوں میں کمزوری اور خوف پیدا نہ ہو اور ہمارے دلوں پر دنیا کی محبت غالب نہ آئے۔

اے اللہ! رحمت اللعالمین محمد ﷺ کے دین کی تائید و حفاظت فرما، دین کی مدد کرنے والوں کی نصرت فرما، جس نے اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی، توہین و بے عزتی کی تو اسے ذلیل و خوار کر دے۔

اے اللہ! تو جبار و قہار ہے اپنا غضب اور ہر قسم کی بلائیں اپنے دشمنوں پر نازل فرما، ان کے دلوں میں خوف و دہشت پیدا کر دے، ان کی شکل و صورت کو بگاڑ دے، تو ہی ہمارے دکھ درد کو سن سکتا ہے، تجھ ہی سے ہم مدد کے طلبگار ہیں، تیرے سوا کوئی معین و مددگار نہیں۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کی اصلاح فرما دے، ہم میں باہمی محبت و ہمدردی پیدا کر دے اور آپس کے جھگڑے ایک دوسرے کی اذیت بغض و عداوت سے محفوظ رکھ، ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ محبت کا تعلق اور بھلائی کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اور اس میدان رحمت میں اپنے تمام گناہوں کی معافی کی امید لیکر آئے ہیں، ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ رکھ، تو بڑا رحیم و کریم ہے، ہمارے حال پر رحم و کرم فرما، گناہوں سے ہماری حفاظت فرما تا کہ ہم تیرے عذاب سے ہمیشہ محفوظ رہیں، آمین۔

لَبَّیکَ رَبِّیْ وَسَعْدَیکَ وَالْخَیرُکُلُّہٗ بِیدَیکَ وَاَنَابِکَ وَمِنْکَ اِلَیکَ، اَسْتَغْفِرُکَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیکَ" تین بار۔

لَبَّیکَ رَبِّیْ وَسَعْدَیکَ وَالْخَیرُکُلُّہٗ بِیدَیکَ وَاَنَابِکَ وَمِنْکَ اِلَیکَ، اَسْتَغْفِرُکَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیکَ " تین بار۔

عمرہ کے فضائل اوراس کا طریقہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو، کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ سے نہ صرف گناہ معاف ہوتے ہیں بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر وفاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر وباطن اور دنیاوآخرت کی دولتوں سے حج وعمرہ کرنے والا مالامال ہو جاتا ہے لیکن اخلاص کے ساتھ۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ (کا ثواب) ایک حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

نیز حدیث شریف میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ حج وعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں معاف کرواتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔

(معلم الحجاج: ص ۲۰۸ وہکذا معارف القرآن ومعارف الحدیث والترغیب والترہیب ومظاہر حق جدید)

عمرہ کیا ہے؟

عمرہ کے لغوی معنی "زیارت" کے ہیں چنانچہ جب کوئی شخص کسی کی زیارت کرتا ہے تو کہا جاتا ہے "اعمرہ" یعنی میں اس کی زیارت کرتا ہوں، اصطلاح شرع میں اس سے مراد اس خاص طریقہ سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا یعنی میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف وسعی کرنے کے ہیں۔

مسئلہ:۔ حنفیہ کے نزدیک زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا بشرط استطاعت وقدرت سنت مؤکدہ ہے، فرض نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "اَلْحَجُّ مَكْتُوْبٌ وَالْعُمْرَةُ تَطَوُّعٌ" یعنی حج فرض ہے اور عمرہ تطوع ہے (یعنی رضاکارانہ یا نفل عبادت ہے

اللہ کا ارشاد "اَتِمُّوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ" میں شروع کرنے کے بعد اسے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور کوئی بھی عبادت شروع کی جائے تو اس کو پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے خواہ وہ نفل ہی عبادت ہو۔

اس آیت سے عمرہ کی فرضیت پر استدلال نہیں کیا جاسکتا، رہی حج کی فرضیت وہ تو اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے ثابت ہے "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حَجُّ الْبَيْتِ" اس کے علاوہ دوسرے دلائل بھی ہیں جو حج کے بیان میں بتائے گئے ہیں۔

ابورزین العقیلی سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے کہ میرا باپ عمر رسیدہ ہے نہ تو حج کر سکتا ہے نہ عمرہ کر سکتا ہے اور نہ سفر کرنے کے قابل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: باپ کی طرف سے تم حج وعمرہ کر لو، اس حدیث شریف کو بخاری، مسلم ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح بتایا ہے۔

عمرہ کے افعال

عمرہ کے افعال کل چار ہیں (۱) احرام باندھنا، عمرہ کا احرام حدودِ حرم سے باہر باندھنا لازم ہے (۲) طواف عمرہ کرنا (۳) سعی بین الصفا والمروہ کرنا (۴) سر کا حلق یا قصر کرانا۔

(حوالہ انوارالمناسک ص ۳۱۱)

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ حج اصغر ہے یعنی چھوٹا حج، جو ہر زمانہ میں ہو سکتا ہے علاوہ ایام حج کے اس کے لئے کوئی مہینہ تاریخ اور دن مقرر نہیں ہے، جب اور جس وقت جی چاہے میقات یا حل سے احرام باندھے اور احرام کے محرمات ومکروہات سے بچے اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں باالسلام یا باب العمرۃ سے (یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو) داخل ہو اور "اضطباع" یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کرے اور جب پہلی بار حجر اسود کا استلام یعنی اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرے تو جو تلبیہ احرام باندھنے کے وقت شروع کیا تھا وہ بند کر دے نیز طواف میں "رمل" یعنی طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا (صرف مردوں کے لئے ہے) اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری بھی نہ ہو تو ورنہ جیسے موقع طواف کرے۔ اور طواف کے بعد دوگانہ چلنے میں نفل پڑھ کر حجر اسود کی طرف ہاتھ سے پہلے کی طرح اشارہ کرکے باب الصفا سے نکل

کر حج کی طرح سعی کرے اور سعی ختم کر کے مروہ (یادوکان یاقیام گاہ) پر بال منڈواکر یا کٹواکر حلال ہو جائے یعنی عام کپڑے پہن لے احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں، اور سعی کے بعد دو رکعت

(نفل پڑھنا مستحب ہے، بس عمرہ ہو گیا۔(معلم الحجاج: ص ر ۲۰۴)

نوٹ: طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا واجب اور سعی کے بعد مستحب ہے۔

(ماخوذ از: مکمل و مدلل مسائل حج و عمرہ ص:۱۴۵)